عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

رجب ۱۴۲۸ھ

اگست 2007ء

شمارہ ۷ جلد ۳۹/۱۱

سید الکونین ﷺ کے دربارِ عالیہ میں غیر مسلم مشاہیر کا نذرانۂ عقیدت

سیدنا عثمانِ غنیؓ ذوالنورین

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب

میں نے احمدیت کو کیوں ترک کیا؟

صاحبزادہ طارق محمود بھی رخصت ہوگئے

www.khatm-e-nubuwwat.com E-mail: mahanamalolaak@yahoo.com

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ ۷ .... جلد ۱۱/۳۹

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ	مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ	مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ	فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ	حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ	شیخ الحدیث مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ	صاحبزادہ طارق محمودؒ

بانی: مجاہد ختم نبوۃ حضرت مولانا تاج محمود رحمہ اللہ

زیر سرپرستی: خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد دامت برکاتہم

زیر سرپرستی: پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینی مدظلہ العالی

نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد

ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

سرکولیشن منیجر: رانا محمد طفیل جاوید

منیجر: قاری محمد حفیظ اللہ

کمپوزنگ: یوسف ہارون

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	حافظ محمد ثاقب
مولانا عزیز الرحمن ثانی	مولانا فقیر اللہ اختر
مولانا مفتی حفیظ الرحمن	مولانا محمد نذر عثمانی
مولانا قاضی احسان احمد	مولانا غلام حسین
مولانا محمد طیب فاروقی	مولانا محمد اسحاق ساقی
مولانا محمد قاسم رحمانی	مولانا غلام مصطفی
مولانا عبدالستار حیدری	مولانا عبدالحکیم نعمانی
چوہدری محمد اقبال	مولانا محمد علی صدیقی
مولانا محمد حسین ناصر	مولانا عبدالرزاق

رابطہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ حضوری باغ روڈ ملتان
فون: ۴۵۱۴۱۲۲ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷

ناشر عزیز احمد — مطبع تشکیل نو پرنٹرز ملتان — مقام اشاعت جامع مسجد ختم نبوۃ حضوری باغ روڈ ملتان

کلمۃ الیوم

احتساب قادیانیت جلد۱۹ کی اشاعت ــــــ مولانا اللہ وسایا 3

مقالات مضامین

پیارے نبی کے میٹھے بول ــــــ شیخ الحدیث زاهد الراشدی 9

سیدانبیاءؑ کے دربار عالیہ میں غیر مسلم مشاہیر کا نظرانہ عقیدت ــــــ ادارہ 14

سیدنا حضرت عثمان غنیؓ ذوالنورین ــــــ علامہ دوست محمد قریشی 16

حضرت عبداللہ ذوالبجادینؓ ــــــ جناب قاری مقبول الرحمٰن 21

حضرت امیر معاویہؓ کے فضائل ومناقب ــــــ حضرت علامہ ابن حجر مکیؒ 24

کام کی باتیں ــــــ مولانا مفتی محمد عاشق الٰہیؒ 29

علمی معجزے کا امتیاز ــــــ سید شمشاد حسین 32

کونڈوں کی حقیقت ــــــ مولانا محمد عبداللہ 33

تذکرۃ الاکابر ــــــ حافظ محمد طیب 36

ردقادیانیت

میں نے احمدیت کو کیوں ترک کیا ــــــ ڈاکٹر اسماعیل نائجیریا 39

تین سوال ــــــ اشتیاق احمد 46

یہ دین جاودانی قادیانی ہو نہیں سکتا ــــــ مولانا عبدالعزیز 47

متفرقات

یادگار اسلاف حضرت مولانا عبدالحئیؒ جام پوری ــــــ مولانا اللہ وسایا 48

صاحبزادہ طارق محمودؒ بھی رخصت ہوگئے ــــــ خالد عمران 50

جماعتی سرگرمیاں ــــــ ادارہ 52

احتساب قادیانیت ج ۱۹ کی اشاعت

نحمده ونصلی علیٰ رسوله الکریم!

امابعد! احتساب قادیانیت جلد انیس (۱۹) چھپ گئی ہے۔ اس جلد میں مولانا حافظ محمد ابراہیمؒ میر سیالکوٹی کے بارہ (۱۲)، مولانا مفتی عبداللطیفؒ رحمانی کے تین (۳) اور حضرت مولانا ظہور احمدؒ بگوی کا ایک رسالہ یعنی کل سولہ (۱۶) رسائل وکتب شامل ہیں۔ پہلے نمبر پر حضرت مولانا حافظ محمد ابراہیمؒ میر سیالکوٹی کے رسائل شامل اشاعت ہیں۔

ہمارے مخدوم وممدوح حضرت مولانا حافظ محمد ابراہیمؒ میر سیالکوٹی معروف اہل حدیث راہنما تھے۔ مزاجاً معتدل اور صالح طبیعت کے انسان تھے۔ ایک اچھے انسان کی تمام خوبیوں کے حامل تھے۔ حق تعالیٰ نے ان کو خلوص وللّٰہیت کی نعمت سے بھرپور نوازا تھا۔

تحریر وتبلیغ کی طرح فن مناظرہ کے بھی شناور تھے۔ قرآن وحدیث اور دیگر علوم دینیہ پر بھرپور دسترس رکھتے تھے۔ اپنے زمانہ میں ردقادیانیت کے امام تھے۔ آپ نے ردقادیانیت پر ''شہادت القرآن فی اثبات حیات عیسیٰ علیہ السلام'' کے نام پر دوحصوں میں کتاب لکھی۔ جو مرزا قادیانی کی زندگی میں آپ نے شائع کی۔ مرزا قادیانی اس کا جواب نہ دے پایا۔ حالانکہ اسے جواب دینے کے لئے للکارا گیا تھا۔ یہ کتاب نایاب ہوگئی تو اسے پھر قطب الارشاد حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ کے حکم پر مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی شعبہ نشرواشاعت سے شائع کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر، سلسلہ عالیہ قادریہ کے شیخ المشائخ حضرت سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم فرماتے ہیں کہ ''میں اس مجلس میں موجود تھا جس مجلس میں حضرت رائے پوریؒ نے حضرت جالندھریؒ سے اس کتاب کی اشاعت کے لئے فرمایا۔ مگر کتاب کا حصول اور طباعت کی اجازت کا مولانا حافظ محمد ابراہیم میرؒ سیالکوٹی کے ورثاء سے مرحلہ درپیش تھا۔ چونکہ میرا (سید نفیس الحسینی مدظلہ) آبائی وطن سیالکوٹ ہے۔ اس لئے اپنے دل میں فیصلہ کر لیا کہ یہ مرحلے میں طے کروں گا۔ چنانچہ علی الصبح اللہ تعالیٰ کا نام لے کر سیالکوٹ چل نکلا۔ مولانا محمد ابراہیمؒ میر کی نرینہ اولاد نہ تھی۔ آپ کے بھتیجے مولانا محمد عبدالقیوم میرؒ (والد ماجد پروفیسر ساجد میر مدظلہ) آپ کے وارث تھے۔ ان کے دروازہ پر دستک دی۔ باہر تشریف لائے۔ میں (سید نفیس الحسینی مدظلہ) نے ان سے حضرت رائے پوریؒ کی خواہش کا اظہار کیا۔ کتاب اور اجازت اشاعت طلب کی، وہ الٹے پاؤں گھر گئے۔ لائبریری سے وہ کتاب اٹھالائے، یہ وہ نسخہ تھا جس پر مصنف مرحوم (مولانا محمد ابراہیم میرؒ) نے ضروری اضافے وترامیم کی تھیں۔ لیکن اس نسخہ کے سرورق پر مصنف مرحوم کا نوٹ لگا تھا۔ ''بدلحاظ بن جاؤ لیکن کتاب کو لائبریری سے مت باہر جانے دو'' یہ نوٹ پڑھ کر کتاب کے حصول کی بابت مایوسی ہوئی۔ لیکن قدرت کا کرم کہ اگلے ہی لمحہ میں میر عبدالقیومؒ نے فرمایا کہ چھپوانا مطلوب ہے اور حضرت رائے پوریؒ کا حکم ہے۔ لیجئے کتاب بھی حاضر اور

چھاپنے کی بھی اجازت ہے۔ حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ کتاب لے کر خوشی خوشی دوپہر تک لاہور حضرت رائے پوریؒ کی خدمت حاضر ہوگیا۔ حضرتؒ نے اس کارروائی پر بہت خوشی کا اظہار فرمایا اور دعائیں دیں اور کتاب کی کتابت اپنی نگرانی میں کرانے کا حکم دیا۔ مناظر اسلام مولانا لال حسینؒ اختر نے اپنے ذاتی نسخہ سے کتابت کی اجازت دی اور مصنف مرحوم کے نسخہ جس میں ترامیم واضافے تھے۔ اسے سامنے رکھا گیا۔ جتنی کتابت ہوتی جاتی وہ میر عبدالقیومؒ صاحب کو بھجوادی جاتی۔ وہ پروف پڑھتے رہے یوں مختصر عرصہ میں کتاب چھپنے کے لئے تیار ہوگئی۔ جسے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے شائع کیا اور اس نسخہ کے پھر کئی بار ایڈیشن مجلس نے شائع کئے۔'' اب اسے سرگودھا کا ایک اہلحدیث ادارہ شائع کررہا ہے۔

اس کتاب کے علاوہ مولانا حافظ محمد ابراہیم میرؒ سیالکوٹی کے ردقادیانیت پر کئی رسائل بھی شائع ہوئے۔ کس طرح اپنے دلی درد کا اظہار کیا جائے کہ وہ تمام رسائل میسر نہ آئے۔ بہت ساری لائبریریوں کو چھان مارا بعض حضرات کو خطوط بھی لکھے۔ لیکن سوائے خاموشی کے کوئی جواب نہ ملا۔ دنیا کو کیا ہوگیا ہے؟۔ فالی اللّٰہ المشتکی!

حضرت مولانا پروفیسر ساجد میر مدظلہ خوب آدمی ہیں۔ عرصہ ہوا اپنے مخدوم مولانا محمد ابراہیم میرؒ سیالکوٹی کی لائبریری دیکھنے کے لئے اجازت طلب کی۔ کئی بار خطوط کا جواب نہ ملا۔ پھر خود تاریخ مقرر کر کے حاضری کا فقیر نے اعلان پر مشتمل عریضہ لکھا۔ جواب ملا لائبریری بن رہی ہے۔ کچھ عرصہ بعد قابل استفادہ ہوگی۔ چنانچہ چھ ماہ بعد خود جادھمکا۔ پروفیسر صاحب تو موجود نہ تھے۔ ان کے بعد جو صاحب لائبریری سے استفادہ کی اجازت کے مجاز تھے انہوں نے مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ کے رسائل پر مشتمل احتساب قادیانیت کی جلد دیکھ رکھی تھی۔ یہ نسبت کام کرگئی۔ انہوں نے آنکھوں پر بٹھایا (افسوس کہ اس محسن کا نام یاد نہیں ہے۔ جس حالت میں ہیں اللہ تعالیٰ انہیں خوش رکھیں) لائبریری میں داخلہ کی اجازت مل گئی۔ تمام تھکاوٹ دروازہ سے باہر رکھ کر تازہ دم اندر قدم رکھا۔ متعلقہ حصہ لائبریری دیکھا تو پھر کمر ٹوٹ گئی کہ مکمل رسائل وہاں بھی موجود نہیں تھے۔ جو موجود تھے انہوں نے فوٹو کرادیئے۔ غالباً اس سفر میں حضرت مولانا فقیر اللہ اختر مدظلہ کی ہمراہی کا مجھے شرف حاصل تھا۔ اب سالہا سال بعد میسر آجانے والے رسائل کی اشاعت کی باری آئی ہے۔ مالا یدرک کله لایترک کله کے فارمولا کے تحت یہ رسائل شامل اشاعت کردیئے ہیں۔ لیکن ''آج میرے دل میں درد سوا ہے'' کے تحت جان نکلی جارہی ہے کہ کاش تمام رسائل مل جاتے۔ ہمیں کل بارہ رسائل میسر آئے۔

☆...... رسالہ فص ختم النبوۃ پر سلسلہ تبلیغ نمبر ۲۸ درج ہے۔ باقی کہاں؟

☆...... ایک رسالہ پر کھلی چٹھی نمبر۲ ہے۔ پہلی چٹھی نہ مل سکی۔

☆...... ایک رسالہ پر تردید مغالطات مرزائیہ نمبر۲ درج ہے۔

پہلا نمبر اور اس کے بعد والے نہ مل سکے۔ مل جاتے تو سونے پر سہاگہ ہوتا۔ اس کتاب کی اشاعت کے بعد کوئی

کرم فرما، حاتم طائی کے ریکارڈ کو توڑ دے تو وہ بھی کسی جلد میں شائع کر دیں گے۔ ورنہ کم ترک الاولون للاخرون ؟ پر معاملہ چھوڑ دیا ہے۔ جو بارہ رسائل ملے وہ یہ ہیں۔

۱...... فبھت الذی کفر: یہ فروری ۱۸۹۸ء میں شائع ہوا۔ صدر بازار سیالکوٹ میں قادیانی عبادت گاہ کے ابو یوسف مبارک قادیانی سے مولانا محمد ابراہیم میرؒ کی گفتگو ہے۔ قادیانی امام کو چاروں شانے چت کیا گیا ہے۔ پڑھیں گے جھوم اٹھیں گے۔

۲...... الخبر الصحیح عن قبر المسیح: ۱۹۰۸ء میں شائع ہوا۔ مرزا قادیانی کا دعویٰ کہ مسیح علیہ السلام کی قبر سری نگر کشمیر میں ہے۔ یہ ایسا دعویٰ بدیہہ البطلان ہے کہ تینوں سماوی مذاہب کے پیروکاروں میں سے ایک شخص بھی اس کا قائل نہیں۔ مولانا مرحوم نے قرآن وسنت اور حالات ومشاہدات سے اس دعویٰ کو باطل قرار دیا ہے۔ مختصر مگر جامع، بقامت کہتر وبقیمت بہتر، کا مصداق ہے۔

۳...... قادیانی مذہب بمع ضمیمہ خلاصہ مسائل قادیانیہ: یہ رسالہ ستمبر ۱۹۴۸ء میں شائع ہوا۔ پاکستان بننے کے فوری بعد مرزا محمود قادیانی...... ۳۱/اکتوبر، ۱، ۲/نومبر ۱۹۴۸ء کو کوئٹہ گیا۔ اس دور میں مرزا محمود پر بلوچستان کو احمدی صوبہ بنانے کا بھوت سوار تھا۔ مرزا محمود کی تکیل معلم الملکوت نے تھام رکھی تھی، وہ کسی کو پٹھے پر ہاتھ نہ دھرنے دیتا تھا۔ تب مولانا حافظ محمد ابراہیم میرؒ سیالکوٹی اسے لگام ڈالنے کے لئے کوئٹہ جادھمکے۔ آپ کے بیانات ہوئے، علماء بلوچستان کی درخواست پر ایک رات میں یہ رسالہ مرتب ہوا۔ متذکرہ تاریخوں میں قادیانی جلسہ گاہ میں یہ تقسیم کیا گیا۔ مرزا محمود دم دبا کر بھاگ آیا اور بلوچستان میں قادیانیوں کے پاؤں نہ ٹکنے پائے۔ آج بلوچستان میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے دو ملکیتی دفاتر اور مدرسہ قائم ہیں۔ جب کہ قادیانیوں کی پورے صوبہ میں ایک بھی عبادت گاہ نہیں۔ اقتدار کا نشہ ہرن ہوا۔ قادیانی بھی عنقاء ہوں گے۔ انشاء اللہ!

۴...... صدائے حق: ایک مسلمان خاتون کی درخواست پر مختصر رسالہ جس میں قادیانیت کے کفر کو واضح کیا ہے، ترتیب دیا۔

۵...... فیصلہ ربانی برمرگ قادیانی: ایڈیشن دوم جو مارچ ۱۹۳۳ء بہار پریس ملتان سے شائع ہوا۔ پنجابی اشعار میں مرزا کی موت کی حالت واقعی دیکھائی گئی ہے۔

۶...... ختم نبوت اور مرزا قادیان: مرزا قادیانی کے مزعومہ تحریفات کے جوابات پر مشتمل ہے۔

۷...... فص ختم النبوۃ بعموم وجامعیۃ الشریعۃ: قرآن وسنت سے صاحب ختم نبوت کی آفاقی وعالمگیر نبوت کے دلائل کو پیش کر کے قادیانی نظریات کے لغوین کو آشکارا کیا ہے۔

۸...... کشف الحقائق یعنی روئیداد مناظرات قادیانیہ: مئی ۱۹۳۳ء میں قادیانیوں کے ساتھ سیالکوٹ میں چار مسائل۔ ۱...نکاح محمدی بیگم والی پیش گوئی۔ ۲...حیات حضرت مسیح علیہ السلام۔ ۳...تنقید صدق وکذب مرزا۔ ۴...ختم نبوت برآنحضرت ﷺ، پر قادیانیوں سے علماء اسلام کے مختلف نشستوں میں مناظرے ہوئے۔ ان علمائے اسلام میں مولانا محمد ابراہیم میرؒ سیالکوٹی، مولانا لال حسینؒ اختر اور دیگر حضرات شامل تھے۔ ان مناظرات کی جامع رپورٹ ہے۔

۹...... امام زمان، مہدی منتظر، مجدددوراں: سکندر آباد، حیدر آباد دکن میں جنوری ۱۹۳۷ء میں مولانا محمد ابراہیم میرؒ سیالکوٹی کے متذکرہ تین عنوانات پر بیانات ہوئے۔ جس میں مرزا کے دعویٰ امامت، مہدویت، مجددیت کے بخیئے ادھیڑے گئے۔ ان بیانات کو انجمن اہل حدیث نے شائع کیا۔

۱۰...... کھلی چٹھی نمبر۲: معروف قادیانی مناظر غلام رسول راجیکی کے نام مولانا محمد ابراہیم میرؒ صاحب کا مکتوب مفتوح۔

۱۱...... تردید مغالطات مرزائیہ نمبر۲: ایک قادیانی مناظر کے جواب میں یہ رسالہ تحریر فرمایا۔

۱۲...... مسئلہ ختم نبوت: مولانا سیالکوٹی کی تفسیر تبصیر الرحمٰن سے نساء:۴۴ کی تفسیر میں مسئلہ ختم نبوت پر مولانا کے تفسیری نوٹ کو مولانا عبدالمجید سوہدرویؒ نے پمفلٹ کی شکل میں شائع کیا۔

احتساب قادیانیت کی اس انیسویں جلد میں حضرت مولانا مفتی عبداللطیفؒ صاحب رحمانی کے تین رسائل شامل اشاعت ہیں۔ حضرت مولانا مفتی عبداللطیفؒ رحمانی، حضرت مولانا علی مونگیریؒ، بانی خانقاہ رحمانیہ مونگیر شریف (بھارت) کے دست وبازو اور عاشق صادق تھے۔ اس وجہ سے اپنے نام کے ساتھ انہوں نے رحمانی کا لاحقہ جزو نام بنالیا تھا۔ ۱...اغلاط ماجدیہ۔ ۲...تذکرہ یونس علیہ السلام۔ ۳...چشمہ ہدایت کے علاوہ ردقادیانیت پر مزیدان کا کوئی رسالہ ہمیں میسر نہ آسکا۔ اس جلد کی اشاعت کے بعد کسی کرم فرما کو مزید رسائل پر اطلاع ہو تو ہمیں بھی سرفراز فرمایا جائے تاکہ کسی اور جلد میں ان کو شامل کر کے مرحوم کے رشحات قلم کو محفوظ کیا جاسکے۔

وہ تین رسائل یہ ہیں۔

۱۳...... اغلاط ماجدیہ: صوبہ بہار میں قادیانی جماعت کا مبلغ عبدالماجد قادیانی تھا۔ اس نے مرزا قادیانی اور قادیانیت کی حمایت میں ایک رسالہ ''القاء'' نامی لکھا۔ حضرت مولانا مفتی عبداللطیف رحمانیؒ نے اس رسالہ میں قادیانی رسالہ القاء کے ایک ورق میں بتیس غلطیاں ثابت کردیں۔ گویا عبدالماجد قادیانی کی بتیسی نکال دی۔ بہار میں قادیانی جماعت کا مایہ ناز مبلغ جس نے مدت کی محنت اور دیدہ ریزی کے بعد اہل اسلام کے مقابلہ میں ایک رسالہ لکھا اور اس کے ایک ورق میں بتیس غلطیاں اس سے سرزد ہوئی۔ ان تفصیلات پر مشتمل یہ رسالہ ہے۔

۱۴...... تذکرہ سیدنا یونس علیہ السلام: متنبی پنجاب مرزا غلام احمد قادیانی نے متعدد پیش گوئیاں کیں۔ جو

پوری نہ ہوئیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے کذب اور افتراء کی نحوست دور کرنے کے لئے جواب گھڑا کہ انبیاء علیہم السلام کی پیش گوئیاں بھی پوری نہ ہوئیں۔ (معاذ اللہ) غلام احمد قادیانی کا انبیاء علیہم السلام پر یہ صریح الزام اور اتہام سراسر قرآن وسنت کے منافی تھا۔ جن انبیاء علیہم السلام پر مرزا قادیانی نے الزام لگایا ان میں ایک نبی حضرت سیدنا یونس علیہ السلام بھی ہیں کہ معاذ اللہ ان کی پیشین گوئی پوری نہ ہوئی۔ اس رسالہ (تذکرہ سیدنا یونس علیہ السلام) میں نہایت صفائی کے ساتھ ثابت کیا گیا ہے کہ مرزا قادیانی کا یہ اتہام دروغ بے فروغ ہے۔ حضرت یونس علیہ السلام نے کوئی ایسی پیشن گوئی نہ کی جو پوری نہ ہوئی ہو۔

۱۵...... چشمہ ہدایت: (مسیح قادیان پر اقراری ڈگریاں) اس رسالہ میں مرزا قادیانی کی کتب سے اسے جھوٹا ثابت کیا گیا ہے۔

۱۶...... احتساب قادیانیت کی اس جلد میں آخری کتاب ''برق آسمانی برخرمن قادیانی'' شامل اشاعت ہے۔ یہ کتاب حضرت مولانا ظہور احمد بگویؒ کے رشحات قلم کی مرہون منت ہے۔ حضرت مولانا ظہور احمد بگویؒ کی پیدائش ۱۹۰۰ء میں اور وفات ۱۹۴۵ء میں ہے۔ بھیرہ ضلع سرگودھا میں بگوی خاندان بہت بڑا علمی خاندان ہے۔ اس کے اکابر ہمیشہ علم وفضل کا نشان تھے۔ مولانا ظہور احمد بگویؒ کا روحانی رشتہ خانقاہ سراجیہ کندیاں کے بانی حضرت مولانا ابوالسعد احمد خانؒ سے تھا۔ حضرت مولانا نے اپنے رسالہ ماہنامہ شمس الاسلام بھیرہ میں مرزا قادیانی کے رد میں اعمال نامہ مرزا کے نام سے لکھنا شروع کیا۔

۱۹۳۲ء میں مرزا محمود قادیانی کی ہدایت پر ضلع شاہ پور (اب یہ ضلع سرگودھا میں شامل ہے) کے علاقہ میں قادیانی مبلغین کی ٹیم کو بھیجا۔ مولانا ظہور احمد بگویؒ اپنی جماعت حزب الانصار بھیرہ کی جانب سے علماء کرام کی ایک جماعت لے کر قادیانیوں کے مقابلہ کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ قادیانیوں کو کہیں نہ ٹکنے دیا۔ ان کے ناک میں دم کر دیا۔ ان قادیانیوں سے بھیرہ، سلانوالی، چک ۳۷ جنوبی میں مناظرے بھی ہوئے۔ قادیانی گروہ نے منہ کی کھائی۔ پوری روئیداد اس کتاب میں موجود ہے۔ ہمیں خوشی ہے کہ ان مناظروں اور قادیانی تار پود بکھیرنے کی جدوجہد میں آپ کے دست وباز وحضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ تھے۔ جوان دنوں حزب الانصار کے ناظم تبلیغ تھے۔ مولانا عبدالرحمن میانوی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بانیوں میں سے تھے۔ اسی طرح مناظرین میں حضرت مولانا لال حسینؒ اختر بھی تھے۔ یہ بھی مجلس کے نہ صرف بانی رہنماؤں میں سے تھے بلکہ مجلس کے چوتھے امیر مرکزیہ بھی منتخب ہوئے۔

اس کتاب میں مولانا ظہور احمد بگویؒ، مولانا لال حسینؒ اختر، مولانا مفتی محمد شفیع سرگودھویؒ، حضرت مولانا محمد اسماعیل دامانی خوشابیؒ اور دوسرے اکابر کی جہاد آفریں دوماہ کی جدوجہد کی سرگذشت قلمبند کی گئی ہے۔ مولانا ظہور احمد بگویؒ نے اس روئیداد کو تحریر فرمایا اور یوں اعمال نامہ مرزا اور مناظروں وجلسوں کی روئیداد پر مشتمل یہ کتاب ہے۔

مولانا نے مناظروں کی روئیداد پہلے حصہ میں بیان فرمادی اور ان مناظروں میں قادیانیوں کے اعتراضات اور مسلمانوں کے جوابات ودلائل کو یکجا ابواب قائم کر کے دوسرے حصہ میں شائع کیا۔ اس کتاب کے دوسرے حصہ میں باب

اوّل حیات مسیح علیہ السلام شائع ہوا۔ اس میں حیات مسیح علیہ السلام پر قرآن وسنت سے چالیس دلائل بیان کئے اور ان پر قادیانی اعتراضات کے جوابات تحریر فرمائے۔

افسوس کہ دوسرا باب ختم نبوت اور تیسرا باب کذب قادیانی اس کتاب میں شامل نہیں۔ نہ معلوم کہ آپ تحریر نہ کر پائے۔ یا یہ کہ وہ اشاعت پذیر نہ ہوئے۔ کچھ نہیں کہا جا سکتا اس لئے کہ شمس الاسلام بھیرہ کے فائیل چھان مارے۔ پوری لائبریری کنگھال ڈالی ان کے خاندان کے حضرات کے دروازہ پر بھیرہ میں عالمی مجلس کے فاضل مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی تشریف لے گئے۔ مگر کوئی مسودہ نہ مل سکا۔ بظاہر یہی لگتا ہے کہ جتنا لکھا وہ شائع ہو گیا جو ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ باقی دو باب نہ لکھ سکے، زندگی نے وفا نہ کی۔ اتنی ایمان پرور جدوجہد ان حضرات کا ہی حصہ تھی۔ پڑھیئے اور سر دھنئے، میں نے احتساب قادیانیت کی کسی جلد میں کسی خاص کتاب کو پڑھنے کے لئے عندیہ نہیں دیا۔ اس لئے کہ وہ سب پڑھنے کی چیزیں ہیں۔ البتہ مناظروں کی روئیداد اور قادیانیوں کے تعاقب کی کہانی جو اس کتاب میں ہے، پڑھنے کی مناظرین ومبلغین سے ضرور درخواست کرتا ہوں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اکابرین کے رد قادیانیت پر رسائل کے مجموعہ جات کو شائع کرنے کا کام ۱۹۸۹ء شروع کیا تھا اس وقت تک انیس جلدیں شائع ہوگئی ہیں جس کی تفصیل یہ ہے۔

۞...... جلد۱: حضرت مولانا لال حسین اخترؒ ۞...... جلد۲: مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ ۞...... جلد۳: مولانا حبیب اللہ امرتسریؒ ۞...... جلد۴: حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ حضرت علامہ شبیر احمد عثمانیؒ حضرت مولانا بدر عالم میرٹھیؒ ۞...... جلد۵: مولانا سید محمد علی مونگیریؒ ۞...... جلد۶: قاضی سلیمان منصورپوریؒ پروفیسر یوسف سلیم چشتیؒ ۞...... جلد۷: مولانا سید محمد علی مونگیریؒ ۞...... جلد۸: مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ ۞...... جلد۹: مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ ۞...... جلد۱۰: مولانا مرتضیٰ حسن چاندپوریؒ ۞...... جلد۱۱: جناب بابو پیر بخش لاہوریؒ ۞...... جلد۱۲: جناب بابو پیر بخش لاہوریؒ ۞...... جلد۱۳: مولانا مفتی محمد شفیعؒ، مولانا شمس الحق افغانیؒ مولانا حفظ الرحمن سیوہارویؒ ۞...... جلد۱۴: جناب ابوعبیدہ نظام الدینؒ بی۔اے ۞...... جلد۱۵: حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ، حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ، حضرت مولانا مفتی محمودؒ، حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ ۞...... جلد۱۶: حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ، حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ، مولانا تاج محمودؒ، مولانا عبدالرحیم اشعرؒ ۞...... جلد۱۷: مولانا عبدالغنی پٹیالویؒ، مولانا نور محمد خانؒ ۞...... جلد۱۸: مولانا محمد منظور نعمانیؒ، مولانا محمد یعقوب پٹیالویؒ، علامہ نصیر بی اےؒ ۞...... جلد۱۹: مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹیؒ، مولانا عبداللطیف رحمانیؒ، مولانا ظہور احمد بگویؒ کے مجموعہ رسائل پر مشتمل ہیں یہ جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ ان تمام اکابرین امت کے فتنہ قادیانیت کے خلاف رشحات قلم کا مطالعہ آپ کے ایمان کو جلا بخشے گا۔

فقیر! اللہ وسایا...... ۵رجون ۲۰۰۷ء

ملنے کا پتہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان۔ فون: 061-4514122

پیارے نبی ﷺ کے میٹھے بول!

مولانا زاہد الراشدی

قرآن پڑھو

تمام سند حسن کے ساتھ حضرت ابوامامہ باھلیؓ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا قرآن پاک پڑھا کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس دل کو سزا نہیں دیں گے جس نے قرآن پاک کی حفاظت کی۔

جہاد کے برابر کوئی عمل نہیں

بخاریؒ تاریخ میں سند حسن کے ساتھ حضرت فضالۃ بن عبیدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے اچھا عمل فی سبیل اللہ جہاد ہے اور اس کے برابر کوئی عمل نہیں۔

مالداروں کے پاس کم جاؤ

حاکم اور بیہقیؒ حضرت عبداللہ بن شخیرؓ سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا مالداروں کے پاس کم جایا کرو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو حقیر سمجھنے لگو۔

صفیں سیدھی رکھو

ابوداؤدؒ حضرت نعمان بن بشیرؓ سے سند حسن کے ساتھ روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا (نماز میں) اپنی صفیں سیدھی رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کو ایک دوسرے سے پھیر دیں گے۔

موت کا ذکر

ترمذیؒ، نسائیؒ، ابن ماجہؒ اور ابونعیمؒ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے حاکمؒ اور بیہقیؒ حضرت ابوہریرہؓ سے اور طبرانیؒ ابونعیمؒ اور بیہقیؒ حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ لذتوں کو ختم کرنے والی موت کا کثرت سے ذکر کیا کرو۔

انصاف کرو

طبرانیؒ، حضرت ابوامامہ باھلیؓ سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم مجھے پانچ چیزوں کی ضمانت دو۔ میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں: ۱...... وراثت کی تقسیم میں ناانصافی نہ کرو۔ ۲...... لوگوں کو اپنی طرف سے انصاف دو۔ ۳...... دشمن کے مقابلہ میں بزدلی نہ دکھاؤ۔ ۴...... مال غنیمت میں خیانت نہ کرو۔ ۵...... ظالم ومظلوم کے درمیان عدل کرو۔

صحابہ کرامؓ کا احترام

طبرانیؒ، حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ہر امیر کی اطاعت کرو۔ ہر امام کے پیچھے نماز پڑھو اور میرے کسی صحابیؓ کی گستاخی نہ کرو۔

روٹی کا احترام

حاکمؒ اور بیہقیؒ ، حضرت ام المومنین عائشہؓ سے سند صحیح کے ساتھ روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرمﷺ نے فرمایا روٹی کا احترام کرو۔ (کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے)

گھروں میں نماز

حاکمؒ سند صحیح کے ساتھ حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرمﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اپنے گھروں میں کچھ نمازیں (سنن ونوافل وغیرہ) پڑھا کرو اور انہیں قبرستان نہ بناؤ۔

چھ چیزوں کی ضمانت

طبرانیؒ ، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ حضور نبی اکرمﷺ نے فرمایا مجھے تم چھ چیزوں کی ضمانت دو۔ میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ ١...... نماز۔ ٢...... زکوٰۃ۔ ٣...... امانت۔ ٤...... شرمگاہ۔ ٥...... پیٹ۔ ٦...... زبان۔

صحابہ کرامؓ کی گستاخی

ترمذیؒ ، حضرت عبداللہ بن مغفلؓ سے سند حسن کے ساتھ روایت کرتے ہیں۔ حضور نبی اکرمﷺ نے فرمایا اللہ سے ڈرو میرے صحابہؓ کے بارے میں ان کو میرے بعد نشانہ نہ بنانا۔ پس جس نے میرے صحابہؓ سے محبت کی اس نے میرے ساتھ محبت کی وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے ان کے ساتھ بغض رکھا۔ اس نے میرے ساتھ بغض کی وجہ سے ان سے بغض کیا۔ جس نے میرے صحابہ کو دکھ دیا۔ اس نے مجھے دکھ دیا۔ جس نے مجھے دکھ دیا۔ اس نے اللہ تعالیٰ کو دکھ دیا۔ اور جس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت دی۔ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے پکڑ لیں گے۔

قاضی اور شیطان

ترمذیؒ ، سند صحیح کے ساتھ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرمﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ قاضی کے ساتھ رہتے ہیں۔ جب تک وہ ناانصافی نہ کرے اور جب وہ ناانصافی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے الگ ہو جاتے ہیں اور شیطان اس کے ساتھ تنہا رہ جاتا ہے۔

گناہ پر رونا

ترمذیؒ ، سند حسن کے ساتھ حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرمﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اپنی زبان کو کنٹرول میں رکھو اور گھر کو اپنے لئے کشادہ سمجھو اور اپنے گناہوں پر رویا کرو۔

بدعتی کی توبہ

طبرانیؒ اور بیہقیؒ ، حضرت انسؓ سے سند صحیح کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرمﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر بدعتی پر توبہ کا دروازہ بند کر دیا ہے۔

مساجد کی بے آبادی

ابن عساکرؒ ، سند حسن کے ساتھ حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرمﷺ نے فرمایا

اللہ تعالیٰ جب زمین والوں پر آسمان سے عذاب نازل کرنا چاہتے ہیں تو ان کے دلوں کو مسجدوں کی آبادی سے پھیر دیتے ہیں۔

دل کا کھٹکا

بخاریؒ، مسلم، ترمذیؒ اور ابوداؤد، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرمﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری امت میں دل کے خیال کو درگذر فرمادیا ہے۔ جب کہ زبان سے گناہ کا ارادہ ظاہر نہ کرے یا عملاً ارتکاب نہ کرے۔

غسل اور پردہ

احمدؒ، ابوداؤدؒ اور نسائیؒ ، سند حسن کے ساتھ حضرت یعلی بن امیہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرمﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ باحیا اور پردہ پوش ہیں اور حیا اور پردہ کو پسند کرتے ہیں۔ پس جب تم میں سے کوئی غسل کرے تو پردہ کرے۔

عورتوں کی غیرت

طبرانیؒ ، سند حسن کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرمﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے غیرت عورتوں پر فرض کی ہے اور جہاد مردوں پر فرض کیا ہے۔ پس عورتوں میں سے جس نے صبر کیا (اور اپنی عصمت بچائے رکھی) اس کے لئے شہید جتنا ثواب ہے۔

حرام سے علاج

طبرانیؒ، سند صحیح کے ساتھ ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرمﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں میں تمہارے لئے شفا نہیں رکھی جو اس نے تم پر حرام کی ہیں۔

برائی سے نفرت

احمدؒ، ابن ماجہؒ اور ابن حبانؒ، سند حسن کے ساتھ حضرت ابوسعیدؓ سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرمﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بندے سے ہر معاملہ میں سوال کریں گے۔ حتیٰ کہ یہ بھی پوچھیں گے کہ جب تمہارے سامنے میرے احکام کی نافرمانی ہوتی تھی تو تمہیں اس کی مخالفت سے کس نے روکا تھا؟ پھر اللہ تعالیٰ خود ہی اسے دلیل القاء کریں گے اور وہ کہے گا یا اللہ میں نے تجھ سے رحمت کی امید رکھی اور لوگوں سے الگ رہا۔

ظالم کی رسی دراز

بخاریؒ، مسلمؒ، ترمذیؒ اور ابن ماجہؒ، حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرمﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ ظالم کو ڈھیل دیتے رہتے ہیں۔ حتیٰ کہ جب اسے پکڑنے پر آتے ہیں تو اچانک پکڑ لیتے ہیں۔

آخرت سے جاہل

حاکمؒ ، سند حسن کے ساتھ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرمﷺ نے فرمایا بے شک

اللہ تعالیٰ ہر اس شخص سے نفرت کرتے ہیں جو دنیا داری کے معاملات تو جانتا ہے۔ لیکن آخرت کے معاملے سے بے خبر رہے۔

ہر معاملہ میں نرمی

بخاریؒ، ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ ہر معاملہ میں نرمی کو پسند فرماتے ہیں۔

غیرت مند انسان

طبرانیؒ، سند صحیح کے ساتھ امیر المومنین حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ اپنے غیرت مند بندوں کو پسند کرتے ہیں۔

صاحب عیال

ابن ماجہ، سند حسن کے ساتھ حضرت عمرانؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مومن فقیر پاک دامن صاحب عیال شخص کو پسند کرتے ہیں۔

تفرقہ نہ ڈالو

مسلمؒ اور احمدؒ، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے لئے تین چیزوں کو پسند کرتا ہے: ۱...... اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراو۔ ۲...... سارے مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ نہ ڈالو۔ ۳...... جسے اللہ تعالیٰ تم پر امیر مقرر فرمائیں اس کی مخلصانہ اطاعت کرو۔ اور اللہ تعالیٰ تین چیزوں کو تمہارے لئے ناپسند کرتے ہیں: ۱...... احکام کی پیروی میں قیل وقال۔ ۲...... کثرت سوال۔ ۳...... مال کا ضائع کرنا۔

ظلم کرنے والے

مسلمؒ، احمدؒ اور ابوداؤدؒ، حضرت ہشام بن حکیمؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو قیامت کے دن سخت سزائیں دیں گے جو دنیا میں لوگوں کو بے جا سزائیں دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی شرکت

ابوداؤدؒ اور حاکمؒ، حضرت ابو ہریرہؓ سے سند حسن کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں کاروبار میں شریک دو افراد کے ساتھ تیسرا ہوتا ہوں۔ جب تک ان میں سے کوئی اپنے دوسرے بھائی کے ساتھ خیانت نہ کرے۔ پس جب وہ خیانت کرتا ہے تو میں ان کے درمیان سے نکل جاتا ہوں۔

آنکھوں کا بدلہ

ترمذیؒ، سند حسن کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ جب میں اپنے کسی بندے کی دونوں آنکھیں دنیا میں لے لیتا ہوں تو اس کا بدلہ میرے پاس صرف جنت ہے۔

اللہ تعالیٰ کی تقسیم

طیالسیؒ اور احمدؒ، حضرت شداد بن اوسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں اپنے ساتھ شریک کئے جانے والے کے ساتھ بہترین تقسیم کرنے والا ہوں۔ جس شخص نے میرے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا اس کے سارے اعمال اسی کے لئے ہیں۔ جسے اس نے میرے ساتھ شریک ٹھہرایا ہے اور میں ان اعمال سے بے نیاز ہوں۔

ماں باپ کو قسم

بخاریؒ، مسلمؒ، ترمذیؒ، ابوداؤدؒ اور احمدؒ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہیں ماں باپ کی قسم کھانے سے منع کیا ہے۔

تصویر والا گھر

بخاریؒ اور مسلمؒ، ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس گھر میں تصویریں ہوں۔ وہاں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

ران کا پردہ

حاکمؒ، سند صحیح کے ساتھ جرھدؓ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ ران پردہ میں شامل ہے۔

حکیم مولوی محمد عاشق نقشبندی کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گولارچی کے امیر حکیم مولوی محمد عاشق نقشبندی کے ماموں حکیم طارق محمود صدیقی اور حافظ طیب محمود فاروقی کے نانا گذشتہ دنوں فیصل آباد میں انتقال کر گئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی مولانا محمد نذر عثمانی، مولانا محمد یعقوب شجاع آبادی نے حکیم صاحب سے ان کے گھر جا کر مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے تعزیت کی۔

محترم شکیل صدیقی صاحب انتقال کر گئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میرپور خاص کے معاون اور میزبان جناب محترم شکیل صدیقی صاحب گذشتہ دنوں انتقال کر گئے۔ مرحوم کو علماء کرام سے بہت محبت تھی۔ حضرت قاری محمد طیب صاحبؒ سے لے کر مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا سعید احمد جلالپوری تک کے میزبان رہے۔ میرپور خاص شہر میں قادیانیت سے انتہائی نفرت کرنے والے شخص تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے انتہائی قدردان اور ہمہ وقت دعاء گو رہنے والے تھے۔ حضرت اقدس مولانا اشرف علی تھانویؒ کے سلسلہ سے کئی بزرگوں سے مجاز تھے۔ انتقال کے بعد بہت بڑا جنازہ ہوا۔ شہر کے تمام علماء کرام شریک ہوئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے مولانا محمد علی صدیقی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے نمائندگی کی۔

سیدالانبیاء رحمت عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار عالیہ میں غیر مسلم مشاہیر عالم کا نذرانہ عقیدت!

ادارہ

سیدالانبیاء ﷺ کی ولادت باسعادت پر جب آپ ﷺ کے دادا عبدالمطلب نے آپ ﷺ کا نام محمد رکھا تو لوگوں نے کہا کہ اے عبدالمطلب آپ نے عجیب نام رکھا ہے۔ تو فرمایا کہ ہاں میرا یہ بچہ بڑی شان والا ہوگا۔ تمام جہان اس کی تعریف کرے گا۔ تو واقعی ہر دوست ودشمن آپ ﷺ کی تعریف وتوصیف پر مجبور ہے۔

برناڈشا لکھتا ہے

اگر کسی مذہب کو ایک سو سال میں صرف انگلینڈ پر ہی نہیں بلکہ تمام یورپ پر مسلط ہونے کا موقع مل سکتا ہے تو یہ صرف اسلام ہی ہے۔ میں نے ہمیشہ حضرت محمد ﷺ کے مذہب کو نہایت قدر واحترام سے دیکھا ہے۔ کیونکہ یہ مذہب مضبوط بنیادوں پر استوار ہے اور یہی ایک ایسا مذہب ہے جس میں یہ اہلیت ہے کہ جدید عصری تقاضوں سے عہدہ برآ ہوکر ان سے ہم آہنگ ہوسکے اور ہر دور کے لوگوں کے لئے قابل قبول ہو۔ مجھے کامل یقین ہے کہ اگر حضرت محمد ﷺ جیسی کوئی شخصیت آج اس دور جدید میں تمام دنیا پر حکمران ہوجائے تو وہ تمام دنیا کے مسائل ومشکلات کو ایسے طریقے سے حل کردے کہ تمام عالم میں امن اور خوشحالی کا دور دورہ ہوجائے۔

ریورینڈ مرے ٹائی کس لکھتا ہے

اسلام ایک مذہب ہی نہیں بلکہ ایک قانونی، معاشرتی نظام بھی ہے۔ جو مختلف اقوام، قومیتوں اور نسلوں کو رشتہ واحد میں منسلک کرتا ہے۔

سر رادھا کرشن سوامی لکھتا ہے

ہم اس حقیقت کا انکار نہیں کرسکتے کہ دنیا کے تمام مذاہب میں اسلام ہی صرف ایک ایسا مذہب ہے جو تمام قومی، نسلی قیود وحدود کو دور کرکے ایک عالمی اخوت وبرادری کا نظریہ پیش کرتا ہے۔

ڈریپر لکھتا ہے

تمام مشاہیر عالم میں صرف آنحضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہی ایک ایسی ہستی ہیں جنہوں نے سب سے زیادہ بنی نوع انسان کی زندگیوں کو متاثر کیا۔

میجر اے۔ جی لیونارڈ لکھتا ہے

اگر روئے زمین پر کوئی ایک شخص ایسا گزرا ہے جس نے تہ دل سے خدا تعالیٰ کی اطاعت کی اور انتہائی

خلوص نیت سے اپنی تمام زندگی خدا تعالیٰ کی رضا مندی کے حصول کو پیش نظر رکھتے ہوئے گزار دی تو ایسا شخص یقیناً حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہی ہیں۔ تمام بنی نوع انسان میں آنحضرت ﷺ نہ صرف عظیم ترین انسان تھے بلکہ صادق ترین بھی تھے۔

بری فالٹ لکھتا ہے

وہ علم جسے ہم سائنس کہتے ہیں یورپ میں اس وقت ظہور پذیر ہوا جب کہ یورپ میں تحقیق وتجسس، تجربہ، مشاہدہ، دریافت وانکشاف کی لہر ایک جذبہ کی صورت میں بہہ نکلی۔ یہ جذبہ کہ نتائج کو مشاہدہ وتجربہ سے اخذ کیا جائے۔ یونان میں ناپید تھا (ارسطو، افلاطون اس سے نا آشنا تھے) یہ جذبہ، یہ تحقیقاتی روح، تجربہ ومشاہدہ، سائنسی علوم کے لئے یہ نئے طریقے عربوں نے یورپ میں رائج کئے۔

تھامس کارلائل لکھتا ہے

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ صداقت ووفا شعاری کے پتلے تھے اور اپنے افکار، اقوال واعمال میں صادق تھے۔

ایمل ڈرمنگھم لکھتا ہے

آنحضرت ﷺ کا اخلاص اور آپ ﷺ کی نیک نیتی شک وشبہ سے بالاتر ہے۔ آپ ﷺ کے ذہن میں کبھی بھی ایک لمحہ کے لئے یہ خیال نہیں آیا کہ اپنی مقصد برآری کے لئے اپنے الفاظ کو سامعین کے عقائد وافکار کی رعایت سے ان کے اذہان کے مطابق کردیں۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو مسلمان بنانے کے لئے کبھی بھی نرم الفاظ استعمال نہیں کئے۔ آپ ﷺ کا شاندار پیغام اسلام ہمیشہ ایسے الفاظ پر مشتمل ہوتا تھا جو سادہ اور مضبوط ہونے کے ساتھ ساتھ تلوار کی دھار کی طرح تیز ہوتے تھے۔

سرچارلس ایڈورڈ آرچی بالڈ لکھتا ہے

دنیا میں کوئی مذہب ایسا نہیں جس کے خلاف جہال نے اتنی بہتان طرازی اور الزام تراشی کی ہو جتنی کہ اسلام کے خلاف کی گئی ہے۔ کاش کہ لوگوں کو معلوم ہوتا کہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو لوگوں کے تمام سماجی مسائل کا منصفانہ اور صحیح حل پیش کرتا ہے اور اس مذہب میں طاقتور اور امیر طبقہ سے غرباء اور کمزور لوگوں کا تحفظ موجود ہے۔ عالمی اسلامی اخوت کے متعلق مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے۔

لاٹن لکھتا ہے

میری پختہ رائے ہے کہ اسلام کو دوسرے مذاہب پر یقینی فوقیت حاصل ہے۔ مثال کے طور پر اسلام کی حسب ذیل امتیازی خصوصیات بیان کی جاتی ہیں: ۱...... اسلام میں تمام نشہ آور چیزوں کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ ۲...... سود قطعاً ناجائز اور منع ہے۔ ۳...... اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو دوسرے مذاہب کے پیغمبروں کو سچے پیغمبر تسلیم کرتا ہے۔ ۴...... اسلام کی ایک امتیازی خصوصیت عالمی اخوت اسلامی ہے۔

سیدنا حضرت عثمان ذوالنورینؓ!

علامہ دوست محمد قریشی

- حضرت عثمان غنیؓ جو نسبی لحاظ سے خلفاء ثلاثہ میں حضور علیہ السلام کے قریبی رشتہ دار تھے۔ کیونکہ آپ کی والدہ حضورﷺ کی پھوپھی کی لڑکی تھیں۔
- حضرت عثمان غنیؓ جن کو ایمانی دولت حضرت فاروق اعظمؓ، حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ اور حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ سے پہلے نصیب ہوئی۔
- جن کو اسلام لانے سے پہلے بھی اہل مکہ قدر ومنزلت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔
- حیاء وشرم اور ثروت وسخاوت جن کی ضرب المثل تھی۔
- جن کو صدیق اکبرؓ کی طرح دور کفر میں نہ بت پرستی کرتے دیکھا گیا اور نہ شراب پیتے۔
- حضرت عثمان غنیؓ جو ایمان لانے کے بعد استقلال واستقامت کے ایسے پہاڑ بن گئے کہ ان کے چچا حکم بن العاص نے جب ستون سے باندھ کر ترک اسلام کا حکم کیا تو یک لخت انکار کر دیا۔
- جن کو ابراہیم علیہ السلام اور لوط علیہ السلام کے بعد دنیائے کائنات میں سب سے پہلے اہل بیت سمیت ہجرت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔
- غزوہ تبوک میں ایک مرتبہ آنحضرتﷺ نے فرمایا کہ: ''اے اللہ! میں عثمانؓ سے راضی ہوں۔ تو بھی راضی ہو جا۔''
- جنہوں نے حضور علیہ السلام کے چار دن کے فاقے کی خبر سن کر آٹے اور گندم اور چھواروں کی متعدد بوریاں اور ایک سالم بکری کا گوشت اور تین سو روپیہ نقد دربار نبوت میں بھیج دیا۔
- جنہوں نے طعام کی تیاری کی تکلیف کا تصور کر کے صرف اس خدمت پر اکتفا نہ کیا۔ بلکہ بہت سی روٹیاں اور بھنا ہوا گوشت تیار کر کے حضورﷺ کی خدمت میں پہنچا دیا۔
- جن کو حضور علیہ السلام کے نجی خطوط کے جوابات لکھنے کا شرف حاصل ہوا۔
- جو عبادت کے اس قدر شناسا تھے کہ کوئی رات بغیر ختم قرآن شریف کے نہ گزرتی تھی۔
- رات کو اکثر حصہ دربار کبریا میں ادائے نوافل کی صورت میں جاگتے رہنا جن کا شعار تھا۔
- جو رقیق القلب اس قدر تھے کہ آنکھوں سے اکثر اوقات آنسو جاری ہو جاتے تھے۔
- ایام ممنوعہ کے بغیر کبھی روزے کا ناغہ نہ کیا کرتے تھے۔
- حضرت عثمان غنیؓ جنہوں نے قحط سالی کے ایام میں ایک ہزار اونٹ غلہ کا منگوا کر فقراء مدینہ میں تقسیم کر کے رب العالمین کی خوشنودی حاصل کی۔

- اس سخاوت کے بدلے میں حضرت ابن عباسؓ جن کے لئے حضور سرور کائناتﷺ نے بہشتی حور کی خوشخبری فرمائی۔ (ازالۃ الخفاء)
- غزوہ تبوک کے موقعہ پر حضورﷺ کی اپیل کے نتیجے میں جنہوں نے پہلی دفعہ ایک سو اونٹ، دوسری دفعہ دو سو اونٹ اور تیسری دفعہ تین سو اونٹ دینے کا وعدہ کیا۔
- جنہوں نے فقط اس پر اکتفا نہ کیا بلکہ چوتھی اپیل پر ایک ہزار اشرفیاں گھر سے لاکر آپﷺ کی خدمت میں پیش کر دیں۔
- اس امداد پر جن کے متعلق حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ عثمانؓ جو چاہیں کریں۔ کوئی کام ان کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔
- جنہوں نے نادیدہ و دانستہ غلام کا کان اگر مروڑ دیا تو پھر اس کے سامنے اپنا کان پیش کر دیا۔ تاکہ آخرت کے عذاب سے بچ جائیں۔
- جن کے دور خلافت میں قیصر روم کا نام و نشان مٹ گیا۔
- جن کی مجاہدانہ کوششوں سے عیسائیت کا جسم بے جان ہو گیا۔
- جن کی مساعی جمیلہ کے نتیجے میں خراساں، جوئیں، بیہق، فیروز آباد، شیراز، طوس، نیشاپور، ہرات، بلخ وغیرہ اسلام کے قبضہ میں آئے۔
- جن کی شہادت کی خبر دیتے ہوئے رحمت کائناتﷺ نے فرمایا کہ اسلام کی چکی ایک دن اپنی جگہ سے ہٹ جائے گی۔ (مستدرک حاکم)
- جن کی شہادت کی خبر دیتے ہوئے حبیب کبریاﷺ نے فرمایا کہ خدا کی تلوار نیام میں رہے گی جب تک عثمانؓ زندہ ہیں۔ (تاریخ الخفاء)
- جن کو سرور کائناتﷺ نے جنت میں اپنا رفیق قرار دیا۔ (ترمذی)
- جن کو حضور علیہ السلام کی دامادی کا شرف حاصل ہوا۔ (نہج البلاغۃ ص۸۴، احیاء القلوب ج۲ ص۲۱۹)
- جن کے دست حق پرست کو سرور کائناتﷺ نے اپنا ہاتھ قرار دیا۔ (تفسیر مدرک)
- جن کی انتظار میں صحابہ کرامؓ سمیت فخر دو عالمﷺ بے قرار نظر آئے۔ (غزوات حیدری)
- جن کی حیاء و شرم کا اقرار حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ (مشکوٰۃ شریف)
- جن کی طبیعت میں نرمی فطری طور پر رکھی گئی تھی۔
- جنہوں نے سبائی شرارت کے باوجود امر خلافت کسی کے سپرد نہ کیا۔ (تاریخ اسلام)
- جن کو خبر شہادت حبیب کبریاﷺ نے زندگی میں سنا دی۔
- جن کے متعلق جبل احد پر چڑھ کر فرمایا کہ اے احد! ٹھہر جا۔ تجھ پر نبیﷺ، صدیق، دو شہید سوار ہیں۔
- جن کے حق میں حضور خاتم النبیینﷺ نے فرمایا کہ عثمانؓ سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔

✿ …… جنہوں نے عمال کی بدانتظامیوں کے حالات سن کر عمال کو حق پر عمل کرنے کی تشدد سے تلقین کی۔
✿ …… جنہوں نے مسجد نبویﷺ میں کھڑے ہو کر پبلک کے سامنے عذرخواہی کے بعد اہل مدینہ کے مشورے سے اکابر صحابہ کرامؓ پر مشتمل ایک تحقیقاتی کمیشن مقرر فرمایا۔
✿ …… جوذی النورین کے لقب سے چاردانگ عالم میں مشہور ہوئے۔ (نہج البلاغہ ج۲ص۸۴)
✿ …… جن کے علم وفضل کا اقرار سیدنا حضرت علیؓ نے کیا۔ (نہج البلاغہ ج۲ص۸۴)
✿ …… جن کے در دولت پر سیدنا علیؓ لوگوں کے وکیل بن کر آئے اور پرادب الفاظ استعمال فرمائے۔ (نہج البلاغہ ج۲ص۸۳)
✿ …… جنہوں نے دنیا کے اندر قرآن کریم کی نشرواشاعت فرما کر امت مسلمہ پر احسان عظیم فرمایا۔ حتیٰ کہ جامع القرآن کے لقب سے ملقب ہوئے۔
✿ …… جنہوں نے ہزاروں کوششوں کے باوجود مدینہ کو مسلمانوں کے خون سے رنگین نہ ہونے دیا۔
✿ …… جنہوں نے نظام خلافت کے تشنۂ تکمیل گوشوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔
✿ …… حضرت عثمان غنیؓ جنہوں نے ایران، خراسان، آرمینیہ، آذربائیجان، مصر، اسکندریہ کی بغاوتوں کا استیصال کر دیا۔
✿ …… حضرت عثمان غنیؓ جن کے دور خلافت میں اسلامی حکومت کے حدود سندھ اور کابل سے لے کر یورپ کی سرحد تک وسیع ہوئے۔
✿ …… جن کے دور خلافت میں سپاہیوں کی تنخواہوں میں ایک ایک سو روپیہ کا اضافہ ہوا۔
✿ …… جنہوں نے نئے مفتوحہ علاقوں میں چھاؤنیاں قائم فرمائیں۔
✿ …… جنہوں نے چراگاہوں میں مویشیوں کے لئے چشمے کھدوائے۔
✿ …… جنہوں نے دفاتر کے لئے وسیع عمارتیں بنوائیں۔
✿ …… جنہوں نے رعایا کی آسائش کے لئے سڑکیں، پل اور مسافر خانے بنوائے۔
✿ …… جنہوں نے مدینہ اور نجد کی راہ میں ایک سرائے تعمیر کرائی اور اس کے متعلق ایک بازار بسایا۔
✿ …… جنہوں نے ایک راستے پر میٹھے پانی کا کنواں کھدوایا۔
✿ …… بیر سائب بیر عامر اور بیر عریس جن کی مساعی جمیلہ کا نتیجہ ہے۔
✿ …… جنہوں نے سیلاب کے خطرے کو دور کرنے کی خاطر مدینہ سے تھوڑے فاصلے پر مدری کے قریب بند تعمیر کرایا۔
✿ …… جنہوں نے نہر کھدوا کر سیلاب کا رخ دوسری طرف موڑ دیا۔
✿ …… جنہوں نے مسجد نبویﷺ کی توسیع فرما کر مسجد کو ایک حسین وجمیل عمارت میں تبدیل کر دیا۔
✿ …… جن کے زمانہ اقدس سے پہلے اگر مسجد نبویﷺ کا طول ایک سو چالیس گز اور عرض ایک سو بیس گز تھا تو آپ نے طول میں بیس گز اور عرض میں تیس گز کا اضافہ فرمایا۔

- جنہوں نے التباس اور اختلاط کے خوف سے حفاظت قرآن کے پیش نظر قرآن کے اندر تفسیری نوٹوں کو کھرچ دیا۔ تاکہ قرآن تحریف وتزائید سے قیامت تک کے لئے محفوظ ہو جائے۔
- جنہوں نے مساجد کی آبادی کے لئے تنخواہ دار موذن مقرر فرمائے۔
- حضرت عثمانؓ جنہوں نے زمانہ نبویﷺ میں کتابت قرآن کا کام کیا تو زمانہ خلافت میں تقریر وخلافت کا کام کیا۔
- مذہبی علوم میں جو سباق انعامات تھے۔
- جو ایک ایک رکعت میں پورا قرآن ختم کر دیتے تھے۔
- جو روایت احادیث میں بڑے محتاط تھے۔
- صحابہ کرامؓ میں جن کا مجتہد فیہ مسئلہ قابل استناد سمجھا جاتا تھا۔
- جن کو علم میراث میں مہارت تامہ حاصل تھی۔
- جو اپنے زمانہ میں میراث کے بڑے بڑے مشکل حل فرمایا کرتے تھے۔
- لاکھوں روپے کے مالک ہونے کے باوجود جن کا دامن تمول کے برے نتائج سے آلودہ نہ ہوا۔
- خشیت الٰہی کا اثر جن کے قلب پر اتنا تھا کہ آپ کا دل ہمیشہ خوف خدا سے معمور رہتا تھا۔
- جن کا گزر اگر قبر پر ہو جاتا تو بے اختیار رونے لگ جاتے اور داڑھی مبارک تر ہو جاتی تھی۔
- جن کے متعلق حضورﷺ نے فرمایا کہ اگر میری چالیس لڑکیاں ہوتیں تو میں عثمانؓ کے نکاح میں دیتا رہتا۔
- جو حضور علیہ السلام کی تھوڑی سی تکلیف دیکھ کر بے قرار ہو جاتے تھے۔
- جو حضور علیہ السلام کے چہرے اور پیشانی کو دیکھ کر آپﷺ کا طبعی مقتضا معلوم کر لیتے تھے۔
- جو اہل بیتؓ کا فاقہ نہ سہہ سکتے تھے۔
- جنہوں نے اس ہاتھ کو ساری عمر میں پلیدی کے قریب نہ جانے دیا جس ہاتھ سے حضورﷺ سے بیعت کی تھی۔
- جن کے مبارک نام پر سیدنا حضرت علیؓ نے اپنے دو صاحبزادوں کا نام عثمان اصغر، عثمان اکبر رکھا۔

(ابن سعد ج۳، منتہی الامال)

- جنہوں نے دس لاکھ اشرفیاں راہ خدا میں وقف کر دیں۔ (ابن سعد)
- جن کے پیش نظر ہر وقت فرمان رسول مقبولﷺ رہتا تھا۔
- جن کو جنگ بدر میں حاضر نہ ہونے کے باوجود حضور علیہ السلام نے ان کو بدریوں میں حصہ عنایت فرمایا۔

(مشکوٰۃ شریف)

- سینکڑوں بیواؤں، یتیموں اور اپنے غریب رشتہ داروں کو پالنا جن کا دستور العمل تھا۔
- جنہوں نے چشم دیدہ گواہ نہ مل سکنے کی وجہ سے مروان کو پبلک کے سپرد نہ کیا۔
- جنہوں نے دفعہ شہادت کے لئے حلفیہ بیان دینے سے بھی انکار کر دیا۔

- ہر جمعہ ایک غلام آزاد کرنا جن کا شعار تھا۔
- جو حلم وعفو کے پیکر تھے۔
- جو گستاخی کرنے والے کو منہ پر شرمسار نہ کرتے تھے۔
- جو لونڈیاں اور متعدد غلاموں کے باوجود اپنا کام خود کرتے تھے۔
- جنہوں نے مکہ مکرمہ پہنچ کر حضورﷺ کے موجود نہ ہونے کی وجہ سے طواف ترک کر دیا۔
- جن کے اس فعال سے کفر کو ندامت لاحق ہوئی۔
- جن کے اس فعل کی خبر حدیبیہ میں حضور سرور کائناتﷺ نے دی۔
- جو نماز تہجد کے لئے پانی خود لے کر وضو فرماتے تھے۔
- جن کی رات ذکر الٰہی میں کٹتی تھی تو دن امور خلافت میں۔
- جو خلافت سے پہلے اور اپنے دور خلافت میں غیر معمولی ثروت کی وجہ سے غنی کے نام سے مشہور کر دیئے گئے۔
- جو اچھے لباس کی موجودگی کے باوجود معمولی کپڑے پہننے سے بھی دریغ نہ کرتے تھے۔
- جنہوں نے بلوائیوں کے حملے کے وقت متعدد مشوروں کے باوجود مدینہ منورہ کو چھوڑنا گوارہ نہ کیا۔
- جو ایام امارت میں روزہ دار تھے۔
- جنہوں نے مقید ہونے کے باوجود تلاوت کلام الٰہی کو نہ چھوڑا۔
- جنہوں نے بے حد اصرار پر مدینہ منورہ کو خون سے ملوث نہ ہونے دیا۔
- جن کے دروازے پر پہرہ داری کے لئے حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ مقرر ہوئے۔
- جنہوں نے محمد ابن ابی بکرؓ و سیدنا ابی بکرؓ سے اپنے تعلقات جتلا کر قتل کا مرتکب نہ ہونے دیا۔
- جنہوں نے قرآن پڑھتے ہوئے جام شہادت نوش فرمایا اور جن کے خون سے شہادت کے سرخ چھینٹے آج تک فسیکفیکھم اللّٰہ پر موجود ہیں۔

حدیث دل!

میرے پیارے نبیؐ نے فرمایا
جسم میں گوشت کا ہے اک ٹکڑا

اس کی صحت، صحت بدن کی ہے
اس میں گڑبڑ، خرابی تن کی ہے

تم کیا جانو، وہ آب ہے گل ہے
ہاں میرے دوست! وہ تیرا دل ہے

حافظ محمد نصیر احسن

حضرت عبداللہ ذوالبجادینؓ!

جناب قاری مقبول الرحمٰن

مدینہ والوں کی خوش قسمتی کا وہ دن چڑھا جس دن جناب نبی اکرمﷺ مکہ کو چھوڑ کر بحکم خداوندی عازم مدینہ منورہ ہوئے۔ جس دن آپﷺ تشریف لے گئے ایک نوجوان جس کا نام عبدشمس تھا اداس اداس سار ہنے لگا۔ والد کا سایہ بچپن سے ہی اٹھ چکا تھا۔ چچا کی کفالت میں ہی پروان چڑھ رہا تھا۔ جوں جوں ہجرت نبویﷺ کو دن گزرتے گئے عبدشمس کا رنگ زرد ہونے لگا۔ بھوک ختم ہوگئی۔ وہ تنہائیوں میں جا کر چھپ چھپ کے روتا اور کسی کی یاد نے اس کی نیند کو بھی حرام کر دیا تھا۔ راتوں کو اٹھ اٹھ کر مدینہ پاک کی طرف سے آنے والی ہوا کو خطاب کرتا اور آستانہ نبویﷺ کے لئے عاشقانہ پیغامات ہوا کو دیتا۔ ایک دن کافر چچا کے سامنے بیٹھا تھا کہ دل بھر آیا اور کہنے لگا کہ چچا! مکہ میں محمدﷺ سالوں رہے۔ خوش قسمت لوگ ایمان کی دولت سے بہرہ ور ہوئے۔ میں تیرا منہ تکتا رہا کہ تو ایمان لائے تو میں بھی تیرے ساتھ ایمان لے آؤں۔ چچا بدبختی تیری کہ تو آمنہؓ کے لال کا دشمن ہی رہا۔ وہ آفتاب نبوت سالوں مکہ میں چمکنے کے بعد مدینہ منورہ چلا گیا۔ لیکن تو نہ تو خود ایمان لایا اور نہ ہی تو نے مجھے موقع دیا۔ تو سن میں پڑھتا ہوں اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمد عبدہ ورسولہ! اور سن لے کہ میرا دل اب مکہ میں نہیں لگ رہا ہے۔ یہاں مجھے جمال پاک نبویﷺ نظر نہیں آ رہا۔ میں تو مدینہ منورہ جا رہا ہوں۔

چچا تو نبیﷺ کا جانی دشمن تھا بھلا یہ کس طرح برداشت کر سکتا تھا۔ لال پیلا ہو گیا اور یتیم بھیجتے کے منہ پر اس زور سے گھونسہ رسید کیا کہ منہ لہولہان ہو گیا۔ کہا کہ تو چھوٹا سا تھا۔ تیرے باپ کا انتقال ہو گیا۔ میں نے تیری پرورش کی۔ تجھے اپنے بچوں سے زیادہ لاڈ و ناز سے پالا۔ تیری خاطر میں نے دکھ و تکالیف برداشت کیں۔ آج تو میرے منہ پر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نام لیتا ہے۔ آخر تو نے وہ کون سی خوبی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں دیکھی ہے جو ہمارے خداؤں میں نہیں ہے۔ عبدشمس رو رہا تھا اور کہنے لگا:

محمدؐ دیدہ و دل کی تجلی بہر مجبوراں
محمدؐ آخری حرف تسلی بہر مزدوراں
محمدؐ بے کسی کے درد کو پہچاننے والا
وہ اشک گرم و آہ سرد کو پہچاننے والا
محمدؐ التجائیں سننے والا، ماننے والا
محمدؐ آدمی کو آدمی گردانے والا
محمدؐ زور معبودان باطل توڑنے والا
محمدؐ حق سے رشتہ آدمی کا جوڑنے والا

یہ باتیں سن کر چچا اور جھنجھلایا۔ کہنے لگا اتار دے میرے کپڑے اور نکل جا میرے گھر سے۔ نوجوان عبدشمس کو بالکل ننگ دھڑنگ کر کے بازار میں نکال دیا۔ نوجوان بھاگا بھاگا ماں کے گھر گیا۔ بوڑھی ماں نے جب دیکھا کہ سترہ سال کا نوجوان بیٹا بالکل ننگا آ رہا ہے تو ماں جلدی سے اندر گھس گئی اور ایک پھٹا ہوا پرانا کمبل اٹھالائی کہ بیٹا جلدی سے ننگ ڈھانپ لو اور بتلاؤ ہوا کیا؟ تم تو چچا کے لاڈلے بیٹے تھے۔ نوجوان نے پورا واقعہ سنایا اور کہا اماں! میں تجھے بھی آخری ہی سلام کرنے آیا ہوں اور میں تو مدینہ منورہ جا رہا ہوں۔ بوڑھی ماں بولی بیٹا میں تو بوڑھی ہوں چل نہیں سکتی۔ ورنہ میں بھی تیرے ساتھ چلتی۔ تو مجھے بھی کلمہ پڑھاتا جا۔ ماں نے بھی کلمہ پڑھ لیا: اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ واشھد ان محمد عبدہ ورسولہ!

عبدشمس نے پرانے کمبل کے دو ٹکڑے کئے۔ ایک کا تہبند بنایا اور دوسرا کاندھوں پر ڈال لیا۔ لاٹھی ہاتھ میں لی اور مدینہ منورہ کی طرف ہجرت شروع کر دی۔ نہ کوئی سواری تھی، نہ توشہ، نہ پانی کا مشکیزہ تھا، نہ کوئی ساتھی وراہبر تھا۔ تن تنہا عبدشمس نے پیدل دوڑ لگا دی۔ دیکھتے ہی دیکھتے عبدشمس کو مدینہ کی پہاڑیاں نظر آنے لگیں۔ اب مدینہ شہر آ گیا۔ عبدشمس روتے ہوئے اور عاشقانہ اشعار پڑھتے ہوئے شہر میں داخل ہوئے۔ ظہر کا وقت ہو رہا تھا۔ سیدھے مسجد نبوی میں چلے گئے۔ جسم پر گرد وغبار تھا۔ کچھ تھکاوٹ سی بھی محسوس ہو رہی تھی۔ مسجد کے ایک کونے میں سہارا لگا کر بیٹھ گئے۔ اذان ہوئی تو سب سے پہلے مسجد شریف میں حضور نبی کریم ﷺ داخل ہوئے۔ جوں ہی نظر چہرہ نبوی ﷺ پر پڑی تو اٹھ کھڑے ہوئے اور آقا ﷺ کے پاؤں پر آنکھیں رکھ دیں۔ رونے لگے۔ آقا ﷺ نے بڑی ہی شفقت سے اٹھایا اور سینہ مبارک سے لگا کر گرد وغبار سے اٹے ہوئے چہرہ پر دست مبارک شفقت سے پھیرا اور ارشاد فرمایا: من انت ، من این جئت لم جئت! تو کون ہے؟ کہاں سے آیا۔ کیوں آیا؟۔

عبدشمس نے پورے کا پورا واقعہ سنایا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا نام کیا ہے۔ عرض کیا کہ میرا نام عبدشمس ہے (سورج کا بندہ) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آج سے تمہارا نام عبداللہ رکھ دیا اور تمہارا لقب ذوالبجادین یعنی دو کمبلوں والا رکھ دیا۔ عبداللہ! دیکھو تم میرے ہی مہمان ہو۔ میرے گھر رہا کرو۔ میرے ہی ساتھ کھانا کھایا کرو۔ رات کو میرے ہی دروازہ پر سویا کرو۔

چنانچہ عبداللہ نے دونوں ہاتھوں سے خوب نیکیاں سمیٹیں۔ رات کو جب لوگ سو جاتے تو عبداللہ اٹھتے وضو کر کے حجرہ مبارک کے دروازہ پر مصلی بچھا کر نوافل ادا کرتے اور بعد میں لا الہ الا اللہ کا ذکر خوب بلند آواز سے کرتے کہ مدینہ کی پہاڑیاں گونج جاتیں۔ ایک دن دربار نبویؐ میں حاضر تھے کہ حضرت عمرؓ حاضر خدمت ہوئے۔ عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! یہ نوجوان اس قدر زور سے ذکر کرتا ہے کہ رات کو بچوں کو سونے نہیں دیتا۔ اسے تنبیہ فرمادیں۔ ارشاد نبوی ﷺ ہوا کہ اے عمرؓ! اسے کچھ نہ کہو۔ اسے اس کی حالت پر چھوڑ دے۔ یہ تو اللہ کے عشق میں جلے کٹے لوگوں میں سے ہے۔

عبداللہ! نہ کسی سے بات کرتے اور نہ ہی کسی قسم کی مجالس میں شریک ہوتے۔ دن میں قرآن یاد کرتے

اور رات کو آفتاب نبوت کے دروازہ پر پہرہ دیتے اور ذکر کرتے۔ اتنے میں غزوہ تبوک کا اعلان ہوا۔ آقاﷺ نے بلایا۔ فرمایا عبداللہ! ہم تو تبوک جارہے ہیں۔ تمہارے پاس تو کوئی سواری اور کوئی سامان جنگ بھی نہیں ہے۔ کیا خیال ہے؟۔ عرض کیا کہ آقاﷺ کا ساتھ تو میں ایک منٹ کے لئے بھی نہیں چھوڑ سکتا۔ پیدل ہی ساتھ چلوں گا۔ آقاﷺ نے منظور فرمالیا۔ راستہ میں شہادت کی دعا کے لئے عرض کیا۔ ارشاد فرمایا کہ تم کیکر کی چھال لے آؤ۔ میں تمہارے بازو پر باندھ دوں گا۔ جب وہ چھال خشک ہو جائے گی تمہارا انتقال ہو جائے گا اور تم قیامت میں شہید اٹھائے جاؤ گے۔

چنانچہ حضرت عبداللہ حسب الارشاد کیکر کی چھال لے آئے۔ آقاﷺ نے بازو پر باندھ دی۔ چند دن بعد جب وہ خشک ہوگئی تو عبداللہ ذوالبجادینؓ کا انتقال ہوگیا۔ ابھی تبوک کا سفر جاری ہی تھا۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رات کا وقت تھا۔ جنگل میں رات کو فوج کا پڑاؤ تھا۔ میں نے دیکھا کہ ایک طرف چراغ روشن ہو رہا ہے۔ میں وہاں پہنچا تو میں نے دیکھا کہ ایک قبر تیار ہو رہی ہے۔ حضور نبی کریمﷺ اور بہت سے صحابہ کرامؓ موجود ہیں۔ حضور نبی کریمﷺ گورکن کو تاکید فرمارہے ہیں کہ ادھر سے درست کرو، ادھر سے درست کرو۔ جب قبر تیار ہوگئی تو خود حضور نبی کریمﷺ قبر میں اترے۔ صدیق اکبرؓ سے ارشاد فرمایا کہ عبداللہؓ کا جنازہ مجھے پکڑاؤ۔ جب حضرت صدیقؓ اور فاروقؓ جنازہ پکڑانے لگے تو ارشاد فرمایا کہ دیکھو اپنے ساتھی کو بہت ادب سے پکڑانا۔ جب قبر میں آقاﷺ نے اپنے ہاتھوں سے عبداللہؓ کی میت اتاردی اور اس پر مٹی ڈال کر قبر تیار ہوگئی تو آقاﷺ نے ہاتھ مبارک اٹھائے اور دعا کی کہ:

''اے اللہ! میں ان سے راضی تھا تو بھی اس سے راضی ہو جا۔ اے اللہ! تو عبداللہؓ سے اس طرح ملاقات کرنا کہ تو اس کی طرف دیکھ کر مسکرارہا ہو اور عبداللہؓ تیری طرف دیکھ کر مسکرارہا ہو۔''

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ہر ایک آدمی اس وقت یہ تمنا کررہا تھا کہ کاش یہ جنازہ میرا ہوتا۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون!

حضرت عبداللہ ذوالبجادینؓ اپنی ہجرت کا واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ جب میں مکہ سے چلا تھا تو سورج اچھی طرح نکل آیا تھا۔ یعنی کوئی آٹھ بجے کا وقت تھا اور میں ظہر سے قبل پونے تین سو میل کا سفر پیدل طے کر کے مدینہ منورہ پہنچ گیا تھا۔

اس طرح کے اور بہت سے واقعات ملتے ہیں کہ اللہ کریم! نے ان کے لئے زمین کو ہی گول کردیا کہ سفر بہت ہی مختصر کردیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی سچے عاشق نبوی بننے کی توفیق عطا فرمائیں۔

حضرت عبداللہ ذوالبجادینؓ جہاں روضہ پاکﷺ کے سامنے نوافل پڑھا کرتے تھے وہاں پر دروازہ بنا ہوا ہے جو کہ باب جبرائیل علیہ السلام کے برابر میں ہے۔ دروازہ بند ہے۔ اس پر لکھا ہوا ہے: ''ھذا باب عبداللہ ذوالبجادینؓ'' راقم نے زیارت کی ہے۔

حضرت امیر معاویہؓ کے فضائل ومناقب!

حضرت علامہ ابن حجر مکیؒ

کاتب وحی

منجملہ: ان کے یہ کہ حضرت معاویہؓ رسول خداﷺ کے کاتب تھے۔ جیسا کہ صحیح مسلم وغیرہ میں ثابت ہے اور ایک حدیث ''حسن'' میں وارد ہوا ہے کہ حضرت معاویہؓ نبیﷺ کے سامنے لکھا کرتے تھے۔ ابونعیمؒ نے کہا کہ حضرت معاویہؓ رسول خداﷺ کے کاتبوں میں سے تھے اور عمدہ کتابت کرتے تھے۔ فصیح اور بردبار اور باوقار تھے اور مدائنی نے کہا ہے کہ زید بن ثابتؓ کاتب وحی تھے اور حضرت معاویہؓ ان تحریرات کو لکھا کرتے تھے جو آنحضرتﷺ کے اور اہل عرب کے درمیان میں ہوتی تھیں۔ اس میں وحی غیر وحی سب شامل ہے۔ پس وہ رسول خداﷺ کے امین تھے۔ وحی الٰہی پر یہ رتبہ بلند ان کے لئے بس ہے۔

اسی وجہ سے قاضی عیاضؒ نے نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے معاذ ابن عمران سے پوچھا کہ عمرؒ بن عبدالعزیزؒ اور حضرت معاویہؓ میں کیا فرق تھا۔ معاذؒ کو یہ سن کر غصہ آ گیا اور انہوں نے کہا کہ نبیﷺ کے اصحاب پر کسی کا قیاس نہیں ہوسکتا۔ حضرت معاویہؓ آنحضرتﷺ کے صحابی تھے۔ آپﷺ کے سسرالی رشتہ دار تھے۔ آپﷺ کے کاتب تھے اور وحی الٰہی پر آپﷺ کے امین تھے۔

اسی طرح عبداللہؒ بن مبارک سے بھی منقول ہے جن کی جلالت اور امانت اور پیشوائی متفق علیہ ہے اور وہ علم فقہ اور ادب اور نحو اور لغت اور شعر اور فصاحت وشجاعت اور سخاوت وکرم کے جامع تھے۔ یہاں تک کہ اپنے مال تجارت سے ہر سال قاریان قرآن کو ایک لاکھ روپیہ دیا کرتے تھے اور ان کا زہد وورع وانصاف وشب بیداری اور کثرت حج وجہاد اور تجارت مشہور ہے۔ اپنے دوستوں وغیرہ کو بہت کچھ دیا کرتے تھے۔ کہا کرتے تھے کہ اگر پانچ آدمی نہ ہوتے تو میں ہرگز تجارت نہ کرتا۔ سفیان ثوریؒ، سفیان بن عیینہؒ، فضیلؒ بن عیاض، ابن سماکؒ اور ابن علیہؒ مرزوق۔ یہ لوگ علمائے باعمل اور آئمہ دین تھے۔ ان علماء کو ابن مبارکؒ بہت کچھ دیا کرتے تھے۔

حضرت معاویہؓ افضل یا عمر بن عبدالعزیز

انہیں ابن مبارک سے پوچھا گیا کہ اے ابوعبدالرحمٰن حضرت معاویہؓ افضل ہیں یا حضرت عمرؒ بن عبدالعزیزؒ؟۔ ابن مبارکؒ نے کہا خدا کی قسم وہ غبار جو حضرت معاویہؓ کے گھوڑے کی ناک میں رسول خداﷺ کے ہمراہ جاتا تھا عمرؒ بن عبدالعزیز سے ہزار درجہ افضل تھا۔ حضرت معاویہؓ نے رسول خداﷺ کے پیچھے نماز پڑھی تھی۔ حضورﷺ سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور حضرت معاویہؓ ربنالک الحمد کہتے تھے۔ اس عظیم الشان شرف سے بڑھ کر اور کیا بندگی ہوسکتی ہے۔ جب عبداللہ بن مبارکؒ جیسے شخص حضرت معاویہؓ کے متعلق ایسا کہتے ہیں کہ خود حضرت معاویہ بھی نہیں بلکہ ان کے گھوڑے کی ناک کا غبار عمرؒ بن عبدالعزیز سے ہزار درجہ افضل ہے تو اب کیا شبہ کسی معاند کو اور کیا اعتراض کسی غبی منکر کو باقی رہ سکتا ہے۔

فائدہ: ابن مبارکؒ کی کرامات میں سے ایک بات یہ ہے کہ ابن علیہؒ جن کی امامت وجلالت پر سب کا اتفاق ہے۔ ابن مبارک کے اجل تلامذہ میں تھے اور ابن مبارکؒ ان کو کچھ دیا کرتے تھے۔ جیسا اوپر بیان ہوا۔ مگر جب ابن علیہؒ نے ہارون رشید کے کہنے سے عہدہ قضا اختیار کر لیا تو ابن مبارکؒ نے ان سے ترک کلام کر دیا اور جو کچھ ان کو دیتے تھے بند کر دیا۔ ابن علیہؒ معذرت کرنے کے لئے آئے۔ مگر ابن مبارکؒ نے ان کی طرف کچھ توجہ نہ کی۔ حالانکہ پہلے ان کی بہت تعظیم کیا کرتے تھے۔ یہ محض اس لئے کہ عہدہ قضا کو اور اس کے انجام کو وہ برا سمجھتے تھے۔ پھر جب وہ چلے گئے تو ابن مبارکؒ نے یہ اشعار ان کو لکھ کر بھیجے:

یاجاعل العلم له بازیا
یصطا واموال السلاطین
احتلت للدنیا ولذاتها
بحیلة تذهب بالدین
فصرت مجنونابه بعد ما
کنت دواء للمجانین
این روایاتك فی سردها
لترك ابواب السلاطین
این روایاتك فیما معنی
عن ابن عوف وابن سیرین
ان قلت اکرهت فذا باطل
زل حمار العلم فی الطین

ترجمہ:...... اے بتانے والے علم کے باز۔ جس سے بادشاہوں کے مال شکار کرتا ہے۔ تو نے دنیا اور اس کی لذتوں کے حاصل کرنے کے لئے ایسی تدبیر نکالی جس سے دین جاتا رہے گا۔ اسی سبب سے مجنون ہو گیا۔ بعد اس کے کہ خود مجنونوں کی دوا تھا۔ وہ تیری روایتیں کہاں گئیں کہ بادشاہوں کے دروازے پر نہ جانا چاہئے۔ وہ تیری روایتیں کہاں گئیں جو اس سے پہلے تو ابن عوفؒ اور ابن سیرینؒ سے نقل کیا کرتا تھا۔ اگر تو کہے کہ میں مجبور کیا گیا تو یہ غلط ہے۔ بلکہ سچ یہ ہے کہ علم کا گدھا مٹی میں پھسل گیا۔

جب یہ اشعار ابن علیہؒ نے پڑھے تو بہت متاثر ہوئے اور سخت نادم ہوئے کہ میں نے عہدہ قضا کیوں اختیار کیا۔ اس کے بعد ہارون رشید کے پاس گئے اور بہت مبالغہ کے ساتھ استعفاء دیا۔ یہاں تک کہ ہارون رشید نے منظور کر لیا اور اللہ نے ان کو عہدہ قضا کی مصیبت سے نجات دی۔ اس وقت ابن مبارکؒ پھر ان کی تعظیم کرنے لگے جو کچھ دیتے تھے وہ دینے لگے۔

احیاء العلوم میں امام غزالیؒ نے لکھا ہے کہ ایک شخص نے ابن مبارک سے کہا کہ یہ میرا رقعہ فلاں شخص کو

دے دینا۔ ابن مبارکؒ نے کہا کہ میں اونٹ والے سے پوچھ لوں۔ کیونکہ مجھ سے اس رقعہ کی بابت کچھ طے نہیں ہوا تھا۔ امام غزالیؒ لکھتے ہیں کہ دیکھو ابن مبارکؒ نے فقہا کے قول کی طرف کہ ان باتوں میں تسامح جائز ہے کہ کچھ التفات نہ کیا اور ورع کے طریقہ پر عمل کیا۔

یہ حکایتیں میں نے اس لئے بیان کیں کہ تم سمجھ لو کہ جس شخص کا ورع وتقویٰ اس حد تک ہو کہ وہ اپنے اصحاب کے لئے عہدہ قضا کو جو خلافت کے بعد تمام دینی عہدوں سے افضل ہے جائز نہ سمجھتا ہو۔ وہ کیونکر حضرت معاویہؓ اور عمرؒ بن عبدالعزیز کے متعلق بے دلیل ایسی بات کہہ دے گا اور کیونکر ان کی اس قدر فضیلت بیان کرنے کی جرأت کرے گا۔ پس اگر اس مقام پر کوئی ایسی بات نہ ہوتی جس نے ان کو اس کہنے پر مجبور کیا تو وہ ہرگز ایسا نہ کہتے اور اگر وہ یہ نہ سمجھتے کہ ایسا کہنا نہایت ضروری ہے تو وہ ہرگز اس خطرہ میں نہ پڑتے۔ پس اے برادر! ہوش میں رہ اور اپنے ذہن کو لغویات سے محفوظ رکھنا۔ تاکہ تو ہدایت پائے۔ اس کو غنیمت سمجھو۔

حضرت معاویہؓ ہادی ومہدی

اور منجملہ ان کے حضرت معاویہؓ کے فضائل میں ایک بڑی روشن حدیث وہ ہے کہ جس کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے کہ رسول خدا ﷺ نے حضرت معاویہؓ کے لئے دعا مانگی کہ یا اللہ ان کو ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنادے۔ پس صادق ومصدوق کی اس دعا پر غور کرو اور اس بات کو بھی سمجھو کہ آنحضرت ﷺ کی وہ دعائیں جو آپ ﷺ نے اپنی امت خصوصاً اپنے صحابہ کرامؓ کے لئے مانگی ہیں مقبول ہیں تو تم کو یقین ہو جائے گا کہ یہ دعا جو آپ ﷺ نے حضرت معاویہؓ کے لئے مانگی مقبول ہوئی اور اللہ نے ان کو ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنادیا اور جو شخص ان دونوں صفتوں کا جامع ہو اس کی نسبت کیونکر وہ باتیں خیال کی جاسکتی ہیں جو باطل پرست معاند بکتے ہیں۔ معاذ اللہ رسول خدا ﷺ کی ایسی جامع دعا جو تمام مراتب دنیا وآخرت کو شامل ہو اور تمام نقائص سے پاک کرنے والی ہو ایسے ہی شخص کے لئے کریں گے جس کو آپ نے سمجھ لیا ہوگا کہ وہ اس کا اہل ہے اور مستحق ہے۔

اگر تم کہو کہ یہ دونوں الفاظ یعنی ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ مترادف یا متلازم ہیں۔ پس نبی ﷺ نے یہ دونوں الفاظ کیوں کہے تو میں جواب دوں گا کہ ان دونوں لفظوں میں نہ ترادف ہے نہ تلازم۔ کیونکہ انسان کبھی خود ہدایت یافتہ ہوتا ہے مگر دوسروں کو اس سے ہدایت نہیں ملتی۔ یہ حال ان عارفین کا ہے جنہوں نے سیاحت یا گوشہ نشینی اختیار کر لی ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ دوسرے تو اس سے ہدایت پاتے ہیں مگر خود ہدایت یافتہ نہیں ہوتا۔ یہ حال اکثر واعظین کا ہے کہ جنہوں نے بندوں کے معاملات کو درست رکھا ہے اور خدا کے معاملات کو درست نہیں کیا۔ میں نے بہت سے واعظ ایسے دیکھے ہیں جن کو خدا کی کچھ پرواہ نہیں۔ یہ لوگ چاہے جس جنگل میں ہلاک ہو جائیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا بھی ہے کہ اللہ کبھی اس دین کی مدد بدکار آدمی سے بھی کرادیتا ہے۔ اس لئے رسول خدا ﷺ نے حضرت معاویہؓ کے لئے ان دونوں عظیم الشان مرتبوں کے حصول کی دعا مانگی۔ تاکہ وہ خود بھی ہدایت یافتہ ہو جائیں اور دوسروں کو بھی ہدایت کریں۔

حضرت معاویہؓ کے جنتی ہونے کی غیبی بشارت

منجملہ ان کے فضائل کے ایک روایت وہ ہے کہ عوفؓ بن مالکؓ ایک دن مقام اریحا کی مسجد میں قیلولہ کررہے تھے۔ یکایک ان کی آنکھ کھلی تو انہوں نے دیکھا کہ ایک شیر چلا آرہا ہے۔ انہوں نے اپنے ہتھیار اٹھائے۔ شیر نے کہا ٹھہرو میں تمہارے ہی پاس بھیجا گیا ہوں۔ ایک پیغام تمہارے متعلق بیان کرتا ہوں۔ عوفؓ بن مالکؓ کہتے ہیں کہ میں نے شیر سے پوچھا کہ تجھے کس نے بھیجا ہے۔ شیر نے کہا اللہ نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ تاکہ تم حضرت معاویہؓ کو خبر کردو کہ وہ اہل جنت میں سے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ حضرت معاویہؓ کون؟۔ شیر نے کہا کہ ابوسفیان کے بیٹے۔ یہ بات کچھ بعید نہیں ہے۔ شیر کا ان سے کلام کرنا بطور کرامت کے ہے اور کرامت کا وقوع ممکن ہے۔ البتہ معتزلہ اس کے منکر ہیں۔ حضرت معاویہؓ کے جنتی ہونے کے بہت سے دلائل ہیں اور اگر کوئی دلیل سوا اس کے نہ ہوتی کہ حضورﷺ نے ان کے لئے دعا مانگی کہ ہدایت کرنے والے اور ہدایت یافتہ ہوجائیں تو بھی کافی تھا۔ الغرض اس روایت میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جس پر کسی قسم کا اعتراض ہوسکے۔

حضرت معاویہؓ کے حلم وسخاوت کی شہادت

منجملہ فضائل کے وہ حدیث ہے جس کو حافظ حرثؒ بن اسامہ نے روایت کیا ہے کہ آنحضرتﷺ نے فرمایا ابوبکرؓ میری امت میں سب سے زیادہ رحم دل اور رقیق القلب ہیں۔ بعد اس کے آپ نے بقیہ خلفائے اربعہ کے مناقب بیان کئے اور ان میں حضرت معاویہؓ کا بھی ذکر کیا۔ فرمایا کہ معاویہؓ بن ابی سفیانؓ میری امت میں سب سے زیادہ حلیم اور سخی ہیں۔

ان دونوں عظیم الشان وصفوں کو جو آنحضرتﷺ نے ان کی ذات میں بیان کئے ہیں غور سے دیکھو تو تم کو معلوم ہوجائے گا کہ وہ ان دونوں وصفوں کے ذریعہ کمال کے مرتبہ اعلیٰ کو پہنچ گئے تھے جو کسی دوسرے کو نصیب نہیں ہوا۔ کیونکہ حلم اور جود یہ دو صفتیں ایسی ہیں کہ تمام خطوط وشہوات نفس کو مٹادیتی ہیں۔ اس لئے کہ تکلیف اور شدت غضب کے وقت وہی شخص حلم کرسکتا ہے جس کے دل میں ذرہ برابر غرور اور خط نفس باقی نہ ہو۔

اسی وجہ سے ایک شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہﷺ مجھے کچھ وصیت فرمایئے۔ حضورﷺ نے فرمایا کہ کبھی غصہ نہ کرنا۔ وہ شخص بار بار آپﷺ سے کہتا رہا کہ مجھے کچھ وصیت فرمایئے اور حضورﷺ ہر بار یہی فرماتے رہے کہ کبھی غصہ نہ کرنا۔ معلوم ہوا کہ جب کوئی شخص غصہ کے شر سے بچ جائے گا تو وہ نفس کی دوسری خباثتوں سے بھی بچ جائے گا اور جو شخص نفس کی خباثتوں سے بچ جائے اس میں تمام نیکیاں جمع ہوں گی۔

اسی طرح سخاوت کا حال ہے۔ تمام گناہوں کا سرچشمہ محبت دنیا ہے۔ جیسا کہ حدیث میں وارد ہوا ہے۔ پس جس شخص کو اللہ تعالیٰ محبت دنیا سے بچائے اور سخاوت کی صفت اس کو عطا کرے تو سمجھ لینا چاہئے کہ اس کے دل میں ذرہ برابر حسد نہیں ہے۔ نہ وہ کسی فانی چیز کی طرف ملتفت ہوکر دنیا وآخرت کی نیکیوں کو برباد کرسکتا ہے اور جب کسی کا قلب ان دونوں آفتوں سے پاک ہو یعنی غضب اور بخل سے جو سرچشمہ تمام نقائص اور خباثتوں کے ہیں تو وہ

شخص تمام کمالات اور نیکیوں کے ساتھ آراستہ اور تمام برائیوں سے پاک ہوگا۔ پس آنحضرت ﷺ کے اس فرمانے سے کہ معاویہؓ حلیم اور سخی ہیں۔ وہ تمام فضائل جو میں نے بیان کئے حضرت معاویہؓ کی ذات میں ثابت ہوگئے۔ اب وہ باتیں جو اہل بدعت وجہالت بیان کرتے ہیں کسی طرح قابل قبول نہیں ہوسکتیں۔

حضرت معاویہؓ راز دار رسول ﷺ

منجملہ: فضائل حضرت معاویہؓ کے ایک حدیث یہ ہے کہ جس کو ملا علی قاریؒ نے اپنی سیرت میں روایت کیا ہے اور ان سے محب طبری نے ریاض النضرہ میں نقل کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں سب سے یادہ رحیم ابوبکرؓ ہیں اور دین کی باتوں میں سب سے زیادہ قوی عمرؓ ہیں اور حیاء میں سب سے زیادہ عثمانؓ ہیں اور علم قضا میں سب سے زیادہ علیؓ ہیں اور ہر نبی کے کچھ حواری ہوتے ہیں اور میرے حواری طلحہؓ وزبیرؓ ہیں اور جہاں کہیں سعدؓ بن ابی وقاص ہوں تو حق انہیں کی طرف ہوگا اور سعیدؓ بن زید ان دس آدمیوں میں ایک شخص ہیں جو رحمٰن کے محبوب ہیں اور عبدالرحمٰن بن عوفؓ رحمٰن کے تاجروں میں سے ہیں اور ابوعبیدہؓ بن الجراح اللہ اور رسول ﷺ کے امین ہیں اور میرے راز دار معاویہؓ بن ابی سفیان ہیں۔

پس جو شخص ان لوگوں سے محبت کرے گا وہ نجات پائے گا اور جو ان سے بغض رکھے گا وہ ہلاک ہوگا۔ دیکھو اس حدیث میں حضرت معاویہؓ کا کیسا وصف بیان کیا گیا ہے جو ان کے کاتب وحی ہونے کے متعلق ہے۔ غور کروگے تو سمجھ لوگے کہ حضرت معاویہؓ کی عزت آنحضرت ﷺ کے یہاں بہت تھی۔ کیونکہ انسان اپنا راز دار اسی کو بناتا ہے جو تمام کمالات کا جامع اور خیانت سے بری ہو اور یہ اعلیٰ درجہ کی منقبت اور بڑی فضیلت ہے۔

ابوالبشر سے سید البشر ﷺ تک

کائنات کا ذرہ ذرہ اور ابوالبشر علیہ السلام کا وجود اطہر حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو مٹی کی ایک خاص مقدار سے پیدا فرمایا۔ جس میں پوری زمین کے اجزا شامل کئے گئے۔ یہی وجہ ہے کہ اولاد آدم رنگ وروپ اخلاق وعادات میں ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ کوئی کالا کوئی گورا۔ کوئی سرخ کوئی سخت اور کوئی نرم۔ کوئی پاکیزہ خصلت کوئی خبیث الطبع ہوتا ہے۔

(مظہری بروایت ابن عدی بسند حسن معارف القرآن ج۳ ص۲۷۹)

اللہ رب العزت کا دوست

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے تھے کہ جو شخص اپنی معلومات دینیہ پر عمل کرتا ہے وہ بے شک اللہ کا دوست ہے۔ جس درجہ کا عمل ہوگا۔ اسی مرتبہ کی دوستی ہوگی۔ (احوال الصادقین ص۱۲)

’’قال رسول اللہ ﷺ یا اباذر اوّل الانبیاء آدم واخدھم محمد (کنزالعمال ص۱۴۰ ج۲)‘‘ ترجمہ:...... ’’آپ ﷺ نے فرمایا اے ابوذرؓ سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور سب سے آخری نبی محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔‘‘

کام کی باتیں!

مولانا مفتی عاشق الٰہیؒ

فرمایا کہ دنیا میں آئے دنیا کے لئے نہیں آئے۔ آخرت بنانے اور آخرت کی کمائی کرنے کے لئے دنیا میں آنا ہوا۔ نہ اپنے اختیار سے آئے۔ نہ اپنے اختیار میں جینا ہے۔ نہ اپنے اختیار میں مرنا ہے۔ سورۃ الذاریات میں فرمایا گیا ہے کہ:''وماخلقت الجن والانس الا لیعبدون ''ترجمہ:......''اور میں نے جن اور انسان کو صرف اس لئے پیدا کیا کہ میری عبادت کریں۔''

معلوم ہوا کہ انسان کا سب سے بڑا کام اللہ تعالیٰ کی عبادت میں لگنا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ماأوحی الی ان اکون من التاجرین وانما اوحی الی واعبد ربك حتیٰ یأتیك الیقین ''ترجمہ:......''میری طرف یہ وحی نہیں کی گئی کہ میں تاجروں میں سے ہو جاؤں۔ میری طرف یہ وحی کی گئی ہے کہ موت آنے تک اپنے رب کی عبادت کروں۔''

فرمایا کہ جسے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ کی شان خالقیت و مالکیت کو پہچانا اور مخلوق میں اللہ تعالیٰ کی تصرفات کو دیکھا خود اپنی پیدائش اور حیات اور حالات پر نظر ڈالی اور اپنی محتاجگی کا احساس ہوا اسے تو ظاہراً و باطناً اللہ تعالیٰ کی طرف ہی متوجہ ہونا پڑتا ہے۔ ایسے لوگ بقدر ضرورت حلال روزی بھی کماتے ہیں۔ لیکن توجہ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف رہتی ہے۔ سورۃ النور میں فرمایا گیا ہے کہ:''رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ ''ترجمہ:......''یعنی ایسے لوگ جنہیں تجارت اور بیع اللہ کی یاد سے اور نماز قائم کرنے سے اور زکوٰۃ ادا کرنے سے غافل نہیں کرتی۔''

ان لوگوں کی مزید تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ:''یخافون یوما تتقلب فیه القلوب والابصار ''ترجمہ:......''یہ لوگ اس دن سے ڈرتے ہیں جس دن دل اور آنکھیں الٹ پلٹ ہوں گے۔''

معلوم ہوا کہ دنیا کماتے ہوئے بھی دل کا رخ اللہ تعالیٰ کی طرف ہو اور اللہ کی یاد سے دل معمور رہے۔ ساتھ ہی فکر آخرت بھی دامن گیر ہو۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے غافل ہونا مومن کا کام نہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ:

''کان یذکر اللہ فی کل احیانه ''ترجمہ:......''رسول اللہ ﷺ ہر وقت اللہ کو یاد کرتے تھے۔''

فرمایا کہ ذکر اللہ صرف یہی نہیں ہے کہ زبان سے ذکر کرے۔ بلکہ زبان سے بھی ذکر کرے اور دل میں بھی اللہ کی یاد بسائے۔ جن اعمال اور اشغال میں لگا ہو ان میں احکام اسلامیہ کی پابندی کرے۔ دنیا کی محبت اور دنیا زیادہ حاصل کرنے اور جمع کرنے کی محبت احکام شرعیہ کی پابندی نہیں کرنے دیتی۔ بہت سے لوگ نمازی بھی ہیں۔ لیکن پیسہ کمانے میں حرام حلال کی تمیز نہیں کرتے جو بہت بڑا خسارہ ہے۔

فرمایا کہ ایک جگہ امام صاحب نے نماز پڑھائی۔ رکعتوں کی گنتی بھول گئے۔ سلام پھیر کر مقتدیوں سے پوچھا کہ کتنی رکعت نماز ہوئی؟۔ حاضرین میں اختلاف ہوگیا۔ ان میں سے ایک شخص بولا کہ جناب عالی تین رکعتیں

ہوئی ہیں۔ امام صاحب نے دریافت کیا کہ تو یقین سے کہتا ہے۔ کہنے لگا ہاں۔ مجھے یقین ہے اور وجہ اس کی یہ ہے کہ میری چار دکانیں ہیں۔ ہر رکعت میں ایک دکان کا حساب لگاتا ہوں۔ ابھی تک تین دکانوں کا میں نے حساب لگایا ہے۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ تین ہی رکعتیں ہوئی ہیں۔ دیکھو جب عین نماز میں دوکاندار کا یہ حال ہے تو خارج نماز خالص دنیا کی مشغولیت میں کیا حال ہوگا؟۔

فرمایا کہ حدیث شریف میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے اختیار دیا گیا کہ سیدھا سادھا بندہ ہوکر زندگی گزاروں یا نبوت کے ساتھ بادشاہت بھی اختیار کرلوں۔ میں نے عرض کیا کہ یا اللہ میں بندہ ہوکر زندگی گزارنا چاہتا ہوں۔ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ اس کے بعد آپ ﷺ تکیہ لگا کر کھانا نہیں کھاتے تھے اور فرماتے تھے کہ: ''میں کھاتا ہوں جیسے غلام کھاتا ہے اور بیٹھتا ہوں جیسے غلام بیٹھتا ہے۔''

نیز آپ ﷺ نے فرمایا کہ: ''اے عائشہؓ! اگر میں چاہوں تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلیں۔'' چونکہ آپ ﷺ نے مالداری والی زندگی کو پسند نہیں فرمایا اس لئے آپ ﷺ کے گھروں میں تین تین دنوں تک آگ نہیں جلتی تھی۔ فاقوں کی نوبت آجاتی تھی۔ چونکہ آپ ﷺ کا فقر اختیاری تھا اس لئے بطور معجزہ بھی ہمیشہ کھانے کی چیزوں میں اضافہ نہیں ہوتا تھا۔

ایک مرتبہ آپ ﷺ کو بھوک نے پریشان کیا۔ آپ ﷺ ابوبکرؓ وعمرؓ کے ساتھ ایک انصاری صحابیؓ کے گھر تشریف لے گئے۔ یہ دونوں حضرات بھی فاقہ سے تھے۔ جن صحابیؓ کے گھر گئے وہ بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے: ''ما احد الیوم اکرم اضیافامنا'' کہ آج مہمانوں کے اعتبار سے ہم سے بڑھ کر شرف وفضیلت کے اعتبار سے کوئی نہیں۔ صاحب خانہ نے بکری ذبح کی۔ کھجوریں پیش کیں۔ ماحضر تناول فرمانے کے بعد حضرت ابوبکرؓ وحضرت عمرؓ کو خطاب کر کے فرمایا کہ اپنے گھروں سے بھوکے نکلے تھے۔ اللہ جل شانہ نے کھلایا۔ نعمت عطا فرمائی۔ اس نعمت کے بارے میں قیامت کے دن تم سے سوال ہوگا۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۶۸، از مسلم)

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ کسی کا حق واجب نہیں ہے۔ وہ جس کو چاہے دے۔ جتنا چاہے دے اور بندے احکام کے مکلف ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی عطا فرمودہ نعمتوں کو صحیح استعمال کریں۔ احکام شرعیہ کے مطابق خرچ کریں۔ اسراف بھی نہ ہو تقتیر (کنجوسی) بھی نہ ہو۔ حلال چیزیں کھائیں۔ اپنے اوپر اور اپنے اہل وعیال پر خرچ کریں۔ دیگر اقرباء اور مساکین پر بھی خرچ کریں۔ لیکن سب کچھ اللہ کے لئے ہو۔ ریاکاری، دکھلاوا، شہرت طلبی، تعریف کی امید نہ ہو۔

فرمایا کہ کھانے پینے کے علاوہ تیسری اہم ضرورت کپڑا پہننے کی ہے۔ اس کے بارے میں بھی احکام شرعیہ کے مطابق چلنا ضروری ہے۔ مثلاً عورتیں پردہ کریں۔ پردہ والا لباس پہنیں۔ باریک کپڑے نہ پہنیں۔ مرد ٹخنوں سے نیچے کوئی بھی کپڑا نہ پہنیں۔ نہ کرتا نہ پاجامہ۔

حدیث شریف میں ارشاد ہے کہ: ''ما اسفل من الکعبین فی النار'' جو کپڑا ٹخنوں سے نیچا ہوگا وہ دوزخ میں لے جانے والا ہے۔

آج کل ٹخنوں سے نیچے کپڑے پہننے کا مرض بہت عام ہے۔ دیکھو حدیث شریف میں کس قدر وعید شدید ہے۔ اس سب کے باوجود عموماً لوگوں میں ٹخنے سے نیچے پہننے کا رواج ہے۔ اس میں مخلیہ یعنی اتراواپن ہے اور اس میں عزت سمجھتے ہیں اور لوگوں کی اس بات سے ڈرتے ہیں کہ یہ شخص ایسا ہے کہ اس کے ٹخنے بھی ڈھکے ہوئے نہیں۔ لوگوں کا مزاج یہ بن گیا ہے کہ انسانوں کی خواہش کے مطابق چلنا چاہتے ہیں۔ نہ احکام اسلامیہ کی پرواکرتے ہیں نہ آخرت کے دن پیش آنے والی مشکلات اور عذاب کی وعیدوں کا خیال کرتے ہیں۔ کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں۔ لیکن ان کی مسلمانی ایسی ہی چالو قسم کی ہے۔

فرمایا کہ شاید کوئی شخص یوں کہے کہ جب مال ہم نے کمایا ہے تو ہمارا مال ہے۔ ہم جیسے چاہیں خرچ کریں۔ جسم بھی ہمارا ہے جیسے چاہیں اور جو چاہیں کھائیں پئیں اور پہنیں۔ ارے نادانو! تم خود اپنے نہیں ہو۔ تم تو اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہو۔ اس کی مخلوق بھی ہو مملوک بھی ہو۔ جو خالق و مالک ہے اسے ہر طرح اختیار ہے۔ اپنی مخلوق کو جو چیز استعمال کرنے اور جس طرح استعمال کرنے کی اجازت دی ہے اس کی خلاف ورزی گناہ ہے۔ مال کمانے کی قوت اللہ تعالیٰ نے دی۔ آنکھیں دیں۔ ہاتھ پاؤں دیئے۔ ہوش گوش سے نوازا۔ لہٰذا اسی کے حکم کے مطابق چلنا لازم ہے۔ دیکھو دنیا میں ماں باپ بچوں کو کھلاتے پلاتے ہیں۔ اگر کوئی بچہ نافرمانی کرے تو اسے کہتے ہیں کہ ہم نے تجھے اسی دن کے لئے پالا تھا۔ جب ماں باپ کی نافرمانی بری بات ہے جو مالک مجازی ہیں تو مالک حقیقی کی نافرمانی کتنی بری ہوگی۔ وما یتذکر الا من ینیب!

آئمہ اربعہؒ کی پیدائش اور وفات!

نام	پیدائش	وفات	کل عمر
امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ	۸۰ ہجری	۱۵۰ ہجری	۷۰
امام مالک رحمتہ اللہ علیہ	۹۰ ہجری	۱۷۹ ہجری	۸۹
امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ	۱۵۰ ہجری	۲۰۴ ہجری	۵۴
امام احمد رحمتہ اللہ علیہ	۱۶۴ ہجری	۲۴۱ ہجری	۷۷

تاریخ نعمان یکن (۸۰) سلیف (۱۵۰) سطا (۷۰)

ومالك في (۹۰) قطع (۱۷۹) جوف (۸۹) ضبطا

والشافعي صين (۱۵۰) ببر (۲۰٤) ند (٥٤)

واحمد بسبق (۱٦٤) أمر (۲٤۱) جعد (۷۷)

فاحسب على ترتيب نظم الشعر

ميلادهم فموتهم كالعمر

(ردالمحتار علی درالمختار ج۱ ص۴۹)

علمی معجزے کا امتیاز!

سید شمشاد حسین

دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کو عملی معجزے دیئے گئے تھے اور حضور ﷺ کو عملی معجزات کے ساتھ ساتھ یہ علمی معجزہ بھی دیا گیا۔ عمل کی خاصیت یہ ہے کہ عامل جب دنیا سے رخصت ہوتا ہے اس کا عمل بھی ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن علم کی خاصیت یہ ہے کہ عالم دنیا سے اٹھ جائے تو بھی اس کا علم باقی رہتا ہے۔

تو نبی کریم ﷺ کے عملی معجزات آپ ﷺ کی ذات کے ساتھ ختم ہو گئے۔ لیکن علمی معجزہ قرآن کریم جو آج تک باقی ہے تو جس دعوے کی دلیل آج موجود ہے وہ دعویٰ آج بھی ثابت ہے۔ اس لئے حضور ﷺ کی نبوت کو آج بھی پیش کیا جاسکتا ہے۔ اگر کوئی دلیل مانگے تو معجزہ پیش کر دیں گے اور وہ قرآنی معجزہ ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اگر یہ کہا جائے کہ آج ان کی نبوت پر ایمان لے آؤ اور دلیل مانگی جائے تو نہ عصائے موسیٰ ہے، نہ ید بیضاء ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات میں آج نہ احیائے موتی ہے نہ ابراء اکمہ ولا ابرص ہے۔ جس کا قرآن کریم نے ذکر کیا ہے۔ حضرت شعیب علیہ السلام کی نبوت کو پیش کیا جائے تو ان کی نبوت کی کوئی دلیل موجود نہیں۔ لیکن اگر نبی کریم ﷺ کی نبوت کو پیش کیا جائے اور دلیل کا مطالبہ ہو تو یہ دلیل موجود ہے۔ یہ معجزہ کلامی اور علمی ہے جو عالم کے دنیا سے اٹھنے کے بعد ختم نہیں ہوا۔ بلکہ آج بھی بدستور موجود ہے۔ اس لئے حضور ﷺ کی شریعت ابدی ہے جو قیامت تک باقی رہے گی۔ اس لئے کہ اس کی دلیل قائم ہے۔ غرض اور انبیاء علیہم السلام کی نبوتیں حق ہیں اور اپنے اپنے زمانے میں سچی ہیں۔ مگر آج ان کے دلائل عالم وجود میں نہیں ہیں۔ لیکن حضور ﷺ کی نبوت کی دلیل آج دنیا میں موجود ہے۔ اس لئے نبوت قائم ہے اور اس کے بارے میں چیلنج کیا جاسکتا ہے۔ اس لئے کہا جائے گا کہ قرآن کی وجہ سے یہ نبوت دائمی اور ابدی ہے۔ اب کوئی نبی آنے والا نہیں ہے۔ تو خاتم النبیین ﷺ کی نبوت چونکہ قیامت تک باقی رکھنی تھی۔ اس لئے دلیل نبوت وہ دی گئی جو باقی رہ سکے۔ ختم نہ ہونے پائے اور وہ علمی معجزہ ہے۔

خاتم الانبیاء ﷺ کے معجزات کا تفوق

اگر عیسیٰ علیہ السلام کو احیائے موتی کا معجزہ دیا گیا کہ ان کے ارشاد سے مردے زندہ ہوتے تھے۔ تو نبی کریم ﷺ کے ہاتھ پر استوانہ خانہ کو زندگی عطاء کی گئی۔ اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عصا اور ید بیضاء عطاء کیا گیا کہ ہاتھ روشن ہوتا تھا تو حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے صحابی جن کا نام غالباً حضرت حنیفہؓ ہے۔ وہ جنگل میں جارہے تھے۔ سخت اندھیرا تھا راستہ ملتا نہیں تھا۔ حق تعالیٰ سے دعاء کی کہ یا اللہ راستے کی کیا صورت ہو! کس طرح سے مجھے راہ ملے۔ حدیث میں ہے کہ ان کی لاٹھی اس طرح سے روشن کر دی گئی کہ پورے جنگل میں روشنی پھیلی اور راہ نظر آنے لگی۔

کونڈوں کی حقیقت!

مولانا محمد عبداللہ

حضرت امیر المومنین سیدنا معاویہؓ جلیل القدر صحابی اور کاتب وحی تھے۔ فتح مکہ کے وقت آپ نے اسلام کا اعلان کیا تھا۔ حنین اور طائف کی لڑائیوں میں جناب رسول کریم ﷺ کے ساتھ شریک رہے۔ جناب رسول کریم ﷺ نے آپ کے حق میں دعائیں فرمائیں اور بشارتیں دیں۔ بخاری شریف میں ہے کہ جناب رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''اول جیش من امتی یغزون البحر قد اوجبوا'' ترجمہ:...... ''میری امت کا پہلا لشکر جو بحری جنگ لڑے گا اس نے اپنے لئے جنت کو واجب کرلیا۔'' حضرت ام حرامؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ کیا میں اس لشکر میں ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ آپ اس لشکر میں ہوں گی۔ تاریخ کی تمام معتبر کتابیں شاہد ہیں کہ اسلام کا سب سے پہلا بحری لشکر حضرت معاویہؓ لے کر قبرص گئے تھے اور قبرص کو فتح کیا تھا۔ یہ ۲۷ ہجری کا زمانہ تھا۔ حضرت ام حرامؓ بھی اپنے شوہر عبادہ بن صامتؓ کے ساتھ اس لشکر میں شریک ہوکر قبرص میں تشریف لے گئیں اور وہیں قبرص میں ان کی وفات ہوئی۔ حضرت معاویہؓ جب پوری اسلامی سلطنت کے فرمانروا ہوئے تو حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ اور اس دور کے تمام صحابہ کرامؓ نے آپ کی بیعت کی تھی۔ ۲۲/رجب ۶۰ ہجری کو حضرت معاویہؓ کی وفات ہوئی۔

چودھویں صدی ہجری کا تیسرا عشرہ تھا کہ بعض معاندین نے آپ کی وفات کی خوشی میں کونڈے بھرنے کی رسم ایجاد کی۔ اس رسم کی شرعی حیثیت سے اہل سنت عوام کو آگاہ کرنے کے لئے ہم دو فتوے پیش کررہے ہیں۔ جو ہم نے مولانا محمود الحسن بدایوانی کی کتاب سے نقل کئے ہیں۔ ایک شیعہ کتب خانہ کی مطبوعہ جنتری ہمارے سامنے ہے جس میں ۲۲/رجب کی معلومات کے خانہ میں ''روز مرگ معاویہ'' لکھا ہے اور حضرت معاویہؓ کے مبارک نام کے ساتھ رضی اللہ عنہ کی بجائے نہایت نازیبا الفاظ کا مخفف درج ہے اور تاریخ ہائے نیک وبد کے خانہ میں نیک کا لفظ لکھا ہے۔

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ۲۲/رجب کو اکثر جگہ کونڈوں کا رواج ہے۔ ان کے متعلق کیا حکم ہے؟۔ امید ہے کہ شریعت کے مطابق اس رسم کی اصلیت تفصیل سے بیان فرماکر مسلمان اہل سنت والجماعت کی رہنمائی فرمائیں گے۔ بینوا توجروا!

فتویٰ

الجواب وهو الموفق للصواب! کونڈوں کی مروجہ رسم مذہب اہل سنت والجماعت میں محض بے اصل، خلاف شرع اور بدعت محدثہ ممنوعہ ہے۔ کیونکہ نہ نبی کریم ﷺ سے اس کا ثبوت ہے۔ نہ صحابہ کرامؓ وتابعینؒ سے اور نہ آئمہ اسلام سے منقول ہے۔ یہ بھی ہے کہ مخالفین ومعاندین صحابہ کرامؓ کی ایجاد ہے۔ کیونکہ نہ ۲۲/رجب

جناب جعفر صادقؒ کی تاریخ پیدائش ہے اور نہ ہی ان کی تاریخ وفات ہے۔ ان کی ولادت ۷؍رمضان ۸۰ ہجری یا ۸۶ ہجری میں ہوئی اور وفات شوال ۱۴۸ ہجری میں۔ اس تاریخ (۲۲؍رجب) کو حضرت جعفر صادقؒ سے کیا خاص مناسبت ہے۔ پھر تخصیص اس کی ان سے کیا ہے۔ ہاں! ۲۲؍رجب کاتب وحی امیر المومنین حضرت معاویہؓ کی تاریخ وفات ہے۔ (دیکھو تاریخ طبری، البدایہ والنہایہ، ابن کثیر ذکر وفات حضرت معاویہؓ)

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس رسم کو محض پردہ پوشی کے لئے حضرت جعفر صادقؒ کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ ورنہ یہ تقریب درحقیقت حضرت امیر معاویہؓ کی وفات کی خوشی میں منائی جاتی ہے۔ جس وقت یہ رسم لکھنؤ میں ایجاد ہوئی اہل سنت والجماعت کا غلبہ تھا۔ اس لئے یہ اہتمام کیا گیا کہ شیرینی بطور حصہ غیر اعلانیہ تقسیم کی جائے۔ تاکہ راز فاش نہ ہوسکے۔ دشمنان حضرت امیر معاویہؓ خاموشی کے ساتھ ایک دوسرے کے ہاں شیرینی کھالیں۔ جہاں اس کو رکھا گیا ہے اور اس طرح اپنی خوشی اور مسرت ایک دوسرے پر ظاہر کریں۔ جب اس کا چرچا ہوا اور راز طشت ازبام ہونے لگا تو اس کو حضرت جعفر صادقؒ کی طرف منسوب کر کے اور ایک لغو روایت گھڑ کر یہ تہمت حضرت جعفر صادقؒ پر لگائی کہ انہوں نے خود تاریخ ۲۲؍رجب میں اپنی فاتحہ کا حکم دیا ہے۔ حالانکہ یہ سب من گھڑت باتیں ہیں۔

لہٰذا برادران اہل اسلام والجماعت کو اس لغو رسم سے دور رہنا چاہئے اور اپنے دوسرے بھائیوں کو اس رسم کے پاس پھٹکنے نہ دیں۔ نہ خود اس رسم کو بجالائیں اور نہ اس میں شرکت کر کے دشمنان حضرت امیر معاویہؓ کی خوشی میں شریک ہوکر گناہ کبیرہ کے مرتکب ہوں۔ فقط: واللہ اعلم وعلمہ اتم!

احقر العباد محمد صابر نائب مفتی دارالعلوم کراچی نمبر ا، نانک واڑہ

الجواب صحیح: (۱)...... مفتی محمد شفیع غفرلہ دارالعلوم کراچی نمبر ا نانک واڑہ۔ (۲)...... مولانا احتشام الحق تھانوی دارالافتاء، مدرسہ اشرفیہ جیکب لائن کراچی۔ (۳)...... مفتی ولی حسن ٹونکی غفرلہ مفتی مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی نمبر ۵۔ (۴)...... رعایت اللہ غفرلہ ناظم دارالعلوم کراچی نمبر ا۔ (۵)...... مولانا محمد اکمل غفرلہ دارالافتاء مدرسہ اشرفیہ جیکب لائن کراچی۔ (۶)...... مولانا محمد متین الخطیب۔ (۷)...... سید عبدالغفار غفرلہ خطیب لال مسجد بمبئی بازار کراچی۔

الجواب:

۱...... یہ حکایت (لکڑ ہارے والی) بالکل بے اصل اور سراپا غلط ہے جو کسی مفتری اور کذاب کی گھڑی ہوئی ہے۔ اس پر آشوب زمانے میں ایسے دجاجلہ کا وجود کوئی تعجب انگیز بات نہیں ہے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ ہوشیار رہیں اور اس فتنے سے بچیں۔

۲...... اللہ تبارک وتعالیٰ کے سوا اس کی مخلوق میں سے (عام اس سے کوئی امام وقت ہو یا مجدد اور ولی کامل) کسی کو مشکل کشا اور حاجت روا سمجھنا اور اس نیت سے اس کی فاتحہ دینا، کونڈے بھرنا، ان سے مرادیں مانگنا یہ کھلا ہوا شرک ہے۔ اس میں کسی قسم کی تاویل کی بھی گنجائش نہیں ہے۔ نفع ونقصان ہر حالت میں اللہ تعالیٰ ہی سے

رجوع کرنا چاہئے۔ کلام اللہ میں فرمایا گیا ہے کہ:''وان یمسسك اللّٰه بضر فلا کاشف له الا هو وان یمسسك بخیر فهو علیٰ کل شئی قدیر ۰ انعام رکوع ۲ پ ۷ ''ترجمہ:...... ''اور اگر اللہ تم کو کوئی تکلیف پہنچائے تو سوائے اس کے کوئی رد نہیں کر سکتا اور اگر تم کو فائدہ پہنچائے تو وہ ہر بات پر قادر ہے۔''

غیر اللہ سے مراد اور منت مانگنا شرک ہے۔

۳...... جس طرح اس فعل کے مرتکب عاصی (گنہگار) ہیں۔ اسی طرح اس میں شرکت کرنے والے بھی گنہگار ہیں۔

۴...... امام جعفرؒ کی شان تو ارفع و اعلیٰ ہے۔ کوئی ادنیٰ مسلمان بھی ایسی لغو و لایعنی بات نہیں کر سکتا جو بدعت اور شرک کو مستلزم ہو۔ یہ سب افتراء محض ہے جو مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے گھڑا گیا ہے۔ فقط!

احقر سید محمد مبارک علی غفرلہ مدرسہ مصباح العلوم بریلی ۱۰؍رجب ۱۳۴۹ھ

مولانا محمد یاسین صاحب مہتمم دارالعلوم سرائے خام بریلی اور مولانا عبدالرحمٰن صاحب نے بھی اس فتویٰ کی تصدیق فرما کر دستخط کئے۔

بریلوی مکتب فکر کے معروف مدرسہ انوارالعلوم ملتان کے مفتی مولانا مفتی غلام مصطفیٰ رضوی نے ایک استفتاء کے جواب میں مندرجہ ذیل فتویٰ تحریر فرمایا۔

الجواب!

حضرت امام جعفر صادقؒ کے ایصال ثواب کے لئے کوئی چیز پکا کر تقسیم کرنا جائز ہے۔ چاہے وہ رجب المرجب بھی ہو یا کسی اور ماہ میں۔ لیکن ۲۲؍رجب کے تعین کے ساتھ جن رسوم کو ادا کیا جاتا ہے اس کی شرعی کوئی حیثیت نہیں۔ بلکہ محض باطل روایات کی بنیاد پر ایک رسم پڑ گئی ہے۔ واللہ اعلم!

مفتی غلام مصطفیٰ رضوی ایم اے اسلامیات/عربی فقہ و قانون

(بشکریہ انوار مدینہ مارچ ۱۹۸۷ء)

دونوں مرزے عورتوں کے عاشق

دوران سفر کسی عالم سے ایک قادیانی نے پوچھا کہ:''مرزا کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟۔'' وہ عالم سوچنے لگے کہ اب اس شخص کو کس حکمت سے جواب دیا جائے کہ یہ بات کو اچھی طرح سمجھ سکے۔ ایک دیہاتی بھی ساتھ والی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا اور وہ بھی اس صورت حال کو دیکھ رہا تھا۔ اس نے مولانا صاحب کو سوچ میں مستغرق دیکھ کر کہا کہ:''جناب میں اس کا جواب دیتا ہوں۔'' پھر اس قادیانی سے پوچھا کہ:''اے بھائی! تم کس مرزا کے بارے میں پوچھ رہے ہو۔'' قادیانی نے بڑے تعجب سے کہا کہ کیا تم مرزا صاحب کو نہیں جانتے۔ وہ تو بڑے مشہور ہیں۔ دیہاتی نے جواب دیا کہ:''دو مرزے بڑے مشہور تھے۔ ایک محمدی بیگم کا عاشق تھا اور دوسرا صاحباں کا عاشق۔ دونوں عورتوں کے عاشق تھے اور بڑے مشہور تھے۔ مجھے کیا پتہ کہ تو کس کے بارے میں پوچھ رہا ہے۔''

تذکرۃ الاکابر!

حافظ محمد طیب

حضرت مولانا عبدالخالق غجدوانی رحمتہ اللہ علیہ سلسلہ خواجگان کے پیر حلقہ ہیں۔ حضرت امام مالکؒ کی اولاد میں سے ہیں۔ والدہ ماجدہ سلطان روم کی نسل سے ہیں۔ آپ کے والد بزرگوار کا نام عبدالجلیل تھا جو امام کبریٰ اور اولیاء عظمٰی میں سے تھے۔ آپ کے والد صاحب کو حضرت خضر نے بشارت دی کہ تمہارے گھر میں ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ اس کا نام عبدالخالق رکھنا۔ ہم اس کو اپنی فرزندی میں لے لیں گے۔ آپ بخارا کے متصل قصبہ غجدوان میں پیدا ہوئے۔ حضرت خواجہ رحمتہ اللہ علیہ کے بھائی حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانی رحمتہ اللہ علیہ کو آپ کی تربیت کے واسطے وصیت فرمائی۔ چنانچہ آپ کے پیر سبق حضرت خضر اور پیر صحبت وخرقہ وخلافت حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانی رحمتہ اللہ علیہ تھے۔

ہمارے سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ میں حضرت رحمت اللعالمین نبی کریم ﷺ سے آپ کی دسویں کڑی بنتی ہے اور ہمارے مرشد حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم العالیہ کے انتیسویں روحانی مربی ہیں۔ ذیل میں وہ وصیت اختصار کے ساتھ درج کی جاتی ہے جو آپ نے اپنے فرزندار جمند اولیاء کبیر قدس سرہ کو بیان فرمائی۔

حضرت خواجہ قدس سرہ نے اپنے فرزندار جمند کو چند باتوں کی وصیت فرمائی جو کہ تمام طالبان حق کے لئے معرفت کا خزانہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ:

اے فرزند! تقویٰ کو اپنی خصلت بناؤ۔ وظائف اور عبادات پر مضبوطی سے مداومت کرو اور اپنے حالات کا محاسبہ کرو۔ خدائے پاک سے ڈرتے رہو اور خدائے بزرگ وبرتر اور اس کے رسول ﷺ کے حقوق ادا کرو اور ماں باپ کے بھی۔ ان خصلتوں کے اختیار کرنے سے رضائے حق تعالیٰ سے مشرف ہو جاؤ گے۔ حق تعالیٰ کے احکام کو نگاہ میں رکھو کہ وہ تمہارا محافظ ہے۔ قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہو۔ خواہ دیکھ کر یا زبانی بلند آواز سے ہو یا آہستہ۔ علم کی طلب سے ذرا بھی دور مت ہو۔ علم فقہ وحدیث سیکھو اور جاہل صوفیوں کے نزدیک بھی نہ جاؤ اور ع الناس سے دور رہو۔ کیونکہ وہ راہ دین کے چور ہیں۔ مذہب اہل سنت وجماعت کے پابند رہو۔ آئمہ سلف مذہب پر قائم رہو۔ کیونکہ نئی نئی باتیں بعد میں پیدا ہوئی ہیں۔ وہ گمراہی سے خالی نہیں۔ نوجوان عورتوں، مالداروں اور اہل بدعت کے صحبت سے دور رہو۔ کیونکہ یہ تمہارے دین کو برباد کر دیں گے۔ دو روٹی مل جائیں تو ان پر قناعت کرو۔ فقرا کی صحبت اختیار کرو اور ہمیشہ خلوت پسندی اختیار کرو۔ روزی حلال کھاؤ۔ کیونکہ حلال روزی خیر وبہتری کی کنجی ہے اور حرام سے پرہیز کرو۔ ورنہ حق تعالیٰ سے دوری ہو جائے گی۔ دین پر قائم رہو۔ تاکہ کل روز قیامت میں دوزخ کی آگ تم کو نہ جلائے۔ حلال کی کمائی کا کپڑا پہنو۔ تاکہ عبادت میں حلاوت پاؤ۔ رات اور دن میں بہت عبادت کیا کرو۔ نماز باجماعت ادا کرو۔ اگرچہ تم مؤذن وامام نہیں۔ ضمانتوں میں اپنا نام مت لکھاؤ۔ عدالتوں اور کچہریوں میں مت پھرو اور لوگوں کی وصیتوں میں دخل نہ دو۔ مخلوق سے ایسا بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہیں۔ گم نامی

اختیار کرو کہ تمہارا مذہب برباد نہ ہو۔ سفر اختیار کرو کہ تمہارا نفس ذلیل نہ ہو۔ کسی کے مذمت کرنے سے غمگین مت ہو اور کسی کی تعریف پر مغرور مت ہو۔ مخلوق کے ساتھ اچھے اخلاق سے معاملہ کرو چاہے نیک ہو یا بد۔

ہر حال میں باادب رہو۔ تمام مخلوقات پر رحم کھاؤ۔ قہقہہ مار کر مت ہنسو۔ قہقہہ کی ہنسی دل کو بند کرتی ہے اور دل کو مردہ کر دیتی ہے۔ سردار دو جہاں ﷺ فرماتے ہیں کہ جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تم بھی جان لو تو تھوڑا ہنسو گے اور بہت روؤ گے۔ خدائے پاک کے عذابوں سے بے خوف مت رہو اور رحمت الٰہی سے ناامید نہ ہو اور خوف و رجاء کی حالت میں زندگی گزارو کہ سالکوں کا حال یہ ہوتا ہے کہ کبھی وہ خوف میں رہتے ہیں اور کبھی امید میں۔ موت کو بہت یاد کرو۔ طالب ریاست مت بنو۔ جو شخص طالب ریاست ہوا اس کو طریقت کا سالک نہیں کہا جا سکتا۔ اکثر روزہ دار رہو۔ کیونکہ روزہ نفس کو توڑتا ہے۔ فکر میں پاکیزہ اور پرہیزگار رہو۔ سبک بار اور دیانت دار اور راہ خدا میں تقویٰ فکر اور علم سے ثابت قدم رہو۔ جان و مال سے فقراء کی خدمت کرو اور ان کا دل راضی رکھو اور ان کی پیروی کرو اور ان کے راستہ کو یاد رکھو اور ان میں سے کسی کا انکار مت کرو۔ سوائے ان چیزوں کے جو خلاف شرع ہوں۔ اگر فقراء کا انکار کرو گے تو ہرگز نجات نہ پاؤ گے۔ لوگوں سے کوئی چیز مت مانگو اور اپنے لئے کوئی چیز محفوظ مت رکھو۔ اللہ تعالیٰ کے وعدے پر بھروسہ رکھو۔ کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے انسان میں ہر روز تم کو روزی پہنچاتا ہوں تو اپنے آپ کو رنج مت دے۔

مقام توکل میں قدم رکھو کہ حق سبحان وتعالیٰ فرماتا ہے کہ: ’’ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ ‘‘ ترجمہ:...... ’’جو شخص اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے کافی ہے۔‘‘

پس یقین رکھو کہ رزق تقسیم کیا ہوا ہے۔ جواں مرد بنو جو کچھ حق تعالیٰ نے تم کو دیا ہے اس کو تم مخلوق خدا پر خرچ کرو۔ بخل وحسد سے دور رہو۔ کیونکہ بخیل اور حاسد کل بروز قیامت دوزخ میں جائیں گے۔ اپنے ظاہر کو آراستہ مت کرو کہ ظاہر کی آرائش باطن کی ویرانی ہے۔ حق تعالیٰ کے وعدوں پر بھروسہ کرو اور تمام خلائق سے ناامید ہو جاؤ اور ان سے صحبت مت رکھو۔ حق بات کہو۔ کسی سے نہ ڈرو۔ اپنے نفس کی حفاظت کرو کہ اس کو اصلاح پر لا سکو۔ اپنے نفس کی عزت مت کرو اور ان چیزوں کی طلب سے جن کے بغیر کام چل سکے زبان بند کرو۔ مخلوق کو ہمیشہ نصیحت کرو۔ کھانا اور پینا کم کرو۔ ہرگز بغیر شدید ضرورت کے کوئی چیز مت کھاؤ۔ بلاضرورت باتیں نہ کرو۔ جب تک نیند غلبہ نہ کرے مت سوؤ اور پھر جلدی اٹھو۔ مجالس سماع میں مت بیٹھو کہ سماع سے نفاق پیدا ہوتا ہے۔ سماع کا انکار بھی مت کرو۔ کیونکہ بہت سے بزرگوں نے اسے سنا ہے۔ نماز روزہ میں مشغول ہونا بہتر ہے۔ چاہے کہ تمہارا دل ہمیشہ غمگین رہے اور تمہارا بدن نماز میں مصروف رہے اور تمہارے عمل میں خلوص ہو۔ تمہاری دعا مجاہدہ ہو اور تمہارا کپڑا پرانا اور تمہارے دوست درویش ہوں۔ تمہارا گھر مسجد ہو۔ تمہارا مال فقہ کی کتابیں ہوں۔ تمہاری آرائش زہد ہو اور تمہارا مونس اللہ تعالیٰ۔ کسی شخص سے اس وقت تک بھائی بندی مت کرو جب تک یہ عادتیں اس میں نہ دیکھ لو۔ اول یہ کہ وہ فقر کو تونگری پر ترجیح نہ دے۔ دوسرے یہ کہ علم کو دنیا کے سب کاموں سے اچھا سمجھے۔ تیسرے یہ کہ راہ خدا کی ذلت کو عزت پر فوقیت دے۔ چوتھے یہ کہ علم باطنی اور ظاہری سے آراستہ ہو۔ پانچویں یہ کہ مرنے کے لئے تیار ہو۔

اے فرزند! کہیں دنیا تجھ کو دھوکہ نہ دے دے۔ کیونکہ ایک نہ ایک دن، دن ہو یا رات، دنیا سے سفر کرنا پڑے گا۔ تجھ کو چاہئے کہ خلوت میں تنہا اور خوف خدا تعالیٰ سے شکستہ دل رہو۔ تاکہ کرامت میں مستغرق رہ سکو۔ دنیا میں زندگی مسافرانہ گزارو اور دنیا سے ایسے جاؤ کہ تم نہ جانو کہ قیامت میں تم کس جماعت میں محشور ہوگے۔

اے فرزند! ان نصیحتوں کو خوب یاد کرلو اور عمل کرلو۔ جس طرح کہ میں نے اپنے پیرومرشد سے یاد کی ہیں اور عمل کیا۔ اگر تم یاد کروگے اور عمل کروگے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ تمہاری دنیا وآخرت میں نگہبانی فرمائے گا۔ جن باتوں کا میں نے ذکر کیا ہے اگر یہ کسی سالک راہ خدا میں پیدا ہوجائیں تو اس کی بزرگی مسلم ہوجائے گی اور جو شخص اس کی پیروی کرے گا اپنے مقصود ومطلوب کو پہنچ جائے گا۔ یہ بزرگی کا مرتبہ ہر شخص کو نصیب نہیں ہوتا۔ خواجہ اولیاء کبیر قدس سرہ جو حضرت خواجہ کے فرزند ارجمند اور اکابر خلفاء میں سے ہیں فرماتے ہیں کہ جس وقت آپ مجھ کو یہ وصیتیں فرمارہے تھے تو میرا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور آپ کا ہاتھ میرے ہاتھ میں تھا۔

انتقال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پنوعاقل کے سابق امیر حضرت مولانا پیر فاروق احمد صاحب ہالیجوئیؒ کی والدہ ماجدہ طویل علالت کے بعد انتقال کرگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحومہ جنید الزمان، شیخ المشائخ حضرت اقدس مولانا حماد اللہ ہالیجوی نور اللہ مرقدہ کی صاحبزادی، خانقاہ ہالیجی شریف کے ثانی سجادہ نشین قطب الاقطاب حضرت اقدس مولانا حافظ محمود اسعد ہالیجوی نور اللہ مرقدہ کی ہمشیرہ اور خانقاہ شریف کے موجودہ سجادہ نشین مخدوم المشائخ حضرت اقدس مولانا سائیں عبدالصمد صاحب ہالیجوی دامت برکاتہم العالیہ امیر جمعیت علماء اسلام صوبہ سندھ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صوبہ سندھ کے امیر فاتح مرزائیت حضرت اقدس علامہ احمد میاں حمادی صاحب مدظلہ العالی ٹنڈوآدم والوں کی پھوپھی تھیں۔ مرحومہ کی عمر ایک سو سال سے زائد تھی۔ تاہم اتنی عمر رسیدہ اور علیل ہونے کے باوجود آخری وقت تک فرض نماز کے ساتھ ساتھ تہجد دیگر نوافل اور تسبیحات کبھی ترک نہ کیں۔ یہ سب ان کی خاندانی نسبت کے انوارات تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقامات عطاء فرمائے۔ پسماندگان کو صبر جمیل عطاء فرمائے۔ قارئین لولاک سے بھی دعائے مغفرت کی اپیل کی جاتی ہے۔

اظہار تعزیت

گذشتہ دنوں ضلع قصور کے قصبہ کھڑ یپڑ ہتھار مدرسہ ختم نبوت کے بانی انتقال کر گئے۔ عالمی مجلس کے راہنماؤں کارکنوں نے جنازہ میں شرکت کی۔ اسی طرح ایک اجلاس قاری مشتاق احمد، قاری حبیب اللہ قادری، حکیم خوشی محمد، قاری محمد طاہر، قاری سیف اللہ رحیمی اور قاری شاہ محمد، میاں محمد معصوم انصاری، حاجی شبیر احمد مغل، مولانا عبدالرزاق مجاہد، قاری عبدالسبحان کے علاوہ کافی حضرات نے شرکت کی۔ اسی طرح اوکاڑہ میں جامع مسجد مائی والی اوکاڑہ کے امام خطیب جناب قاری غلام نبی چشتی انتقال کر گئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے مولانا عبدالرزاق مجاہد نے شرکت کی اور لواحقین سے تعزیت کا اظہار کیا۔ اللہ رب العزت مرحومین کو جوار رحمت میں جگہ نصیب فرمائے۔

میں نے احمدیت (مرزائیت) کو کیوں ترک کیا؟

ڈاکٹر اسماعیل اے بی بیلوگن نائیجیریا

میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے ہرگز احمدیت یا اس کے پیروکاروں سے کوئی ذاتی عناد نہیں ہے۔ میں دل سے یہ بات مانتا ہوں کہ اپنے دین اور ایمان کے بارے میں ہر انسان انفرادی طور پر اپنے رب کے سامنے جواب دہ ہے۔ میرا بنیادی مقصد یہاں واضح الفاظ میں یہ اعلان کرنا ہے کہ میرے علم کے مطابق احمدیت اسلام نہیں ہے۔ یہ بات کہنا اس لئے ضروری ہے کہ نائیجیریا میں احمدیت کے ایک پیروکار کو میں نے بار بار یہ کہتے سنا کہ: ''میرے (ڈاکٹر اسماعیل کے) احمدی ہونے کی وجہ سے انہوں نے احمدیت قبول کی تھی۔''

لہٰذا جب مجھے احمدیت کی حقیقت معلوم ہوگئی تو یہ بات میرے لئے ایک بھاری ذمہ داری بن گئی اور میری یہ تحریر اسی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کی ایک کوشش ہے۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے ہدایت سے نوازا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ: ''(اے نبی!) انسانوں کو دانائی (وحی والہام ربانی جو قرآن وحدیث کی صورت میں ہے) اور خوش گفتاری سے دین کی دعوت دیجئے اور ان سے اچھے طریقے سے بحث کیجئے۔ بے شک آپ ﷺ کا رب سب سے زیادہ جانتا ہے کہ کون گمراہ اور کون ہدایت یافتہ ہے۔ (النحل:۱۶،۱۲۵)

اس تحریر سے میرا مقصد احمدیت کے بارے میں حقیقت حال سے واقفیت کے خواہاں حضرات کو صحیح صورت حال سے آگاہ کرنا ہے کہ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی رحمت سے حق بات سمجھنے کی توفیق عطا کردے اور انہیں سیدھا راستہ دکھادے۔ ایسے لوگوں کے لئے میری یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں سمجھ عطا کرنے اور سیدھا راستہ دکھانے کے بعد غلط راستہ ترک کرنے کی بھی ہمت عطا کردے۔ تاکہ وہ گمراہی کے راستے پر مزید آگے نہ جاسکیں۔

ارشاد الٰہی ہے کہ: ''اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جس کو اللہ کی آیات (ثبوت، شہادتیں، اسباق، علامات، الہامات وغیرہ) یاد دلائی جائیں تو وہ ان سے منہ پھیر لے؟۔ بے شک ہم مجرموں سے انتقام لینے والے ہیں۔'' (السجدہ:۳۲،۲۱)

مزید ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ: ''(اے محمد ﷺ!) کہہ دیجئے کہ کیا ہم تمہیں بتائیں کہ بہ اعتبار اعمال کے سب سے زیادہ خسارے میں کون لوگ ہیں؟ وہ لوگ جن کی اس دنیا میں تمام محنت ضائع ہوگئی۔ اگرچہ وہ سمجھ رہے ہیں کہ وہ بہت اچھے اعمال کررہے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کی آیات اور اس سے ملاقات کے منکر ہیں۔ لہٰذا ان کے اعمال ضائع ہوگئے اور یوم حساب ہم ان کو کوئی وزن نہیں دیں گے۔ ان کا صلہ جہنم ہوگا۔ کیونکہ انہوں نے کفر اختیار کیا اور میری آیات اور میرے رسولوں کا مذاق اڑایا۔'' (الکہف:۱۶،۱۰۳،۱۰۶)

مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکاروں کے خلاف ایک عالمگیر تحریک کا آغاز ہوچکا ہے۔ ہندوستان کے باسی مرزا قادیانی نے 1908ء میں وفات سے قبل اپنی ذات اور اپنے پیروکاروں کو عام لوگوں سے ممیز کرنے کے لئے اپنے مذہب کا نام احمدیت رکھا تھا۔ یہ تحریک بنیادی طور پر ان مسلمانوں کی ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ احمدی خفیہ طور پر

اسلام کا لبادہ اوڑھ کر ان کے حقوق پر قبضہ جمانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں یہ جدوجہد زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔ کیونکہ احمدیت کا ضرر دنیا بھر میں سب سے زیادہ شدت کے ساتھ پاکستان ہی میں محسوس کیا جارہا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں احمدیت صرف لوگوں کے دین ہی نہیں بلکہ سیاست پر بھی اثر انداز ہورہی ہے۔ جیسا کہ پاکستان کے مکمل نام ''اسلامی جمہوریہ پاکستان'' ہی سے ظاہر ہے کہ یہ ملک اسلام کی بنیاد پر تخلیق کیا گیا ہے۔ لہٰذا اس کے آئین میں دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ یہ شرط بھی رکھی گئی ہے کہ ملک کا سب سے بڑا سیاسی اور انتظامی سربراہ صرف مسلمان ہی بن سکتا ہے۔ آئین میں یہ حکم مذہبی تعصب کی بنا پر نہیں رکھا گیا۔ بلکہ اس کا اصل مقصد پاکستان کے ریاستی یا سرکاری دین اسلام کے مفادات کا تحفظ ہے۔

یہ شق بلاشبہ پاکستان کی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کے لئے اور اس بنا پر رکھی گئی ہے کہ پاکستانی مسلمان روز اول ہی سے اپنی حکومت سے پرزور مطالبہ کرتے چلے آرہے ہیں کہ احمدیوں کو اقلیت (بلکہ کافر و مرتد) قرار دیا جائے اور انہیں ان دوسری تمام اقلیتوں میں شامل کیا جائے جن میں سے کوئی بھی فرد اس ملک کا صدر یا وزیراعظم نہیں بن سکتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دنیا بھر میں مسلمانوں کی بھاری اکثریت احمدیت کو اسلام کا حصہ سمجھتی ہے نہ احمدیوں کو مسلمان تسلیم کرتی ہے۔ آیئے احمدیت (مرزائیت) کے خلاف دنیا بھر کے مسلمانوں کے موقف کا تجزیہ کریں:

بچپن میں مجھے احمدی واعظین اور مبلغین کا احترام کرنا سکھایا گیا تھا جو ہماری سرگرمیوں کے منتظم اور رہنما سمجھے جاتے تھے۔ جب یہ مبلغین ہمارے بزرگوں کے پاس آکر نوجوان نسل سے بات کرتے ہیں تو ہم ان کی ہر بات کو حق سمجھ کر تسلیم کر لیتے۔ کیونکہ ہمیں ان پر مکمل اعتماد کرنا سکھایا گیا تھا۔ ان کی تبلیغ ہمارے لئے قابل قبول تھی اور ہم نیک نیتی سے ان کے دلائل قبول کر لیتے تھے۔ وہ اپنے دعوؤں کے ثبوت میں اسلامی کتابوں کے حوالے پیش کرتے تھے اور مزید تحقیق کے بغیر ہم ان حوالوں کو من وعن قبول کر لیتے تھے۔ کیونکہ ہمیں ان مبلغین پر بھروسا تھا۔

ان کا طریق کار ہمیں راسخ العقیدہ مسلمانوں سے بیزار کرنا تھا۔ ان مبلغین کا دعویٰ یہ تھا کہ وہ احمدیت کے نام سے ہمیں اصل اسلام سے آگاہ کررہے ہیں۔ وہ اکثر ہم پر یہ واضح کرنے کی کوشش کرتے تھے کہ تقسیم ہند سے پہلے پورے ہندوستان میں اور بعد ازاں پاکستان میں ان کی جو بھرپور مخالفت کی جارہی ہے یہی ان کے سچا ہونے کا قطعی ثبوت ہے۔ کیونکہ بہرصورت کسی بھی نبی کو اپنے شہر یا ملک میں فوری طور پر سچا نہیں سمجھا جاتا۔ ہمیں یہ دلیل بھی قابل قبول لگتی۔ لہٰذا ہم مکمل اعتماد کے ساتھ ان مبلغین کی پیروی کیا کرتے تھے۔ اسی اعتماد کے ساتھ میں نے اکتوبر 1972ء میں احمدیہ یوتھ کانفرنس سے خطاب کیا تھا۔ بعد میں کچھ واقعات نے مجھے احمدیت کے مسلمہ دعاوی پر نظر ثانی اور ان کے حوالہ جات کی تحقیق پر مجبور کر دیا۔

میرا مقصد دراصل یہ تھا کہ احمدیت کی روز افزوں مخالفت کے پیش نظر میں خود کو مضبوط دلائل سے آراستہ کراوں۔ ایک یونیورسٹی سکالر کی حیثیت سے میں جانتا تھا کہ احمدیت کی حمایت میں میرا اعلان اسلامی مصادر کے مصدقہ حوالے سے مزین ہونا چاہئے۔ تاہم احمدی مبلغین کے کتابی حوالوں کی حد تک میری تحقیق کے نتائج مایوس کن نکلے اور مکمل غور وخوض اور تحقیق کے بعد میں اللہ تعالیٰ اور تمام انسانوں کو گواہ بنا کر یہ اعلان کرتا ہوں کہ احمدیت کے

مبلغین اپنے اکثر پیروکاروں کی جہالت سے فائدہ اٹھا کر دنیا کو گمراہ کر رہے ہیں۔ کئی صورتوں میں وہ ایسے مصنفین کے حوالے پیش کرتے ہیں جو احمدیت کے سخت مخالف ہیں۔ مگر وہ یہ حوالے اس چالاکی سے پیش کرتے ہیں کہ ایسے لگتا ہے جیسے وہ مصنفین احمدیت کے حامی ہیں۔

حوالہ جات کی اصل کتب کے مطالعے ہی سے یہ پتہ چلتا ہے کہ جس تناظر میں احمدی مبلغین نے یہ حوالے پیش کئے ہیں ان کتابوں کے مصنفین کا نظریہ تو اس کے بالکل برعکس ہے۔ اس تحقیق ہی سے حق کے متلاشی کو یہ پتہ چل سکتا ہے کہ پاکستانی احمدی دنیا کو کس طرح دھوکہ دے رہے ہیں۔ مثال کے طور پر مرزا قادیانی کے دعوائے نبوت کے حق میں وہ سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے مروی نبی اکرم ﷺ کی یہ حدیث اکثر دلیل کے طور پر استعمال کرتے ہیں کہ:

''کہہ دیجئے کہ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ مگر یہ نہ کہیے کہ آپ کے بعد کوئی اور نبی نہیں۔''

یہاں یہ وضاحت کر دینا ضروری ہے کہ نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کی زوجہ مطہرہ سے منسوب یہ حدیث بخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ، ترمذی اور نسائی میں سے کسی بھی کتاب میں موجود نہیں اور نہ موطا امام مالک اور مسند احمد میں کہیں اس کا ذکر ہے۔ مشکوٰۃ المصابیح بھی اس حدیث سے خالی ہے جو کہ مندرجہ بالا کتب احادیث میں سے منتخب احادیث کا مستند مجموعہ ہے۔

بہرصورت سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے منسوب یہ حدیث من گھڑت اور بے بنیاد ہے (قادیانی اس کو بھی ادھورا بیان کرتے ہیں) مگر چونکہ احمدی اسے بہت زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ لہٰذا آیئے اس کے مقابلے میں مستند احادیث کو دیکھیں۔ یاد رہے کہ احمدی اس حدیث کا حوالہ یہ ثابت کرنے کے لئے دیتے ہیں کہ ''خاتم النبیین'' کے معنی وقت کے لحاظ سے آخری نبی نہیں (بلکہ ان کے نزدیک خاتم النبیین کا مطلب ''نبیوں کی مہر'' ہے جس کی تصدیق کے ساتھ اور نبی آتے رہیں گے)۔ خاتم النبیین کے صحیح مفہوم کی وضاحت فرماتے ہوئے نبی اکرم ﷺ نے یہ مثال بیان فرمائی:

''میری اور مجھ سے پہلے دوسرے انبیاء علیہم السلام کی مثال ایسی ہے جیسے ایک آدمی نے بہت حسین وجمیل محل بنایا۔ مگر کسی کونے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی۔ لوگ وہاں کا چکر لگاتے تو یہ عمارت انہیں حیرت زدہ کر دیتی اور وہ کہتے اگر تو یہاں ایک اینٹ لگا دیتا تو تیری عمارت مکمل ہو جاتی۔ پھر سیدنا محمد ﷺ نے فرمایا میں ہی وہ اینٹ ہوں کہ سلسلہ نبوت میرے آنے سے مکمل اور ختم ہو گیا۔'' (صحیح مسلم رقم ۲۲۸۶)

مذکورہ بالا حدیث رسول اللہ ﷺ سے جسے تمام محدثین نے صحیح شمار کیا ہے۔ یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ آپ ﷺ کو یہ یقین تھا کہ خاتم النبیین کا مفہوم آپ ﷺ کو سب سے افضل اور سب سے آخری نبی ہی ثابت کرتا ہے اور اس کے مطابق آپ ﷺ کے بعد کوئی اور نبی (بحیثیت نبی) دنیا میں نہیں آ سکتا۔ قرآن حکیم نے اسی لئے آپ کا کوئی بیٹا نہ ہونے کا خاص طور پر ذکر کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: ''محمد (ﷺ) تم میں سے کسی مرد کے والد نہیں مگر وہ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں اور اللہ ہر بات سے باخبر ہے۔'' (الاحزاب:۲۲، ۴۰)

مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی ثابت کرنے کے جنون میں احمدیہ مشن کے لوگ حیرت انگیز اور شرمناک انداز میں قرآن حکیم کی بعض آیات کے مفہوم کو بھی توڑ مروڑ کر اپنے مطالب کے مطابق پیش کرتے ہیں۔ اس قسم کی توڑ

پھوڑ کی ایک مثال ان کا قرآن حکیم کی اس آیت کا ترجمہ ہے۔ وہ کہتے ہیں: ’’اور جو کوئی اللہ اور رسول ﷺ کا حکم مانے۔‘‘ (النساء:۵،۶۹)

وہ قرآن کے الفاظ (والرسول) کا ترجمہ ’’اور اس کے اس رسول‘‘ کا کرتے ہیں۔ حالانکہ اس کا اصل مفہوم ہر لحاظ سے ’’اور اس کے رسول‘‘ بنتا ہے۔ اس کا مفہوم کوئی اور نہیں ہوسکتا۔ احمدیوں کا ترجمہ قرآن حکیم کے متن سے مطابقت نہیں رکھتا۔ کیونکہ وہ یہاں لفظ (ھذا) ’’اس‘‘ کا اضافہ کرتے ہیں۔ حالانکہ متن میں لفظ (ھذا) موجود نہیں۔ احمدی مشن کی اس معنوی تحریف پر عقلی اعتبار سے غور کیا جائے تو یہ ظاہر ہو جاتا ہے کہ وہ قرآن حکیم کے متن میں لفظ (ھذا) کا اضافہ کر کے اپنا مطلب نکالنا چاہتے ہیں جو کہ اسلامی نقطہ نظر سے ایک سنگین جرم ہے۔ اگر احمدیہ مشن کے قرآن مجید کا ترجمہ صرف انگریزی ہی میں شائع ہو تو اس میں بہت سی باتیں قرآن کریم کے اصل عربی متن سے مختلف ہوں گی۔ کیا اب وقت نہیں آ گیا کہ نائیجیریا اور افریقہ کے مسلمان جو احمدیہ مشن کا ساتھ دے رہے ہیں اگر وہ اسلام سے (واقعی) مخلص ہیں تو اپنی اس رفاقت پر غور کریں۔ کیونکہ احمدیوں کا اسلام وہ اسلام نہیں جو نبی اکرم ﷺ دنیا میں لے کر آئے۔ احمدیہ مشن نے اس آیت کے پہلے حصے میں تحریف کر کے اسے اپنے مقصد کے مطابق بنالیا۔ پوری آیت کا ترجمہ یوں ہے: ’’جو لوگ اللہ اور (اس کے) رسول کی اطاعت کرتے ہیں وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں سے نوازا ہے۔ یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین۔ یہ بلحاظ رفاقت بہترین لوگ ہیں۔‘‘ (النساء:۵،۶۹)

اس آیت کے مفہوم میں غلط بیانی کر کے قادیانی یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی اطاعت کر کے کوئی انسان درجہ نبوت تک پہنچ سکتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ:

’’رسول کریم ﷺ کے بعد جو انبیاء علیہ السلام آئیں گے ان کے لئے رسول کریم ﷺ کی شریعت یعنی احکام قرآن وحدیث کی اطاعت لازم ہے۔ کیونکہ انہیں روحانیت کا یہ مقام آپ ﷺ کی اطاعت ہی کے سبب ملے گا۔ اس کے بغیر نہیں۔ اس کا مطلب بالآخر یہی بنتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ ہی ضابطہ حیات یعنی قرآن لے کر آنے والے آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ کے قوانین کوئی منسوخ کر سکے گا نہ اس کی جگہ کوئی اور قانون نافذ کر سکے گا۔‘‘

اس غلط بیانی کا مقصد صرف یہ ہے کہ مرزا قادیانی کو تمام امت مسلمہ خود نبی اکرم ﷺ کے عقیدے کے برعکس نبی ثابت کر کے دکھا دیا جائے۔ کتنی تعجب والی بات ہے کہ علامہ راغب کی کتاب ’’مفردات القرآن‘‘ جیسی مستند لغت قرآن اور معروف ومقبول تفاسیر اور کتب حدیث کو نظرانداز کر کے اس آیت کا ایک خودساختہ مفہوم نکال لیا گیا۔ قادیانی ان مستند کتب میں معتبر علماء کے قلم سے کی گئی اس آیت کی تشریح سے لاعلمی کا بہانہ ہرگز نہیں کر سکتے۔ اس آیت کی تفسیر میں ابن کثیرؒ کہتے ہیں کہ:

’’جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے اوامر پر عمل کرے اور نواہی سے گریز کرے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اسے اپنی عظیم الشان جنت میں داخل فرمائے گا اور اسے انبیاء علیہ السلام کا ساتھ نصیب فرمائے گا اور پھر اس آیت میں مذکور دیگر نیک بخت لوگوں یعنی صدیقین پھر شہداء اور اس کے بعد عام نیکوکار مومنین کی صحبت عطا کرے گا

جن کا ظاہر و باطن ایک ہے اور پھر اللہ تعالیٰ فرمانبردار لوگوں کی یوں تعریف فرماتا ہے کہ وہ رفاقت کے اعتبار سے بہترین لوگ ہیں۔'' (تفسیر ابن کثیر ۱،۶۹۴)

صحیح مسلم، مسند احمد اور کئی دوسری کتب حدیث میں اس آیت کا شان نزول بیان کیا گیا ہے اور امام طبریؒ نے بایں طور ذکر کیا ہے: ''ایک دن انصار مدینہ میں سے ایک شخص حزن و ملال کی حالت میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے اس کی اداسی کا سبب پوچھا تو اس نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے ایک خیال ستا رہا ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ وہ خیال کیا ہے؟۔ اس نے کہا کہ ہم دن رات آپ ﷺ کی زیارت اور صحبت سے مستفید ہوتے ہیں۔ مگر کل (بروز قیامت) آپ ﷺ انبیاء (علیہم السلام) کے ساتھ ہوں گے۔ پھر تو ہماری آپ ﷺ تک رسائی ناممکن ہو جائے گی۔ آپ ﷺ نے اس شخص کی اس بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ پھر جبرائیل علیہ السلام یہ آیت (ومن یطع اللہ ۔ النساء:۶۹،۵) لے کر آئے۔ تب آپ نے اس کی طرف پیغام بھیجا اور خوشخبری سنائی۔'' (تفسیر طبری ۴،۲۲۵)

اور اس سے ملتی جلتی روایت مجمع الزوائد میں بھی ہے جس میں یہ یقین دہانی کرائی گئی ہے کہ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کریں گے آخرت میں وہ انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ ہوں گے۔

یہ صاف اور واضح تشریحات اور پس منظر پڑھ کر اس آیت کا مفہوم بالکل واضح ہو جاتا ہے اور کسی وضاحت کی مزید ضرورت باقی نہیں رہتی۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ احمدی قرآن کے مفہوم و مطالب کو صحیح طور پر سمجھ کر اپنے مبلغین کے ایجاد کئے ہوئے فلسفے کو رد کر دیں جس کے ذریعے سے انہیں بڑی مہارت سے گمراہی کے راستے پر ڈال دیا گیا ہے۔ بے شک کوئی آدمی یا گروہ سب لوگوں کو ہر وقت بے وقوف نہیں بنا سکتا۔ ایک نہ ایک دن یہ سلسلہ ختم کرنا ہی پڑتا ہے۔ نائیجیریا کے احمدیوں سے گزارش ہے کہ وہ مہربانی فرما کر ان باتوں پر غور کریں اور اپنے دینی عقائد پر نظر ثانی کریں۔

جہاں تک احمدی مشن کے قرآن حکیم کی سورۃ الاعراف کی آیت 35 کے حوالے کا تعلق ہے تو اس کی تشریح بھی احمدی علماء سیاق و سباق سے ہٹ کر اپنی مرضی سے کرتے ہیں۔ تاکہ نبی اکرم ﷺ کے بعد نبوت کا تسلسل جاری رہنے کا گمراہ کن نظریہ ثابت کر سکیں۔ دوسرے مسلمانوں کے ساتھ نماز باجماعت میں شرکت نہ کرنا بھی قرآن کریم کے حکم اور نبی اکرم ﷺ کی اس حدیث کی خلاف ورزی ہے جس میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ:

''میری امت کسی گمراہی پر متفق نہیں ہوگی (اے مومنین!) اگر تم میں باہمی اختلاف رونما ہو تو تم پر اکثریت (کے فیصلے) کی پابندی کرنا لازم ہے۔'' (سنن ابن ماجہ رقم ۴۴۰)

مرزائیوں کا عام مسلمانوں سے اپنی بیٹیوں کا رشتہ کرنے سے انکار بھی اسی ضمن میں آتا ہے۔ اس نظریے کے حق میں احمدیوں کی دلیل یہ ہے کہ اسلام غیر مسلموں کے ساتھ بیٹیوں کے نکاح کی اجازت نہیں دیتا۔ احمدیوں کے اس نظریے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ غیر احمدی مسلمانوں کو مسلمان ہی نہیں سمجھتے۔ ان کا یہ نظریہ صرف اس صورت میں جائز ٹھہرتا ہے جب احمدیت کو غیر احمدی اسلام سے ایک الگ دین تسلیم کیا جائے۔ ورنہ یہ موقف تو جائز

ہے اور نہ اس کا دفاع ممکن ہے۔ لہٰذا اگر سعودی حکومت یا کوئی بھی حکومت احمدیت کو غیر اسلام (کفر) قرار دے اور احمدیوں کو کافر تو حقیقت سے آشنا کوئی بھی شخص اس حکومت کے اس اقدام کو غلط قرار نہیں دے سکتا۔

احمدیوں کی ایک اور خصوصیت جو انہیں مسلمانوں سے الگ کرتی ہے یہ ہے کہ وہ بڑی مکاری سے مسلمانوں کو پھنسانے کی کوشش کرتے ہیں۔ انہیں یہ بخوبی معلوم ہے کہ مسلمان انہیں قبول نہیں کرتے۔ لہٰذا وہ اپنے پڑھے لکھے لوگوں کو اہم سرکاری عہدوں پر متعین کروانے کی کوشش کرتے ہیں اور ان کے ذریعے سے اسلام کے نام پر احمدیت کو فروغ دیتے ہیں۔

میرے خیال میں اب وقت آ گیا ہے کہ احمدی اپنا موقف دنیا پر واضح کر دیں اور یہ صاف صاف بتا دیں کہ وہ مسلمان ہیں یا مسلمانوں سے علیحدہ ایک نیا گروپ۔ اگر وہ مسلمان ہیں تو اجماع امت مسلمہ کی پیروی کرتے ہوئے خاتم النبیین سیدنا محمد ﷺ کے بعد کسی ''امتی نبی'' کا تصور ترک کر دیں اور مسلمانوں کے ساتھ تعاون کر کے اسلام کو مضبوط بنانے کی کوشش کریں۔ اس کام کے لئے ان کے تعاون کی بہت ضرورت ہے اور یہ کام وہ مسلمانوں کو اپنے کافرانہ عقائد اور اعمال کی بنا پر متنفر کر کے نہیں بلکہ ان کے عقائد و اعمال اختیار کر کے ہی سرانجام دے سکتے ہیں۔ اگر احمدی ایک الگ جماعت اور نئی تنظیم ہیں تو انہیں عام مسلمانوں سے الگ ہو کر اپنی شناخت کروانی چاہئے۔ تاکہ جو لوگ احمدیت قبول کریں انہیں شروع ہی سے یہ علم ہو کہ وہ ایک نئے مذہب میں داخل ہو رہے ہیں اور وہ خود کو مسلمان سمجھنے کی غلط فہمی میں مبتلا نہ رہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی کو صرف مجدد سمجھ کر جماعت کا نام احمدیہ رکھنا بھی قابل قبول نہیں۔ کیونکہ غلام اسلام کا مجدد نہیں تھا۔ اس سے پہلے اسلام میں کئی مصلح مختلف اوقات میں آئے اور ان میں سے ہر ایک نے اسلام کی مجموعی ترقی کی خاطر کچھ مخصوص فرائض سرانجام دیئے۔ لیکن کسی نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ اسلام میں یہ شرط نہیں ہے کہ مصلح کے لئے ضروری ہے کہ وہ کسی مخصوص نام سے ایک الگ جماعت بنائے اور مرزا غلام احمد قادیانی سے پہلے کسی مجدد اسلام نے ایسا نہیں کیا۔ اب تک اسلام میں قابل قدر مصلحین میں سے ایک مصلح امام غزالیؒ ہیں۔ مگر انہوں نے کوئی ایسی جماعت نہیں بنائی۔

مجھے علم ہے کہ نائیجیریا کے احمدی اور کچھ دوسرے احمدی مثلاً لاہوری احمدی مرزا غلام احمد قادیانی کو امتی نبی (نبی اکرم ﷺ کی امت میں سے نبی) نہیں مانتے۔ بلکہ اسے صرف مجدد مانتے ہیں۔ تاہم یہ وضاحت ضروری ہے کہ مسلمان احمدیوں کے ان دونوں فرقوں کو خلاف اسلام سمجھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سعودی عرب کی حکومت دونوں سے یکساں سلوک کرتی ہے۔

حکومت سعودی عرب کی اس سلوک کے بارے میں دلیل یہ ہے کہ اگر ان کے درمیان کوئی بنیادی فرق ہوتا تو دونوں فرقے احمدی ہی کیوں کہلاتے؟۔ تمام غیر احمدی یہ سمجھتے ہیں کہ لفظ احمدیت مرزا غلام احمد قادیانی کے نام سے لیا گیا ہے جو احمدی گروپ کا بانی تھا۔ ان کے مخالف انہیں قادیانی کہتے ہیں جو مرزا غلام احمد قادیانی کی جائے پیدائش یعنی بھارتی پنجاب کے شہر قادیان کی مناسبت سے ہے۔

کسی کو بھلا لگے یا برا۔ احمدیت یا تو معتزلہ کی طرح تاریخ کے صفحات میں دفن ہو جائے گی یا اسلام سے الگ ایک مذہب کی شکل میں باقی رہے گی۔ لاہوری فرقے جیسے لوگ جو نبی اکرم ﷺ کی ختم نبوت کے منکر (مرزا غلام احمد قادیانی) کو مجدد سمجھتے ہیں۔ وہ خود کو مسلمان کہلوا کر اپنے آپ کو اور دوسروں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ (دنیا بھر کے احمدی میرے مخاطب ہیں)

اگر یہ فرض کر لیا جائے کہ احمدیت اسلام ہے تو احمدی لوگ مسلمانوں کو احمدی بنانے کی کوشش کیوں کرتے ہیں؟۔ اس تبدیلی مذہب کا مطلب کیا یہی نہیں ہے کہ احمدیت بذات خود ایک مذہب ہے۔ اگر احمدیت ایک نیا مذہب نہیں ہے تو احمدیوں کو ان کے پاکستانی پیشوا یہ نصیحت کیوں کرتے ہیں کہ اگر کوئی احمدی ایسی جگہ ہو جہاں کوئی اور احمدی نہ ہو تو اسے نماز باجماعت کی بجائے الگ نماز ادا کرنی چاہئے۔ تاوقتیکہ وہ کچھ اور لوگوں کو احمدیت کا پیروکار بنا کر ان کے ساتھ نماز باجماعت ادا کرسکے۔ احمدیت کے حوالے سے یہ سوالات واعتراضات ضروری ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ نائیجیریا اور افریقہ کے احمدی لوگ غور وفکر کریں اور اپنی احمدیت سے وابستگی پر نظر ثانی کریں۔ اگر انہیں اسلام سے دلچسپی ہے تو انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ احمدیت اسلام نہیں ہے۔ اگر میری بات غلط ثابت ہو تو بے شک میرے والد مجھے اپنا بیٹا سمجھنے سے انکار کردیں اور احمدی مل جل کر مجھ پر لعنت بھیجیں اور مجھے مصلوب کردیں۔ لیکن اگر میری بات درست ثابت ہو تو میرے رشتہ داروں سمیت نائیجیریا کے تمام احمدیوں پر یہ لازم ہوگا کہ احمدیت سے اپنے تعلق پر نظر ثانی کریں اور خلوص دل سے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں جیسا کہ میں کرتا رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اسلام کا راستہ دکھا کر اس پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ: ''اور جو ہدایت کی پیروی کرے گا اسے سلامتی نصیب ہوگی۔'' (ط۔۱۶،۴۷)

میں آخر میں پوری سنجیدگی اور خلوص سے ان تمام لوگوں سے اپیل کرتا ہوں جو اسلام سے سچی محبت رکھتے ہیں اور حق کی تلاش کی خاطر ابھی تک احمدیت سے منسلک ہیں کہ انہیں اب یہ احساس نہیں ہے کہ اس کے بانی کا اس کو احمدیت کا نام دینا ہی اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ ایک الگ مذہب ہے۔ علاوہ ازیں اپنے کچھ عقائد واعمال کے سبب بھی احمدیت اسلام سے بالکل الگ مذہب ہے۔ میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ ہر آدمی کو اپنی پسند کا مذہب اختیار کرنے کا حق حاصل ہے (مگر اس مذہب کو کسی اور دین کے لبادے میں نہیں ہونا چاہئے) بے شک یہ قانون کی حاکمیت کا تقاضا اور بنیادی انسانی حق ہے۔

بہرصورت یہ بھی ضروری ہے کہ انسان کو اپنے عمل کی اصابت سے آگاہ ہونا چاہئے۔ یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ احمدیت اسلام سے الگ ایک مذہب ہے۔ اس کے مخلص پیروکاروں کو قرآن حکیم کے اس بیان پر غور کرنا چاہئے:

''اور جو کوئی اسلام کے علاوہ کسی اور دین کا متلاشی ہو تو اس کا دین ہرگز قابل قبول نہ ہوگا اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں ہوگا۔ (آل عمران:۳،۸۵) مزید ارشاد ہے کہ: ''کہہ دیجئے کہ حق آگیا اور باطل نابود ہوگیا۔ یقیناً باطل نابود ہونے والا ہی ہے۔'' (اسرائیل:۱۷،۸۱)

تین سوال!

اشتیاق احمد

میں نے ایک شخص سے پوچھا: ''معاف کیجئے گا آپ کی کتنی دادیاں ہیں۔'' اس نے مجھے اس طرح گھورا جیسے میرا دماغ چل گیا ہو۔ پھر کافی سخت لہجے میں بولا: ''آپ کا دماغ تو درست ہے۔ ہر انسان کی دادی ایک ہوتی ہے۔ کئی دادیاں نہیں ہوتیں۔ آپ کو اتنا بھی نہیں معلوم۔'' معاف کیجئے گا۔ میرا سوال آپ کو ناگوار گزرا۔ چلئے خیر! یہ بتادیں آپ کی کتنی نانیاں ہیں۔ اس بار اس نے پہلے کی نسبت زیادہ تیز نظروں سے مجھے گھورا۔ پھر بولا کہ: ''آپ پاگل تو نہیں ہیں جس طرح ہر شخص کی دادی ایک ہوتی ہے۔ اس طرح نانی بھی ایک ہی ہوتی ہے۔''

آپ برا نہ مانیں اور اتنا ضرور بتادیں کیا قرآن کریم میں واضح طور پر نہیں فرمایا گیا کہ یہود اور نصاریٰ تمہارے دوست نہیں۔ وہ تو آپس میں دوست ہیں۔ مطلب یہ کہ تمہارے تو وہ دشمن ہیں۔ ہاں! یہ بات تو بالکل ٹھیک ہے۔ اس میں بھلا کیا شک ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ آپ نے کوئی تو ڈھنگ کی بات پوچھی۔ اچھا بس میں چلتا ہوں۔ آپ تو میرا راستہ روک کر کھڑے ہو گئے۔ اس نے قدرے برا سامنہ بنایا۔

لیکن ابھی آپ نے یہ نہیں پوچھا کہ میں نے آپ سے یہ سوالات کیوں پوچھے ہیں؟ تو ان سوالات کے پوچھنے کی کوئی وجہ بھی ہے تو اس نے آنکھیں نکالیں۔ جی ہاں! بالکل میں نے فوراً کہا اور وہ کیا...... مہربانی فرما کر جلدی سے بتائیں۔ آپ کہتے ہیں تو جلدی سے بتادیتا ہوں۔ ورنہ یہ باتیں تو اطمینان سے بتانے کی تھیں تاکہ آپ کی اچھی طرح تسلی کر دی جائے۔ خیر آپ جلدی میں ہیں تو سن لیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی یعنی وہ شخص جسے آپ نبی مانتے ہیں۔ اس نے اپنا نسب نامہ بیان کرتے ہوئے کہا تھا کہ میری بعض دادیاں اور نانیاں سادات میں سے نہیں۔ آپ یہ بات مرزا قادیانی کی کتاب اربعین اور حقیقت الوحی وغیرہ میں دیکھ سکتے ہیں اور مجھ پر آنکھیں نکالیں۔ مجھے پاگل خیال کرنے کی بجائے مرزا قادیانی کو ایسا خیال کریں اور یہ بھی جان لیں کہ مرزا قادیانی نے انگریزوں کی حمایت میں دن رات ایک کر دیا تھا۔ ان کی تعریف میں زمین آسمان کے قلابے ملا ڈالے تھے۔ انگریز کی حکومت کو خدا کی رحمت قرار دیا تھا۔ انگریز کی تعریف میں دو کتابیں لکھ ماریں تھیں۔ ستارہ قیصرہ اور تحفہ قیصریہ۔ مرزا قادیانی انگریز کو خدا کی رحمت کہتا نہیں تھکتا تھا اور آپ نے ابھی ابھی یہ بات تسلیم کی ہے کہ قرآن میں ہے کہ یہود و نصاریٰ تمہارے دوست نہیں دشمن ہیں۔ تو جناب قادیانی صاحب یہ بات کیا ہوئی۔ آپ تو بس مجھے اس بات کا جواب دے رہے ہیں۔ میرے خاموش ہو جانے پر پھر وہ چند سیکنڈ تک کچھ نہ بول سکا۔ آخر کار اس نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا پہلے یہ میرا خیال تھا لیکن اب تو میں یقین سے یہ بات کہہ سکتا ہوں کہ آپ کا دماغ خراب ہے۔ لہٰذا آپ سے کوئی بات نہیں کی جاسکتی۔

یہ کہہ کر یہ جا وہ جا۔ چلئے آپ تو اس پر غور کر لیں۔ تمام مرزائیوں کو غور کی دعوت ہے اور ہماری اللہ سے دعاء ہے کہ مرزائیوں کو ہدایت نصیب فرمائے۔ تاکہ ہمارے ملک کے حالات پرسکون ہو جائیں اور ہم بھی چین کی بانسری بجاسکیں۔ جسے ساٹھ سال سے بجانے کو ہم ترس رہے ہیں۔ شکریہ!

یہ دین قادیانی جاودانی ہو نہیں سکتا!

مولانا عبدالعزیز

زمیں پر جب نکاح آسمانی ہو نہیں سکتا
تو پھر ہرگز پیغمبر قادیانی ہو نہیں سکتا

وہ اپنے منہ میاں مٹھو بنے لیکن بایں صورت
مکاں کا رہنے والا لامکانی ہو نہیں سکتا

مرے خالق نے بخشا ہے مجھے اسلام سا مذہب
کوئی اس دین کا دنیا میں ثانی ہو نہیں سکتا

نبوت جس کی وابستہ ہو پائے اہل یورپ سے
وہ دنیا میں کبھی حق کی نشانی ہو نہیں سکتا

دلائل سے غرض کیا صرف اتنا جانتا ہوں میں
خدا والا اسیر بدزبانی ہو نہیں سکتا

ادھر اسلام کا دعویٰ ادھر کفار سے الفت
ہمیں تو اعتبار قادیانی ہو نہیں سکتا

جہاں میں دشمن ختم رسلؐ موجود ہیں جب تک
دل ناشاد وقف شادمانی ہو نہیں سکتا

کہاں سے لائیں جرأت مرزائی بحث کرنے کی
مقابل امر حق کا نقش فانی ہو نہیں سکتا

جسے نعلین پوشی میں بھی دھوکا پیش آجائے
وہ ملت میں کسی جدت کا بانی ہو نہیں سکتا

گئے انگریز تو خودکاشتہ پودا بھی سوکھے گا
یہ دین قادیانی جاودانی ہو نہیں سکتا

جو دنیا میں شریک زمرہ باطل رہے شوقی
وہ عقبیٰ میں قرین کامرانی ہو نہیں سکتا

یادگار اسلاف مولانا عبدالحیٔ جام پوریؒ کا وصال!

مولانا اللہ وسایا

دارالعلوم دیوبند کے فاضل، محقق وفاضل اجل حضرت مولانا عبدالحیٔ جام پوریؒ ۴؍جون ۲۰۰۷ء کو صبح کے وقت انتقال فرماگئے۔ ایک چراغ اور بجھا اور بڑھی تاریکی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

حضرت مولانا عبدالحیٔ جام پوریؒ نے دورہ حدیث دارالعلوم دیوبند سے کیا۔ اس زمانہ میں سپیشلائزیشن کے لئے حضرات فضلاء دارالعلوم اپنے اپنے ذوق کے مطابق، خانقاہوں، مناظرین، اطباء کے ہاں رجوع کرتے تھے۔ مولانا عبدالحیٔ صاحب نے لکھنؤ دارالمبلغین میں داخلہ لیا اور امام اہل سنت مولانا عبدالشکور لکھنویؒ کے ہاں فن مناظرہ میں بدطولیٰ حاصل کیا۔

اس دور میں سردار احمد خاں پتافی نے تنظیم اہل پاکستان کی بنیاد رکھی تھی۔ سردار صاحب مرحوم اسی علاقہ کے نامی گرامی مذہبی زمیندار تھے۔ مولانا عبدالحیٔ صاحب نے ان کی سرپرستی میں جام پور مسجد مہاجرین، وجامعہ محمدیہ سے اپنی سرگرمیوں کا آغاز کیا۔ جب کہ تنظیم اہل سنت کے پلیٹ فارم سے تبلیغی کاوشوں کو جلاء ملنے لگی۔

آپ عرصہ تک تنظیم اہل سنت پاکستان کے دارالمبلغین ملتان، جامعہ قاسمیہ فیصل آباد، مدرسہ سلطان العلوم مدنیہ کوٹلہ رحم علی شاہ ضلع مظفر گڑھ اور دیگر مدارس کے ریفریشر کورسوں میں لیکچرار کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کے علاقائی کے پروگراموں اور بالخصوص چناب نگر کی سالانہ ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کا عرصہ تک معمول رہا۔ حضرت مولانا صوفی اللہ وسایا صاحبؒ مجاہد ختم نبوت اپنی صحت کے زمانہ میں بس، ویگن پر بھرپور وفد ڈیرہ غازی خاں سے چناب نگر کانفرنس پر لایا کرتے تھے۔ بدھ شام روانہ ہوتے، جمعرات فجر سے قبل پہنچ جاتے اور فجر کا درس مولانا عبدالحیٔ جام پوریؒ سے دلا کر ختم نبوت کانفرنس کا آغاز کرتے۔

مولانا عبدالحیٔ ملک بھر کی اہم مسلکی میٹنگوں میں شریک ہوتے اور بڑی جچی تلی مختصر رائے دیتے جو وقیع سمجھی جاتی۔ بہت ہی فاضل معلوماتی اور ثقہ عالم دین تھے۔ دینی علوم بالخصوص فتن کے حوالہ سے تاریخ پر گہری نظر اور دسترس تھی۔ فقہ میں تو رسوخ حاصل تھا۔ بعض ان کے فتویٰ جات یادگار اور ٹھوس بنیادوں پر بطور سند کے پیش کئے جانے کے لائق ہیں۔ حضرت مولانا سید نور الحسن بخاریؒ کے آخری زمانہ حیات میں تنظیم اہل سنت سے حضرت مولانا عبدالشکور دین پوریؒ حضرت مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہ صاحب مدظلہ نے علیحدہ مجلس تحفظ حقوق اہل سنت پاکستان کی داغ بیل ڈالی پھر مولانا عبدالشکور دین پوریؒ مجلس علماء اہل سنت پاکستان کے نام سے خطباء اہل سنت کی ایک جماعت کے لئے وقف ہوگئے۔ تو اس زمانہ میں مولانا سید عبدالمجید ندیم مدظلہ کی نظر انتخاب مولانا عبدالحیٔ جام پوریؒ پر پڑی۔ انہیں مجلس تحفظ حقوق اہل سنت پاکستان کا سربراہ بنادیا۔ اب تھوڑا عرصہ ہوا ہمارے مخدوم زادہ ابن امیر

شریعت مولانا سید عطاء المومن شاہ بخاری مدظلہ نے انہیں اپنی مجلس احرار اسلام پاکستان کا صدر منتخب کرایا۔ غرض مولانا عبدالحیٔ جام پوریؒ ایسے مرنجاں مرنج انسان اور خوبیوں کے مالک تھے کہ جہاں کہیں خلاء پیدا ہوتا اسے پر کرنے کے لئے سب کی نظر حضرت مولانا عبدالحیٔ جام پوریؒ پر پڑتی اور وہ بھی اپنی طبعی شرافت اور خدمت دین کے مزاج کے باعث کہ اگر میرے جانے سے دین کے اس شعبہ کا کام چل سکتا ہے تو دریغ نہ فرماتے۔ مولانا عبدالحیٔ جام پوریؒ نے کئی جماعتوں کی کوہ پیمائی کی۔ لیکن جہاں گئے اپنے علم وفضل کے باعث نمایاں رہے۔

طبعاً مرنجاں مرنج تھے۔ کسی بھی ادارہ و جماعت میں رہے ہوں اپنے کسی بھی دوسرے فریق کا شکوہ وغیبت نہ کرتے تھے۔ نہ ہی مخالفت مول لیتے تھے۔ اس لئے کہیں بھی رہے احترام تمام طبقوں میں آپ کا کیا جاتا تھا۔

مدرسہ سلطان العلوم کوٹلہ رحم علی شاہ میں دورہ تفسیر کا آغاز ہوا۔ آپ کو تکلیف دی گئی۔ آپ نے تفسیر پڑھائی اور ایسی پڑھائی کہ گویا آپ کا موضوع ہی یہ تھا۔ آپ نے سنی خطباء کے لئے جمعہ خطبہ عربی زبان میں ترتیب دیا، شائع ہوا۔ ملک کی کئی مساجد میں وہ پڑھا جارہا ہے جو آپ کے لئے صدقہ جاریہ ہے۔ مسجد مہاجرین، جامعہ محمدیہ فیض القرآن جام پور میں نصف صدی سے زائد عرصہ پر محیط آپ نے قرآن وسنت سے لوگوں کے ایمانوں کو جلاء بخشی۔ گذشتہ سے پیوستہ برس اس مدرسہ کے جلسہ پر فقیر کی حاضری ہوئی۔ رات کا بیان تھا مدرسہ سے گھر دور ہونے کے باوجود رات کو تشریف لائے اور فرمایا صرف آپ سے ملنے کے لئے آیا ہوں۔ بیان کے آخر تک شریک مجلس رہے۔ اس سے ان کی برخوردار نوازی کو سمجھا جاسکتا ہے۔ اپنے مسلک کے علاوہ دوسرے مسالک کی جماعتوں وشخصیات کے ہاں بھی آپ کو احترام کا درجہ حاصل تھا۔ مقامی، ضلعی ڈویژنل امن کمیٹیوں کے رکن رکین رہے۔ جسم ہلکا، رنگ پکا، داڑھی قدرے ورلی چھدرے بالوں والی، قدوقامت میل بہ درازی، عمر بھر چاق وچوبند رہے۔ ۹۵ سال کی عمر پائی آخروقت تک کسی کے محتاج نہ ہوئے۔ سوائے بڑھاپا کی کمزوری کے کوئی بیماری نہ تھی۔ اخباری اطلاع کے مطابق آخری دن بھی حسب معمول صبح درس قرآن مجید دے رہے تھے کہ دل کی بازی ہار گئے۔ حق تعالیٰ مغفرت فرمائیں۔ اس روز جام پور میں جنازہ ہوا۔ جو آپ کے صاحبزادہ مولانا ابوبکر عبداللہ نے پڑھایا۔ شام کو آبائی قبرستان کوٹ چھٹہ میں آسودہ خاک ہوئے۔ حق تعالیٰ ان کی بال بال مغفرت فرمائیں۔ دیانتداری کی بات ہے کہ بہت ہی خوبیوں کے مالک عالم دین تھے۔ اسلاف کی روایات کی چلتی پھرتی تصویر قانع طبیعت اور ایثار پیشہ تھے۔ باوجودیکہ ایک پسماندہ قصبہ نما شہر میں زندگی گذاردی۔ لیکن احترام، مقام، شہرت، ملک گیران کو نصیب ہوئی۔ جادووہ جوسر چڑھ کر بولے۔ پڑھنے پڑھانے اور تقریر وبیان سے تعلق رکھا۔ اگر تحریر کی دنیا کی طرف طبیعت چل نکلتی تو لکھنؤ کی زبان دانی کے باعث قابل قدر ذخیرہ چھوڑ جاتے۔ اب بھی سینکڑوں ان کے شاگردان کے لئے ذخیرہ آخرت ہیں۔ سراپا خیر تھے۔ حق تعالیٰ ان کے ساتھ خیر کا معاملہ فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق نصیب ہو۔ آمین! بحرمة النبی الکریم!

صاحبزادہ طارق محمود بھی رخصت ہوئے

خالد عمران

’’میں بنوں گا تاج محمود، مرزائیو! تمہیں میرے والد کی وفات سے خوش نہیں ہونا چاہئے میں تمہارے لئے تاج محمود بنوں گا۔‘‘

یہ الفاظ بارہ ستمبر منگل سے آج تک کئی بار میری سماعت میں گونج گونج اٹھے ہیں۔ اکیس جنوری بروز ہفتہ 1984ء جامع مسجد محمود ریلوے اسٹیشن فیصل آباد میں اپنے والد مولانا تاج محمودؒ کی تدفین کے بعد یہ الفاظ صاحبزادہ طارق محمودؒ نے علماء سیاسی راہنماؤں صحافیوں ادیبوں دانشوروں اور ہزاروں عوام کی موجودگی میں کہے تھے۔ اگلے بائیس برس سات ماہ بارہ دن تک انہوں نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی عطاء کردہ صلاحیتوں کا استعمال کرتے ہوئے اپنے اس قول کو نبھانے کی بھرپور کوشش کی ہفت روزہ ’’لولاک‘‘ کے صفحات ہوں یا چناب نگر سے لندن تک تحفظ ختم نبوت کے اسٹیج، جماعتی اجلاس ہوں یا سرکاری حکام سے گفتگو۔ اہل حق کی کسی بھی جدوجہد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی نمائندگی ہو یا سماجی اور کاروباری طبقوں کے حقوق کی بات۔ صاحبزادہ طارق محمودؒ کے لہجے کا بانکپن اور قلم کی روانی ہمیشہ برقرار رہی۔ انہوں نے اپنے عظیم والد مجاہد ختم نبوت مولانا تاج محمودؒ کی وفات کے بعد اپنی سوچ وفکر عمل زبان اور قلم سب کچھ تحفظ ختم نبوت کے لئے وقف کردیا۔ اجلے لباس اور صاف ستھرے خیالات کے حامل طارق محمود نے کسی سے آگے نکلنے کے خبط اور کسی سے پیچھے رہنے کے احساس کمتری میں مبتلا ہوئے بغیر حضرت الامیر شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم کی شفقتوں کے سائے میں اپنا سفر جاری رکھا۔ وہ اپنے والد گرامی اور ان کے عظیم رفقاء کی مجلسوں اور صحبتوں سے لاشعوری طور پر علم، ادب، خطابت اور عشق رسالت کے حاصل کئے جانے والے درس 20 رجنوری 1984ء سے 12 رستمبر 2006ء تک شعوری کوششوں کے ذریعے آنے والی نسل کو منتقل کرتے رہے۔

صاحبزادہ طارق محمود نے نہ صرف جامع مسجد محمود ریلوے اسٹیشن فیصل آباد کے منبر ومحراب کی رونق برقرار رکھی بلکہ ’’صدائے محراب‘‘ اور ’’ذوق بیاں‘‘ کے نام سے اپنے خطبات جمعہ کا مجموعہ بھی ترتیب دیا۔ انہوں نے جعلی نبوت کے تارو پود بکھیرنے میں زبان کے ساتھ قلم کا استعمال بھی جاری رکھا اور قادیانیت کا سیاسی تجزیہ کے نام سے اس فتنہ ضالہ کی سازشوں کے سیاسی رخ کو بے نقاب کیا۔ حرمین کے سفر کے حالات سفر دیدہ نم کے نام سے لکھ کر عاشقان رسالت کے جذبات کی ترجمانی کی تو پیکر اتحاد کے نام سے اپنے والد گرامی کی سوانح پر روشنی ڈالی۔

صاحبزادہ طارق محمود کو زبان اور قلم پر بھرپور گرفت تھی۔ یہی وجہ ہے کہ پروقار معتدل اور نپے تلے انداز میں انہوں نے سفر جاری رکھا۔ جس کا آغاز مولانا تاج محمودؒ کی وفات کے دن سے کیا تھا۔ ان کی سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ وہ اپنے والد سے تعلق رکھنے والوں کو درجہ بدرجہ احترام توجہ اور پیار دیتے تھے۔ اسی بناء پر دینی سیاسی تجارتی سماجی اور صحافتی حلقوں میں انہیں آہستہ آہستہ قابل قدر مقام حاصل ہوگیا تھا۔ ہفت روزہ لولاک اگرچہ کافی مدت سے ملتان سے شائع ہورہا تھا۔ اس کا تمام اشاعتی مواد صاحبزادہ طارق محمود فیصل آباد سے تیار کرکے بھیجتے۔

56 سالہ طارق محمود نے دیگر شعبوں کی طرح تعلیمی میدان میں بھی اپنے والد کی نیابت کا حق یوں ادا کیا کہ ان کے قائم کردہ تعلیمی ادارے بنات الاسلام گرلز ہائی سکول گلبرگ میں آخر وقت تک خدمات سرانجام دیتے رہے۔ حتیٰ کہ بارہ ستمبر کو اسکول سے واپس گھر جاتے ہوئے انہیں دل کا جان لیوا دورہ پڑا وہ عرصہ دراز سے دل کی تکلیف سے دوچار تھے۔ لیکن ڈاکٹروں کے مشورے کے باوجود آپریشن نہ کروایا۔ شوگر کا بھی ہدف تھے اور پرانی مجلسوں کے خاتمہ کی کسک تھی محسوس کرتے تھے۔ لیکن سارقین ختم نبوت کے تعاقب سے کبھی غافل نہ ہوئے۔ تیرہ ستمبر کو صبح دس بجے جامع مسجد محمود ریلوے اسٹیشن فیصل آباد پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ انہیں اپنے والد اور والدہ کے پہلو میں سپرد خاک کردیا گیا۔ مولانا مجاہد الحسینی، مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، شیخ بشیر احمد، شاہد رزاق سکا اور دیگر عمائدین نے ان کے بڑے صاحبزادے شاہد محمود کی دستار بندی کی۔ جب کہ ان کے دوسرے فرزند حافظ مبشر محمود نے پندرہ ستمبر کو شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا کے بیان کے بعد خطبہ جمعہ دے کر اور نماز جمعہ کی امامت کروا کر اپنے دادا اور والد کا وہ منبر اور مصلیٰ سنبھال لیا۔ جن کے تقاضے بہت سخت ہیں۔ ہماری دعاء ہے کہ نوجوان حافظ مبشر محمود اپنے دادا اور والد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ان منبر و مصلیٰ کی آبرو قائم رکھیں اور اللہ تعالیٰ حافظ فہد محمود کو اپنے دونوں بڑے بھائیوں کا معاون بنائیں۔ آمین!

آغا شورش کاشمیری مرحوم نے کسی زمانے میں اقبال پارک (دھوبی گھاٹ) کے اسٹیج پر کھڑے ہوکر لائل پور کو عالموں، خطیبوں، واعظوں، مبلغوں، شاعروں، ادیبوں اور دوستوں کا شہر قرار دیا تھا۔ صاحبزادہ طارق محمود سے مل کر اس بات کا احساس ہوتا تھا کہ واقعی اس دور میں آج کا فیصل آباد ایسا ہی شہر ہوگا۔ جہاں صاحبزادہ طارق محمود جیسے لوگوں کی تربیت ہوئی تھی۔ لیکن افسوس کہ آج اس شہر کی آبادی بڑھ رہی ہے۔ مگر آدمی کم ہوتے جارہے ہیں۔ صاحبزادہ طارق محمود کی وفات کی خبر سے فیصل آباد شہر کے گزشتہ تیس برس آنکھوں کے سامنے پھر گئے۔ جہاں کبھی علم عمل خطابت سیاست تجارت غرض دین و دنیا کے ہر شعبے کی قدآور شخصیات بستی تھیں۔ اس شہر سے جانے والے جب بھی واپسی کا قصد کرتے ہیں تو ان کے کانوں میں منبر نیازی کی آواز گونجنا شروع ہوجاتی ہے کہ:

واپس نہ جا وہاں کہ ترے شہر میں منیر
جو جس جگہ پہ تھا اب وہاں نہیں رہا

ضروری اعلان!

قارئین لولاک سے گزارش ہے کہ جلد کی تبدیلی کے بعد جن حضرات کا سالانہ چندہ ختم ہوچکا ہے اور انہیں دفتر ماہنامہ لولاک کی طرف سے بذریعہ خط آگاہ بھی کیا جاچکا ہے۔ لیکن تاحال چندہ ارسال نہیں کیا۔ براہ کرم! چندہ ارسال فرما کر مشکور فرمائیں نیز رسالہ جاری رکھنے یا نہ رکھنے کے متعلق بذریعہ خط آگاہ فرمائیں۔

خط وکتابت کرتے وقت خریداری نمبر ضرور لکھیں۔ ادارہ

جماعتی سرگرمیاں!

ادارہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پشاور کے زیر اہتمام مشترکہ اجلاس

ٹاؤن 4 پشاور کی یونین کونسل شیخ محمدی، سلیمان خیل، شیخان، ادیزئی، اضا خیل، مریم زئی، ماشوگر، خوریزئی، ہزار خوانی 10، ہزار خوانی 11، موسیٰ زئی، سوڑیزئی بالا، سوڑیزئی پایاں، میرہ سوڑیزئی، میرہ کچوڑی، اڑمڑ بالا، اڑمڑ میانہ، چمکنی، بازید خیل، بہادر کلے، شیر کیرہ کا ایک مشترکہ اجلاس عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکز جامع مسجد قاسم علی خان پشاور میں ہوا۔

اجلاس میں خصوصی دعوت پر مجلس کے امیر جناب مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی، ناظم مجلس مولانا نور الحق نور، جناب حضرت مولانا خیر البشر صاحب، جناب حضرت مولانا سمیع اللہ جان صاحب، حافظ اقبال شاہ صاحب نے شرکت کی۔ جناب بخت زادہ کی تجویز اور شرکاء کی مکمل تائید پر اجلاس کی کارروائی مولانا سید امام شاہ صاحب ناظم تبلیغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی صدارت میں جناب مولانا عبدالحق صاحب آف سوڑیزئی کی تلاوت قرآن حکیم سے شروع ہوئی۔ مولانا خیر البشر صاحب کی تجویز پر شرکاء نے فرداً فرداً اپنے حلقہ کی نسبت سے اپنا اپنا تعارف کرایا۔ تعارفی پروگرام کے بعد مولانا سید امام شاہ صاحب اور جناب مفتی محمد شہاب الدین صاحب پوپلزئی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ: ’’قیام پاکستان کا بنیادی مقصد اس کے سوا اور نہ تھا کہ وطن کی آزادی کے بعد ایک ایسی خودمختار اسلامی مملکت قائم کی جائے جس میں پاکستان کا مطلب کیا ’’لا الہ الا اللہ‘‘ کے نعرہ کے مطابق مکمل اسلامی نظام کا نفاذ ہو اور جس کی پہچان ایک اسلامی نظریاتی مملکت کی حیثیت سے ہو۔ آزادی وطن کی جدوجہد میں ہمارے اسلاف کا کردار اور اکابرین کی قربانیاں تاریخ آزادی کا ایک ایسا سنہری باب ہے۔ جس پر ہم ہی نہیں آنے والی نسلیں بھی فخر کریں گی۔ مگر افسوس کہ آزادی کے بعد اس ساٹھ سالہ دور میں نظام اسلام کا نفاذ تو ایک طرف رہا۔ پاکستان اور دین دشمن لابی کی سازشوں کے نتیجہ پاکستان دولخت ہوا۔ اس سازش میں بنیادی کردار ردقادیانیت کے پیروکاروں کا تھا۔ جن کے گرو اور مرزائیت کے دوسرے پوپ نے پاکستان کو اکھنڈ بھارت بنانے کے من گھڑت خواب کا ذکر کرتے ہوئے یہ بکواس کی تھی کہ ہم نے تقسیم کو بخوشی قبول نہیں کیا۔ ہم کوشش کریں گے کہ یہ ملک پھر اکھنڈ بھارت کا حصہ بنے اور اس ناپاک سازش کی پہلی کڑی پاکستان کے (بدقسمتی سے) پہلے وزیر خارجہ ظفر قادیانی کا باونڈری کمیشن میں بھارت کو کشمیر کا راستہ فراہم کرنے کے لئے ضلع گورداسپور کا بھارت میں شامل کرانا تھا۔ شہید ملت لیاقت علی خاں کی شہادت اسی ظفر قادیانی کے لے پالک قادیانی کے ہاتھوں ہوئی اور پھر قادیانیوں کے اسی دور کے پوپ نے کھلم کھلا اپنے اخبار الدجل میں بلوچستان کے صوبے کو قادیانیت کا صوبہ بنانے کی بڑہانکی۔

ایسے حالات میں ہمارے حضرت امیر شریعتؒ اور حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ، حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ، حضرت مولانا محمد عبدالقیوم پوپلزئیؒ، حضرت مولانا فیض الحسنؒ اور دیگر علماء احرار نے مختلف مکاتب فکر

کے مشائخ عظام وعلماء کرام اور قائدین کی خدمت میں جا جا کر قادیانیت کے ناپاک عزائم سے ان کو آگاہ کیا اور ان کی قیادت میں رضا کارانہ طور پر قادیانیت کی مذموم اور ملک دشمن کوششوں کو ناکام بنانے کی دعوت دی۔ الحمدللہ ہمارے اکابر کا مخلصانہ کردار کام آیا اور 1953ء کی تحریک مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے مشترکہ پلیٹ فارم سے شروع ہوکر 1974ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی میں اتفاق رائے سے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی صورت میں سامنے آئی۔ پھر 1984ء میں قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کو روکنے کے سلسلہ میں امتناع قادیانیت آرڈیننس کا نفاذ مجلس کا عظیم کارنامہ ہے۔

آج بھی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شیخ المشائخ مرشد العلماء والصلحا خواجہ خواجگان الحاج حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کی قیادت میں مجلس تحفظ ختم نبوت اندرون اور بیرون ملک مرزائیت کے تعاقب میں سرگرم عمل ہے۔ مجلس کی تبلیغی جدوجہد سے قادیانیت بوکھلاہٹ کا شکار ہوچکی ہے۔ مجلس کی سعی سے خاندانوں کے خاندان مرزائیت پر لعنت بھیج کر دین رسول عربی ﷺ سے وابستہ ہوکر اسلام قبول کر رہے ہیں۔ پاکستان کے کلیدی عہدوں پر قادیانیوں کی موجودگی اور ملک میں روشن خیالی اور اعتدال پسندی کی وباء نے قادیانیوں کو تخریب کاری اور ارتداد کے پرچار کر کے مسلمانوں کے ایمانوں کو لوٹنے کی کھلی چھٹی کا موقع دے دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسے حالات میں مجلس کے ساتھیوں کا یہ اجلاس منعقد کرانا اس امر کی شہادت ہے کہ مسلمان قادیانیت کے ناپاک عزائم سے غافل نہیں ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو اس جدوجہد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مکمل تعاون حاصل ہوگا۔''

ان حضرات کے مفصل ارشادات کے بعد علاقہ میں تحفظ ختم نبوت، تحفظ ناموس رسالت وردمرزائیت کے کام کو وسعت دینے کے لئے شرکاء نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے نہایت اہم تجاویز پیش کیں۔ جس پر کام کرنے کے لئے دوسرا اجتماع گگہ ولہ میں منعقد کرنے کے لئے جناب بخت زادہ صاحب اور ظریف خان کی قیادت میں کمیٹی تشکیل دی گئی۔ اجلاس حضرت مفتی صاحب کی دعاء پر اختتام کو پہنچا۔ مجلس پشاور کی جانب سے شرکاء کی تواضع مشروبات اور پرتکلف چائے سے کرنے کا انتظام کیا گیا۔ جناب بخت زادہ صاحب اور ظریف خاں صاحب نے آئندہ اجتماع 10 رجون بروز اتوار کو جامع مسجد گگہ ولہ میں درس قرآن واجلاس منعقد کرنے کی اطلاع دی ہے اور 11 رجون بروز سوموار سفید ڈھیری میں درس قرآن حکیم کے ذریعہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے عنوان پر خطاب ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ اور آئندہ پروگرام کی توثیق کی جائے گی۔

پیغمبر اسلام کانفرنس چتوکی

گذشتہ دنوں چتوکی تحصیل کے قصبہ طوطل میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام پیغمبر انقلاب کانفرنس شیخ الحدیث مولانا ہارون رشید رشیدی کی زیر نگرانی منعقد ہوئی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض قاری نور محمد شاکر ناظم دار العلوم دینیہ چتوکی نے ادا کئے۔ قاری وحید الحسن نے مہمانوں کا شاندار استقبال کیا۔ قصبہ اور خاندان کے پہلے حافظ قرآن جنہوں نے حفظ مکمل کیا اور درجہ ناظرہ کے مکمل ہونے والے بچوں نے بھی اپنا آخری سبق اکابرین سامعین کو

سنایا اور انعامات حاصل کئے۔ شعراء کرام نے نعت رسول مقبول پیش کیں۔ کانفرنس سے شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا صاحب سفیر ختم نبوت حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عزیز الرحمان ثانی، مولانا عبدالرزاق مجاہد ضلع قصور کے مبلغ کے بیانات ہوئے۔ رات کے 12 بجے کانفرنس مولانا ہارون رشید صاحب رشیدی مہتمم دارالعلوم دیئیہ کے دعائیہ کلمات سے اختتام پذیر ہوگئی۔ کانفرنس کی کامیابی کے لئے قصبہ کے نوجوانوں نے جامع دارالعلوم دینیہ کے اساتذہ اور طلباء کرام نے کافی محنت کی۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اوکاڑہ شہر میں جامع محی الاسلام نئی نکڑ منڈی میں بیانات کئے اور مولانا قاری غلام محمود انور کی اہلیہ کی تعزیت کی۔ اسی طرح جامع مسجد ممتاز اور جامع محمودیہ عیدگاہ اوکاڑہ کے طلباء سے بھی خطاب کیا۔

ختم نبوت کانفرنس حافظ آباد

شاتم رسول سلمان رشدی اپنے انجام کو پہنچے گا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما حافظ عبدالوہاب جالندھری اور محمد رشید اختر نے مشترکہ بیان میں ملکہ برطانیہ کی طرف سے سلمان رشدی ملعون کو سر کا خطاب دینے کی پرزور مذمت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ برطانیہ کے خودکاشتہ پودے پہلے بھی اپنے انجام کو پہنچے ہیں اور اب بھی اپنے انجام کو پہنچیں گے۔ شمع رسالت کے پروانے اپنے فرائض سے غافل نہیں ہیں۔ وہ شاتم رسول کو اس کے انجام تک پہنچائیں گے۔

قادیانیوں کا میدان مناظرہ سے فرار اور مسلمانوں کی فتح

علاقہ کے مربی رفیق احمد قادیانی اور ڈیرہ کے رہائشی امتیاز احمد آرائیں قادیانی کی طرف سے علاقہ کے مسلمانوں کو مناظرہ کا چیلنج دینے پر علاقہ کے مسلمان دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر حضرت مولانا غلام مصطفےٰ صاحب کے پاس آئے اور قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں اور قادیانیوں کی طرف سے مناظرہ کے چیلنج کے بارے میں بتایا۔ اس پر قادیانیوں کے مناظرہ کا چیلنج قبول کرتے ہوئے مولانا غلام مصطفےٰ صاحب اپنے احباب مولانا سجاد الٰہی صاحب، مولانا محمد اسماعیل صاحب، مولانا محمد مغیرہ صاحب، ماسٹر محمد ناصر، جناب شاہد ندیم صاحب اور جناب محمد ظفر اقبال صاحب کے ہمراہ طے شدہ وقت کے مطابق مقام مناظرہ پر پہنچ گئے۔ لیکن قادیانی مربی رفیق احمد اور دیگر قادیانی میدان مناظرہ میں نہ آئے۔ مولانا غلام مصطفےٰ صاحب اور علاقہ کے مسلمانوں کی طرف سے بار بار اصرار کے باوجود قادیانی مربی مناظرہ کے لئے نہ آئے۔ تقریباً دو گھنٹے تک مولانا غلام مصطفےٰ صاحب اپنے ساتھیوں کے ہمراہ میدان مناظرہ میں موجود رہے۔ لیکن قادیانیوں کو چیلنج کرنے کے بعد مناظرہ کرنے کی ہمت نہیں ہوئی۔ چیلنج کرنے کے بعد قادیانیوں کا میدان مناظرہ میں نہ آنا مسلمانوں کی عظیم الشان فتح اور قادیانیوں کی عبرتناک شکست ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میرپور خاص

قادیانیت میں شرافت نام کی کوئی چیز نہیں۔ بے حیائی کی دعوت سے اپنے جھوٹے مذہب کو سہارا دے

رہے ہیں اور سادہ لوح حضرات اس کو اخلاق خیال کرتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رکن شوریٰ اور حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید کے جانشین حضرت مولانا سعید احمد جلالپوری نے میر پور خاص میں ایک ختم نبوت کانفرنس جو مسجد اقصیٰ سٹلائٹ ٹاؤن پنسور کالونی میں ہوئی۔ خطاب کرتے ہوئے کہا مولانا نے فرمایا کہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے قادیانیوں کو دعوت اسلام دیتا ہوں اور ان سے کہتا ہوں کہ اپنے جھوٹے مذہب کا غور سے مطالعہ کرو حق کھل کر تمہارے سامنے آجائے گا۔ ہماری جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین آپ کی راہنمائی کے لئے ہمہ وقت موجود ہیں۔ کانفرنس سے مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن ٹنڈو آدم، مولانا محمد عبداللہ صاحب، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد اعجاز صاحب، مولانا شبیر احمد کرنالوی، مولانا مفتی مسعود احمد، مفتی عبیداللہ انور، مولانا ظہیر احمد، مولانا مفتی مقبول احمد صاحب نے بھی خطاب کیا۔ ہدیہ نعت کراچی سے آئے ہوئے مہمان جناب محمد اشفاق صاحب نے پیش کر کے ایک سماں قائم کر دیا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا محمد علی صدیقی نے ادا کئے اور میزبانی کے فرائض قاری بشیر احمد صاحب اور سمان بن محمد مدرسہ تجوید القرآن سٹلائٹ ٹاؤن نے ادا کئے۔

دفتر ختم نبوت ڈیرہ غازیخان میں اجلاس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ غازیخان کے زیر اہتمام ماہانہ نشست منعقد ہوئی۔ مبلغ ختم نبوت مولانا محمود احمد گجر نے ختم نبوت کے موضوع پر درس قرآن دیا اور قرآن مجید کی بیشتر آیات سے عقیدہ ختم نبوت ثابت کیا۔ کثیر تعداد میں عوام اور اراکین ختم نبوت نے شرکت کی۔ بعد ازاں دفتر میں اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں طے پایا کہ آئندہ ہر ماہ نشست بھی منعقد ہوگی اور اجلاس بھی منعقد ہوگا۔ جس میں جماعت کے عہدیداران اور اراکین شرکت کریں گے۔ اجلاس میں گستاخ رسول ملعون سلمان رشدی کو برطانوی حکومت کی طرف سے سر کا خطاب دینے کے شدید مذمت کی گئی اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ سرکاری سطح پر حکومت برطانیہ سے پرزور احتجاج کیا جائے اور برطانیہ سے سفارتی تعلقات ختم کئے جائیں۔ اجلاس میں مولانا عبدالرحمٰن غفاری، مولانا محمد اسحاق ساجد، مولانا غلام اکبر ثاقب، مولانا محمود احمد گجر، ملک محمد ابوبکر گھلو، احمد حسن خان کھلول اور قاری محمد اسماعیل کھلول نے شرکت کی۔ نیز ملعون سلمان رشدی کو سر کا خطاب دینے کے خلاف آئندہ جمعہ کو بھرپور احتجاجی مظاہرہ کیا جائے گا۔

قادیانی اساتذہ کو سکولوں سے فارغ کیا جائے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وزیراعظم اور وزارت خارجہ سے مطالبہ کیا ہے کہ ابوظہبی میں پاکستانی کمیونٹی کے سکول شیخ خلیفہ بن زید میں قادیانی غیر مسلم پرنسپل اور نو زنانہ قادیانی غیر مسلم استانیوں اور تین غیر مسلم قادیانی مرد اساتذہ کو فوری طور پر سکول سے فارغ کیا جائے اور ان کی جگہ مسلمان اساتذہ کو تعینات کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ابوظہبی میں پاکستانی سکول قادیانی تبلیغی مرکز بن چکا ہے اور قادیانی پرنسپل اور زنانہ مردانہ اساتذہ کھلے عام قادیانیت کی تبلیغ کرتے ہیں۔ جس سے طلبہ وطالبات کے والدین بہت پریشان ہیں۔

انہوں نے اس سلسلہ میں پاکستانی سفارت خانہ کے سفیر کو تحریری طور پر آگاہ کیا۔لیکن تا حال اصلاح احوال کا کوئی عملی اقدام نہیں اٹھایا گیا۔انہوں نے مطالبہ کیا کہ سفارتخانہ میں تعینات قادیانی ایجوکیشن اتاشی کو بھی فارغ کیا جائے۔
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وزیراعلیٰ پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ مسلمانوں کے مفاد کے پیش نظر صوبائی مشیر تعلیم برائے وزیراعلیٰ پنجاب قادیانی غیر مسلم مسز سعدیہ مبشر کو فوری طور پر برطرف کیا جائے اور مسلمانوں کے گاؤں کھرولیاں تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کا اصل نام بحال کیا جائے اور ایک قادیانی غیر مسلم آنجہانی اسلم کے نام پر اسلم پورہ رکھنے کا نوٹیفکیشن منسوخ کیا جائے اور ایک سڑک کا نام ڈاکٹر مبشر احمد قادیانی غیر مسلم رکھنے کا بورڈ ہٹا کر کھرولیاں روڈ رکھا جائے۔

قانون تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵سی میں کسی قسم کی ترمیم نہ کی جائے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وزیراعظم اور وزیراعلیٰ سے مطالبہ کیا ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں توہین رسالت قانون تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵ سی میں کسی قسم کی ترمیم نہ کی جائے اور امتناع قادیانیت ایکٹ مجریہ ۱۹۸۴ء اور تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۸ بی اور ۲۹۸ سی کا تحفظ کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ مملکت خداداد پاکستان کلمہ طیبہ پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ کے نام پر حاصل کیا گیا ہے۔جب کہ ۱۹۷۳ء کے آئین کے دیباچہ میں درج ہے کہ پاکستان میں کوئی قانون قرآن وسنت کے خلاف نہیں بنایا جائے گا۔جب کہ قادیانی اور عیسائی جان بوجھ کر توہین رسالت قانون کی خلاف ورزی کے مرتکب ہورہے ہیں اور حکومت امریکا، برطانیہ کے دباؤ کے تحت توہین رسالت کے قانون میں ترمیم اور اس قانون کو بے اثر بنانے کی کئی دفعہ ناکام کوشش کر چکی ہے اور پاکستان کے ۱۶ کروڑ فدایان ختم نبوت سراپا احتجاج بن کر توہین رسالت کے قانون کا تحفظ کر چکے ہیں اور آئندہ بھی انشاء اللہ کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

قادیانی جماعت انجمن احمدیہ کے پاس پلاٹوں،مکانوں کے کاغذات چیلنج کرانے پر پابندی لگائی جائے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وزیراعظم اور وزیراعلیٰ سے مطالبہ کیا ہے کہ چناب نگر سابقہ ربوہ میں ۱۰۳۴ ایکٹر سرکاری اراضی کی قیمت مقرر کر کے زیر قبضہ مکانوں کے الاٹیوں کو مطالبہ حقوق دینے کے لئے سرکاری طور پر رجسٹری کی جائے اور قادیانی جماعت انجمن احمدیہ کے پاس پلاٹوں، مکانوں کے کاغذات چیلنج کرانے پر پابندی لگائی جائے۔انہوں نے کہا کہ ۱۹۴۷ء میں گورداسپور کا ضلع پاکستان میں آنے کے بعد قادیانی جماعت کی سازش سے دوبارہ بھارت میں شامل کر دیا گیا تھا اور قادیان شہر کی تمام جائیداد جعلی نبی مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی کے خاندان کے پاس رہی اور جعلی مہاجر بن کر ۲۲ رجون ۱۹۴۸ء کو سر فرانس موڈی انگریز گورنر پنجاب سے ۱۰۳۴ ایکڑ اراضی سرکاری اراضی چک ڈھگیاں الاٹ کروائی تھی۔جس پر ربوہ شہر بسایا گیا اور مفت زمین حاصل کی۔صرف ٹوکن قیمت ایک آنے مرلہ ۱۰ روپے فی ایکڑ ادا کی۔اس زمین کی مارکیٹ قیمت وصول کی جائے اور قابضین کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔

فرما گئے یہ ہادیؐ

لانبی بعدی

زیر سرپرستی
شیخ المشائخ خواجہ خواجگان
مولانا حضرت اقدس خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ العالی
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

سالانہ ختم نبوّۃ کانفرنس

زیر نگرانی
حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب ساقی

23 جولائی بروز سوموار بعد نماز عشاء جامع مسجد صادق بہاولپور

حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب
مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا سید محمد اسجد صاحب مدنی
دار العلوم دیوبند

مہمانِ خصوصی
حضرت مولانا سید محمد ارشد صاحب مدنی
ناظمِ تعلیمات دار العلوم دیوبند

نعت رسول مقبولؐ
شاعر ابن شاعر شاعر اہلسنت
سید سلمان گیلانی

حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب شجاع آبادی
مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

الداعی الی الخیر
حاجی سیف الرحمن صاحب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ بہاولپور

یکم شعبان تا 19 رمضان المبارک

بمقام دارالعلوم مدنیہ رسول پارک ملتان روڈ لاہور

دورہ تفسیر قرآن

باسلوب امام شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ محدث دہلوی

موضوع سورۃ، دعاوی، دلائل، ہر سورۃ کا ماحصل، سورتوں کا باہمی ربط احکام واستنباط، اعتبار وتاویل، سیاست، امامت وخلافت

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا **مفتی محمد عیسیٰ خان** مدظلہ نہایت شرح وبسط سے پڑھائیں گے انشاء اللہ

پیش آمدہ جدید فقہی مسائل ودیگر اہم مباحث کے ساتھ حضرت مفتی محمد عیسیٰ خان صاحب کی اعجاز الصرف واعجاز النحو کا تکرار اور عربی قواعد کے تحت قرآنی الفاظ کے صیغے اور مشکل آیات کا نحوی ترکیبی حل۔ نیز علم میراث میں نظم الفرائض (تلخیص رسالہ سراجیہ)

ضروری وضاحت طالب علم درجہ رابعہ کی تعلیم حاصل کر چکا ہو، طالبہ عالیہ کی تعلیم حاصل کر چکی ہو۔ ہر ہفتہ کے خواندہ کا تحریری امتحان ہوگا۔ سابق مدرسہ سے تعلیمی تصدیق نامہ اور قومی شناختی کارڈ ذاتی / والد / سرپرست ہمراہ لائیں۔ طالبات کے لئے انتہائی محدود داخلہ ہے۔

اجمالی تعارف دارالعلوم مدنیہ لاہور

- ☆ دارالعلوم مدنیہ کی مسجد کا سنگ بنیاد ۳ ذی قعدہ ۱۳۹۷ھ بمطابق 14 اکتوبر 1977ء بروز اتوار وقت کے مشاہیر علماء کرام ومشائخ عظام کے مبارک ہاتھوں رکھا گیا۔
- ☆ ابتدائی پانچ سال بانی مدرسہ حضرت مولانا **محب النبی** صاحب زید مجدہ تمام تدریسی وانتظامی ذمہ داریاں تنہا سرانجام دیتے رہے۔
- ☆ 1996ء، 1417ھ کو شعبان اور رمضان میں دورہ تفسیر کا آغاز ہوا جو مسلسل جاری ہے۔
- ☆ ۱۴۲۶ھ میں دارالعلوم کا وفاق المدارس سے الحاق کرایا گیا
- ☆ دس سال کی قلیل مدت میں دارالعلوم علمی ترقی کی منازل طے کر کے موقوف علیہ تک جا پہنچا۔
- ☆ دارالعلوم میں داخل طلباء کی تعداد تین سو سے متجاوز ہے۔
- ☆ دارالعلوم میں مقیم طلباء کو رہائش، طعام، لباس، علاج، درسی کتب، بستر وغیرہ تمام سہولیات مدرسہ کی طرف سے مفت فراہم کی جاتی ہیں۔
- ☆ سالانہ اخراجات کا تخمینہ 40 لاکھ سے زائد ہے۔ تعمیراتی اخراجات اس کے علاوہ ہیں۔ دارالقرآن والے احاطہ میں تعمیر جاری ہے۔
- ☆ تمام اخراجات اہل خیر کے تعاون سے پورے ہوتے ہیں۔ مدرسہ کی مستقل آمدنی کا کوئی ذریعہ نہیں اور نہ ہی مدرسہ کی طرف سے کوئی گشتی سفیر اندرون شہر یا بیرون شہر متعین ہے اور نہ ہی مدرسہ کسی حکومتی ادارے محکمہ زکوۃ وغیرہ سے تعاون لیتا ہے اہل خیر خود ہی تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں

منجانب: اراکین دارالعلوم مدنیہ رسول پارک لاہور فون: 042-7832305 0321-4110310

پہنچنے کا راستہ: یادگار چوک سے مانگا والی ویگن، اسٹیشن سے ویگن نمبر 9 کوکا کولا موڑ مغرب کی طرف گلی میں

بمقام جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر

کورس ردِ قادیانیت و عیسائیت

نامور علماء ◉ مناظرین و ماہرینِ فن لیکچر دیں گے اِن شاءَ اللہ

زیر سرپرستی
مخدوم المشائخ حضرت اقدس مولانا خواجہ **خان محمد** صاحب دامت برکاتہم
مخدوم العلماء پیر طریقت حضرت قبلہ **شاہ نفیس الحسینی** صاحب دامت برکاتہم

بتاریخ ۴ تا ۲۷ شعبان ۱۴۲۸ھ
18 اگست تا 10 ستمبر 2007ء

- کورس میں شرکت کے لئے کم از کم ◉ درجہ رابعہ ◉ یا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔
- شرکاء کورس کو کاغذ، قلم، خوراک، وظیفہ اور کتب ردِ قادیانیت کا سیٹ دیا جائے گا۔
- کورس کے امتحان میں کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی اور بہتر پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اضافی کتب دی جائیں گی۔
- کورس میں داخلہ کے لئے سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں جس میں نام، ولدیت، مکمل پتہ اور تعلیمی سند کی فوٹو کاپی لف ہو۔
- اپنی ضرورت اور موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔
- **پتہ ترسیل درخواست** دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان فون: 4514122

زیر اہتمام عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت ◉ چناب نگر ◉ چنیوٹ ضلع جھنگ
فون: 047-6212611